
عمران سیریز
س بلیکی
صفدر شاہین

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب ——— مس ہیکی
ناشر ——— مکتبہ یادگار
باہتمام ——— عبدالمالک چوہدری
مصنف ——— صفدر شاہین
مطبع ——— ندیم یونس پرنٹرز

قیمت -/13 روپے

دفعتاً موٹر سائیکل اُچھلی، ٹھیک اسی لمحے فضا میں اسٹین گن کی مخصوص تڑتڑاہٹ کے ساتھ گولیوں کی سنسناہٹ اُبھری اور موٹر سائیکل سوار اچھل کر سڑک کے دائیں جانب ڈھلان پر جا گرا۔ ایک بار پھر گولیوں کی بوچھاڑ نے اس کا تعاقب کیا مگر وہ ڈھلوان پر لڑھکتا ہوا نشیب میں واقع گنجان جھاڑیوں میں جا پہنچا۔ اس کی موٹر سائیکل چند گز دوڑنے کے بعد پہلو کے بل سڑک پر پھسلتی چلی گئی تھی اور اس کا پچھلا پہیہ اب بھی گھوم رہا تھا۔

سڑک کے بائیں جانب درختوں کے پیچھے سے دو نقاب پوش اسٹین گن برداروں کی طرح نکلے اور سڑک کی دوسری جانب پہنچ کر ڈھلان میں جھانکنے لگے۔ مگر موٹر سائیکل کا سوار وہاں نظر نہ آیا۔ البتہ اس کا ہیلمٹ ایک جھاڑی میں پھنسا نظر آ رہا تھا۔

"اوہ ——— میرا خیال ہے کہ وہ زندہ بچ گیا ہے۔ ورنہ اس کی لاش یہاں موجود ہونی چاہیئے تھی۔" ایک نقاب پوش نے کہا

"اگر وہ زخمی بھی ہے تو انہی جھاڑیوں میں چھپا ہوگا۔ آؤ دیکھتے ہیں۔" دوسرے نے کہا "محتاط رہنا ——"

پھر وہ دونوں احتیاط سے نشیب میں اترنے لگے۔ ان کی نقاب سے جھانکتی آنکھیں اپنے شکار کو تلاش کر رہی تھیں۔ مگر کافی تلاش کرنے کے باوجود بھی انہیں وہ شخص نہ ملا تو وہ واپس چل پڑے۔ واپسی پر ایک نقاب پوش نے جھاڑی میں پھنسا ہیلمٹ اٹھا لیا۔ دوسرے نے ہنس کر کہا

"رینالڈ —— اس کا کیا کرو گے۔ مادام نے تو لاش لانے کا حکم دیا تھا ——"

"احمق ہو تم ریگن ——" دوسرے نے سرزنش انداز میں کہا "یہ ہیلمٹ ہمارے لیے اس کی آدھی لاش کے برابر ہے۔"

"وہ کس طرح جناب ——؟" ریگن نامی شخص نے چہرے سے نقاب اتارتے ہوئے طنزیہ لہجے میں پوچھا

"یہ ہیلمٹ ہمیں سزائے موت سے بچائے گا۔" رینالڈ نے اطمینان سے کہا "ہمیں ناکامی کی صورت میں موت کی سزا دی جاتی مگر اب اس کا امکان پچاس فیصد ہے۔ یہ ہیلمٹ اس بات کا ثبوت ہے کہ ہم نے اسے قتل کرنے کی کوشش کی تھی۔ مگر خوش قسمتی سے وہ بچ گیا اور چھوٹا سا بہانہ بھی مناسب رہے گا کہ ہم نے دوبارہ اس پر حملہ کرنا چاہا مگر عین اس وقت ایک فوجی گاڑی وہاں سے گزری اور ہم چھپ گئے۔ جبکہ ہمارا شکار گاڑی رکوا کر اس میں سوار ہو گیا اور ہم کچھ نہ کر سکے کہ گاڑی میں پندرہ بیس مسلح فوجی تھے۔"

"خوب —— بہت عمدہ ——" ریگن نے ہنس کر کہا "تمہارے دماغ کا بھی جواب نہیں ——"

رینالڈ نے بھی چہرے سے نقاب اتار دیا۔ سڑک کی دوسری جانب درختوں کے پیچھے سفید رنگ کی ایک کیڈلک کھڑی تھی۔ وہ دونوں اس میں سوار ہو گئے۔ اور ریگن انجن اسٹارٹ کر کے گاڑی کو اس جانب لے چلا جہاں سڑک کے کنارے موجود درختوں کے درمیان اتنا فاصلہ تھا کہ وہاں سے وہ کار کو سڑک پر لا سکتا۔ سڑک پر آ کر اس نے کار کا رخ شہر کی جانب کر دیا۔ شہر وہاں سے سات میل کے فاصلے پر تھا۔ شہر میں پانچ منٹ بعد ریگن نے کار امپالا ہوٹل کے پارکنگ شیڈ میں روکی اور دونوں اتر آئے۔ ہال میں داخل ہو کر وہ سیدھے لفٹ کی جانب بڑھتے چلے گئے۔ اسٹین گنیں انہوں نے کار کی پچھلی نشستوں کے پیچھے چھپا دی تھیں اور اب خالی ہاتھ تھے۔

ہال میں موجود کسی شخص نے ان پر توجہ نہ دی۔ وہ فائیو سٹار ہوٹل تھا۔ اور وہاں قیام کرنے والے اکثر گاہک غیر ملکی تھے۔ لفٹ کے ذریعے وہ تیسری منزل پر پہنچے۔ دائیں جانب کے روم نمبر تھرٹی سیون کے دروازے پر پہنچ کر رینالڈ نے جیب سے چابی نکال کر قفل کھولا اور دونوں اندر داخل ہو گئے۔ ریگن نے مڑ کر دروازہ بولٹ کر دیا۔ جبکہ رینالڈ دائیں جانب پڑے سوٹ کیس کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ریگن صوفے پر بیٹھ کر سگریٹ سلگانے لگا تھا۔ رینالڈ

کے سوٹ کیس کھول کر اس میں سے ایک کیمرہ نما ٹرانسمیٹر نکالا اور ریگن کے سامنے آبیٹھا۔ اس نے ٹرانسمیٹر کا ایریل راڈ باہر کھینچا اور اسے آن کر کے مؤدبانہ لہجے میں بولنے لگا۔

"ہیلو مادام ـــــ رینالڈ کالنگ اوور

"یس رینالڈ ـــــ!" چند لمحوں بعد ایک نسوانی آواز ٹرانسمیٹر سے ابھری "مس بیکی اٹنڈنگ اوور!"

"رپورٹ حاضر ہے مادام ـــــ" رینالڈ کہنے لگا

"مجھے پوری رپورٹ سے کوئی غرض نہیں!" نسوانی آواز سنائی دی۔ "مختصراً بتاؤ وہ زندہ یا مر گیا ہے ـــ؟"

"ہم نے اپنی جانب سے تو اسے ہلاک کر ڈالا تھا ـــــ مگر ـــ!"

"مگر کیا ـــ؟" کاٹ کھانے والے لہجے میں پوچھا گیا

"مگر عین اس وقت جب ہم اس کی لاش کی طرف بڑھ رہے تھے۔ ایک فوجی گاڑی وہاں آگئی اور ہمیں وہاں سے فرار ہو جانا پڑا۔ اب معلوم نہیں۔ وہ زندہ ہے یا بچ گیا ہو گا ـــــ"

"شٹ اپ ـــــ!" مادام کی غراہٹ ابھری "تمہیں جھوٹ بولنے کا سلیقہ نہیں رینالڈ ـــــ"

"ہم ـــ مادام ـــ!" رینالڈ کانپ کر رہ گیا

"وہ زندہ ہے ـــــ سن رہے ہو ـــــ" مادام نے غصیلے لہجے میں کہا

"یس ـــــ یس ـــــ مادام ـــــ رینالڈ ہکلایا

"اور اپنے فلیٹ پر پہنچ چکا ہے۔" مادام کی آواز آئی "جاؤ ـــ اسے ختم کر ڈالو ورنہ اپنے آپ کو گولی مار دو۔"

"یب ـــ بہتر مادام ـــ!" رینالڈ خوفزدہ لہجے میں بولا "مگر آپ کو کیسے !"

"شٹ اپ ـــ!" دوسری طرف سے غرا کر کہا گیا "مجھے ایک گھنٹے کے اندر اندر اس کی موت کی خبر ملنی چاہیئے۔"

اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز ابھرنے لگی۔ یقیناً مادام نے دوسری جانب سے ٹرانسمیٹر آف کر دیا تھا۔ رینالڈ نے بھی کرزتے ہاتھوں سے ٹرانسمیٹر بند کر دیا اور پیشانی پر آئے پسینہ کو ہاتھ سے صاف کر کے ریگن کی طرف دیکھنے لگا۔ وہ بھی رومال سے چہرہ صاف کر رہا تھا۔

"سن لیا تم نے مادام کتنی باخبر ہے ـــــ!" ریگن نے کہا

"حیرت ہے کہ اسے کیسے خبر ہو گئی۔" رینالڈ نے صوفے سے اٹھتے ہوئے کہا

"اگر وہ اتنی باخبر نہ ہو تو ہم جیسے اسے مادام کیوں کہیں۔ یا ہیڈ کوارٹرز اسے ہم پر مسلط کیوں کرتا۔" ریگن نے مسکرا کر کہا

رینالڈ نے ٹرانسمیٹر سوٹ کیس میں بند کیا اور ریگن سے کہا "آؤ چلیں ـــ کہیں وہ فلیٹ سے نہ نکل جائے۔"

"اگر وہ زخمی ہے تو فوری طور پر کہیں نہیں جائے گا۔" ریگن نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"حیرت تو اسی بات پر ہے کہ وہ زخمی بھی نہیں ہوا۔ ورنہ اتنی جلدی واپس کیسے پہنچ جاتا!" رینالڈ نے کہا "یقیناً ہمارا کوئی آدمی اس کے فلیٹ کی نگرانی کر رہا ہے۔ اور اسی نے مادام کو اس کی واپسی کی اطلاع دی ہوگی!"

ریگن کچھ نہ بولا۔ وہ دونوں کمرے سے نکل کر لفٹ کے ذریعے ہال میں پہنچے۔ ریگن نے کہا

"کیوں نہ چائے کی ایک ایک پیالی پی کر تازہ دم ہو جائیں!"

"تمہارا دماغ درست ہے!" رینالڈ نے منہ بنا کر کہا "اس نے صرف ایک گھنٹے کی مہلت دی ہے!"

ریگن نے اصرار نہیں کیا۔ دونوں ہال سے نکل کر کیڈلاک میں آ بیٹھے۔ ڈرائیونگ سیٹ رینالڈ نے سنبھال لی جبکہ ریگن پچھلی نشست پر بیٹھ کر ایسٹن گن نکالنے لگا۔ کار پر ہجوم سڑکوں پر دوڑنے لگی۔ سات منٹ بعد رینالڈ نے کار ایک عمارت کے سامنے روکی۔ دونوں نے ایک ایک گن کوٹ کے اندر بغل میں چھپائی اور اتر کر سامنے والے فلیٹ کی طرف بڑھنے لگے۔ زینے چڑھ کر وہ دروازے پر پہنچے۔ ریگن نے دروازے کا ہینڈل گھما کر دیکھا۔ دروازہ اندر سے بند تھا۔ اس نے بیل کا بٹن دبایا اور انتظار کرنے لگے۔

چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک حماقت زدہ چہرہ دکھائی دیا۔

"جی فرمایئے ——؟" دروازہ کھولنے والے نے انہیں سر سے پاؤں تک دیکھتے ہوئے اکھڑے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

ریگن نے جلدی سے گن نکال کر اس کے سینے سے لگائی اور اسے دھکیلتا ہوا اندر گھس گیا اور رینالڈ نے کیا اور پھر آگے بڑھ کر دروازہ کھولے کاٹ کر بولی "دوسرے احکامات تک تم نگالی۔ وہ چیخنے ہی والا تھا کہ ریگن نے بھی ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اسے فرش پر لٹا دیا۔ وہ بے ہوش ہو کے بعد اس نے ریگن کی طرف دیکھا جو بڑھے۔ ڈرائنگ روم میں کوئی نہیں تھا

پھر رینالڈ نے ریگن کو کچن کی جانب کا کیا سو گئے ——؟"

سے قدم رکھتا ہوا بیڈ روم کی طرف بڑھا کچھ دیکھ لی جائے!" ریگن نے اٹھ کر

پر پہنچا اور آہستہ سے دروازے پر دباؤ بیڈ پر کوئی لحاف اوڑھے سو رہا تھا۔

رینالڈ نے دانت پیسے اور گن کا رُخ پاکال آگئی تو پھر ——؟" رینالڈ نے

کے اسٹین گن کا بولٹ کھینچ ڈالا۔ فوراً ہی نے مسکراتے ہوئے کہا "مگر اب جلدی سے وہ ہمیں آرام کرنے کی ہدایت نہ والے نہ گھیر لیں!"

نقاب پوش اندر گھس آئے۔

دونوں گنیں کوٹ میں چھپائے تیزی کے ساتھ اتر کر اپنی کار کی جانب بڑھتے چلے گئے۔ چند لمحوں کی جانب تھا۔ وہ دونوں بے ہوٹل کی طرف دوڑ رہی تھی۔ ہوٹل پہنچ کر وہ کمرے ہال میں ایک ہی میز پر بیٹھ گئے۔ ویٹر کے آنے پر ریگن آرڈر دیا۔

"مگر تم تو چائے پینا چاہتے تھے ——؟" ویٹر کے

"حیرت تو اسی بات پر ہے کہ وہ زخم
کیسے پہنچ جاتا۔" رینالڈ نے کہا "یقیناً ہمارا حملہ کامیاب ہو چکے ہیں۔" ریگن نے ہنس
کر رہا ہے۔ اور اسی نے مادام کو اس کی
ریگن کچھ نہ بولا۔ وہ دونوں کمرے ۔ ایک ایک پیگ پینے کے بعد وہ
پہنچے۔ ریگن نے کہا اکر ریگن تو صوفے پر دراز ہو گیا اور
"کیوں نہ چائے کی ایک ایک پیالی ٹرانسمیٹر آن کر کے وہ مادام کو کال
"تمہارا دماغ درست ہے۔" رینا
ایک گھنٹے کی مہلت دی ہے۔"
ریگن نے اصرار نہیں کیا۔ دونوں ہی
ڈرائیونگ سیٹ رینالڈ نے سنبھال لی۔ ہم کامیاب ہو گئے ہیں" رینالڈ
گن نکالنے لگا۔ کار پر ہجوم سڑکوں پر دو
کار ایک عمارت کے سامنے روکی۔ اطلاع مل چکی ہے۔" مادام مس بیکی
اندر بغل میں چھپائی اور اتر کر سامنے
چڑھ کر وہ دروازے پر پہنچے۔ "ہے مادام ۔۔؟" رینالڈ نے پوچھا
دروازہ اندر سے بند تھا۔ "یس ۔۔۔" مادام نے کہا
چند لمحوں بعد دروازہ کھلا۔ یس کے جواب میں اس کے ملازم سلیمان نے دروازہ
"جی فرمایئے ۔۔۔" بے ہوش کر ڈالا۔ اور اندر داخل ہو گئے۔ عمران
تک دیکھتے ہوئے اکھڑ تھا۔ میں نے اس پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی۔ اس کی
ریگن نے جلدی سے۔ ہم اس کی لاش لاتے مگر پھنسنے کا خطرہ تھا۔ کیونکہ فائرنگ

کی آواز"
"ٹھیک ہے" مادام اس کی بات کاٹ کر بولی "دوسرے احکامات تک تم
دونوں آرام کرو۔ اوور اینڈ آل۔"
دوسری طرف سے آواز بند ہونے پر رینالڈ نے بھی ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔
ٹرانسمیٹر واپس سوٹ کیس میں رکھنے کے بعد اس نے ریگن کی طرف دیکھا جو
آنکھیں بند کئے لیٹا ہوا تھا۔
"کیا پروگرام ہے ریگن ۔۔۔ کیا سو گئے ۔۔۔؟"
"نہیں میں سوچ رہا ہوں کہ کوئی پکچر دیکھ لی جائے۔" ریگن نے اٹھ کر
بیٹھتے ہوئے کہا
"اور اگر اس دوران مادام کی کوئی کال آ گئی تو پھر ۔۔۔؟" رینالڈ نے
مسکراتے ہوئے کہا
"مگر اتنی جلدی بھی نہیں آ سکتی۔ ورنہ وہ ہمیں آرام کرنے کی ہدایت نہ
کرتی۔" ریگن نے جلدی سے کہا
ٹھیک اسی لمحے دروازہ کھلا اور دو نقاب پوش اندر گھس آئے۔
ان کے ہاتھوں میں ریوالور تھے۔ جن کا رخ انہی کی جانب تھا۔ وہ دونوں بے
اختیار صوفوں سے کھڑے ہو گئے۔

ایکسٹو کے حکم پر صفدر فوراً حرکت میں آگیا۔

ایکسٹو نے تفصیل نہیں بتائی تھی۔ صرف اتنا کہا تھا کہ وہ کار نمبر ایچ پی ستاون اکتیس کے بارے میں رجسٹریشن آفس سے معلومات حاصل کرے اور ایڈریس معلوم ہونے پر کار کے مالک کی نگرانی کرے۔ کار سلیٹی رنگ کی مزدا ہے اور اس کا ماڈل سیونٹی نائن ہے۔

صفدر اپنی کار میں رجسٹریشن آفس پہنچا۔ انکوائری کلرک سے اس کی خاص جان پہچان تھی۔ صفدر نے اسے نمبر بتایا۔ تو اس نے متعلقہ رجسٹر کی ورق گردانی کے بعد مایوسی سے سر ہلایا۔

"اس نمبر یا ماڈل کی کوئی کار رجسٹرڈ نہیں ہے۔ پی سیریز آخری نمبر ایک ٹیو ٹائپ اپ سنتالیس چوآن ہے" کلرک نے بتایا۔ صفدر نے وہیں سے ایکسٹو کو فون کر کے اطلاع دی۔ جواب میں ایکسٹو نے کہا

"تم ذرا شہر میں گھوم پھر کر اسے تلاش کرو۔ ممکن ہے اس نے جعلی نمبر پلیٹ لگائی ہو ——"

"بہت بہتر سر —— میں کوشش کرتا ہوں" صفدر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

وہ وہاں سے چل پڑا۔ کسی کار کو تلاش کرنا انتہائی بور کام تھا۔ اور صفدر ہمیشہ ایسے کاموں سے جان چھڑانے کی کوشش کرتا تھا۔ لیکن ظاہر ہے وہ ایکسٹو کا حکم بھی نہیں ٹال سکتا تھا۔ تقریباً ایک گھنٹہ تک سڑکوں پر پٹرول پھونکنے کے بعد وہ ایک ہوٹل دیکھ کر رک گیا کہ چائے پی کر بوریت کا احساس زائل کیا جائے۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ کار سے اترتا۔ اس نے ہوٹل کے گیٹ میں سے ایک سلیٹی رنگ کی مزدا کار کو باہر آتے دیکھا اور چونک پڑا۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر ایک سفید فام شخص نظر آرہا تھا۔ وہ تنہا ہی تھا۔ اگرچہ اس کار کا نمبر وہ نہیں تھا۔ جو ایکسٹو نے بتایا تھا۔ مگر رنگ اور ماڈل وہی تھا۔

وہ کار گیٹ سے نکل کر دائیں طرف چلی گئی۔ صفدر نے بھی جلدی سے یو ٹرن لیا اور اس کے پیچھے چل دیا۔ ساتھ ہی اس نے واچ ٹرانسمیٹر پر ایکسٹو سے رابطہ قائم کر کے رپورٹ دی۔

"یقیناً وہی ہوگی" ایکسٹو نے جواباً کہا "بہرحال اس کا تعاقب کرو اور تعاقب کے اختتام پر رپورٹ کرنا۔ ذرا ہاتھ پاؤں بچا کر کام کرنا۔ کافی خطرناک لوگ ہیں۔

"آپ بے فکر رہیں سر —— مگر معاملہ کیا ہے ——؟" صفدر نے پوچھا

"تمہیں خود ہی پتہ چل جائے گا" ایکسٹو نے کہا

اور اس کی آواز آنا بند ہوگئی۔ صفدر نے بھی منہ بناتے ہوئے واچ ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اسے ایکسٹو اور عمران کی یہ عادت بالکل پسند نہیں تھی کہ علم ہونے کے باوجود قبل از وقت کچھ بتانے سے گریز کرتے یا خود کو لاعلم پوز کرنے کی کوشش کرتے تھے۔

اگلی کار مختلف سڑکوں پر دوڑتی ہوئی پہاڑی علاقہ کو جانے والی سڑک پر مڑ گئی۔ صفدر چوکنا ہوگیا۔ اس کے ذہن میں خطرے کی گھنٹیاں بجنے لگی تھیں ایک موڑ پر وہ کار نگاہوں سے اوجھل ہوگئی۔ صفدر نے موڑ پر پہنچ کر جونہی کار موڑی، اس کی کار آگے کھڑی مزدا سے ایک دھماکے سے ٹکرائی اور مزدا اچھل کر سڑک سے اتر گئی۔ دوسرے ہی لمحے وہ جھکی اور ڈھلان پر نشیب کی طرف لڑھکتی چلی گئی۔ صفدر نے جلدی سے بریک لگا کر اپنی کار کو سنبھال لیا۔ ورنہ شاید اس کا بھی وہی انجام ہوتا۔ حالانکہ مڑتے وقت رفتار زیادہ نہیں تھی اور ٹکراؤ بھی شدید نہیں تھا۔ لیکن اس کے باوجود مزدا کار کا تیزی سے سڑک سے اتر کر ڈھلان میں گرنا حیرت انگیز تھا۔ یقیناً وہ گیئر میں تھی اور کار والا بریک پر قابو نہیں رکھ سکا تھا۔ ورنہ وہ دھکے سے زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ دو گز تک پھسل جاتی۔

اس نے جلدی سے کار سے اتر کر سڑک سے نیچے جھانکا۔ مزدا کار تقریباً دو سو فٹ کی گہرائی میں دھڑا دھڑ جل رہی تھی۔ شعلوں نے وہاں پھیلی تیم تاریکی ختم کر دی تھی۔ چند لمحے کار کا جائزہ لینے کے بعد صفدر نے واچ ٹرانسمیٹر پر ایکسٹو کو رپورٹ دی۔

"اچھا ——— تم واپس آجاؤ ———" ایکسٹو نے کہا۔ "میرے اگلے حکم تک فلیٹ میں ہی رہنا ———"

"بہت بہتر سر ———!" صفدر نے کہا

اور ایکسٹو کی آواز نہ پا کر اس نے بھی ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ وہ واپس کار میں بیٹھا اور کار ریک کر کے واپس چل پڑا۔ شہر کے پہلے چوراہے پر پہنچتے ہی ایک سرد نال اس کی گردن سے آلگی۔

"مڑنے کی ضرورت نہیں۔ سیدھے چلتے رہو ———" پیچھے سے آواز آئی۔

صفدر بے اختیار اچھل پڑا تھا۔ اس نے بیک ویو ——— میں عقب کا جائزہ لیا۔ پچھلی نشست پر مزدا کار والا بیٹھا مسکرا رہا تھا۔ اس کے ہاتھ میں پکڑے ریوالور کی نال صفدر کی گردن کا احاطہ کئے ہوئے تھی۔ جو شخص صفدر کے خیال میں کار سمیت ختم ہوگیا تھا وہ نہ صرف زندہ تھا بلکہ اس کی کار میں موجود تھا اور بڑی آسانی سے صفدر کی گردن میں گولی اتار سکتا تھا۔

"کون ہو تم ———؟" صفدر نے سنبھل کر رفتار آہستہ کرتے ہوئے کہا

"انجان بن رہے ہو۔ حالانکہ تم میری کار کو سینکڑوں فٹ گہرائی میں دھکیل کر آرہے ہو ———" وہ طنزیہ انداز میں ہنس کر بولا "خیر ——— رکنے کی ضرورت نہیں۔ پہلے تم میرا تعاقب کر کے میری رہائش گاہ معلوم کرنا چاہتے تھے۔ اب میں تمہیں خود وہاں لے جا رہا ہوں۔ جہاں سے تم دوبارہ واپس نہ آسکو گے۔ ویسے میری چالاکی کی داد نہیں دو گے ——— کس خوبصورتی سے تمہیں

بے وقوف بنا ڈالا اور تم نے اپنے چیف کو میرے مرنے کا یقین بھی دلا دیا۔"

"ٹھیک ہے ـــ مگر اب تم چاہتے کیا ہو ـــ؟" صفدر نے ہونٹ بھینچ کر کہا

"اگلے چوک سے بہار کالونی والی سڑک پر مڑ جانا۔ یس ـــ" سفید فام نے سخت لہجے میں کہا "اگر کوئی گڑبڑ کرنے کی کوشش کی تو انجام کے خود ذمہ دار ہو گے"

صفدر کچھ نہ بولا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اگر سفید فام نے محض اس کی آواز سُنی تھی تو کوئی پرابلم نہیں تھا۔ لیکن اگر وہ ٹرانسمیٹر واچ دیکھ چکا ہے تو اس کا زندہ رہنا مناسب نہیں تھا۔ چوک سے بہار کالونی والی سڑک پر کار موڑتے ہوئے اس نے سفید فام کا بیک ویو میں جائزہ لیتے ہوئے کہا

"میں پھر کہوں گا کہ تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔ میں نے کسی کو اطلاع نہیں دی۔ نہ میرا کوئی چیف ہے۔ اور پھر پہاڑیوں میں فون بھی نہیں تھا۔"

"بکواس بند کرو۔ میں نے تمہیں گھڑی منہ کے قریب کرتے دیکھا تھا۔" وہ غرا کر بولا "شاید اسی گھڑی میں ٹرانسمیٹر فٹ ہے۔"

صفدر کو افسوس ہونے لگا کہ اس نے کھلی جگہ پر کیوں واچ ٹرانسمیٹر استعمال کیا یہ اس کی شدید غلطی تھی۔ اور اگر واچ ٹرانسمیٹر کا راز پھیل گیا تو ایکسٹو اسے کبھی معاف نہیں کرے گا۔

"کیا کالونی میں داخل ہونا ہے ـــ؟" کالونی کے پاس پہنچتے ہوئے اس نے سفید فام سے پوچھا۔

"نہیں ـــ سیدھے چلتے رہو ـــ" اس نے سخت لہجے میں جواب دیا۔

"جب رکنا ہو گا۔ تمہیں خود بخود پتا چل جائیگا ـــ"

صفدر نے بیک ویو آئینے میں اس کا جائزہ لیا۔ وہ ہوشیار بیٹھا تھا۔ دفعتاً سامنے سے آنے والی ایک کار کے بریک چرچرائے اور وہ ترچھی ہو کر سڑک کے درمیان رُک گئی۔ صفدر اگر فوری طور پر بریک نہ لگاتا تو اس کار اگلی کار سے ٹکرا جاتی۔ کار کی کھڑکیوں پر پردے کھینچے ہوئے تھے اور اس کا ڈرائیور اسٹیئرنگ پر جھکا ہوا تھا۔ جیسے بے ہوش ہو گیا ہو۔

ٹھیک اسی لمحے پیچھے سے اس کے سر پر ریوالور کا دستہ پڑا اور درد کی ٹیسیں اس کے سر میں پھیلتی چلی گئیں۔ اس نے خود کو سنبھالنے کی کوشش کی۔ مگر ناکام رہا۔ اس کا ذہن تیزی سے تاریکیوں میں ڈوبتا چلا گیا۔

ایک

نقاب پوش نے پٹ کر دروازہ بند کر دیا۔ دوسرے نے رینالڈ اور ریگن کو گھورتے ہوئے کہا۔

"ہاتھ بلند کرو ـــــ ہمارے ریوالور بے آواز ہیں ـــــ"

"مگر تم ہو کون ـــ؟" رینالڈ نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا۔ دونوں نے ہاتھ بلند کر دیئے تھے۔

"کالے فرشتے عرف چکر باز دیوانے ـــــ" دوسرے نقاب پوش نے ہنس کر کہا۔

"بکواس بند کرو ـــــ" ریگن غرایا "تم ہمیں لوٹنے میں کامیاب نہیں ہو سکو گے ـــــ"

"ابھی تمہیں اندازہ ہو ہی جائے گا کہ ہم کامیاب ہوتے ہیں یا ناکام رہتے ہیں۔" اس نقاب پوش نے کہا۔ پھر اپنے ساتھی سے بولا۔ "انہیں کور کے رہو میں سامان کی تلاشی لے لوں۔"

اتنا کہہ کر وہ میز پر رکھے سوٹ کیس کی طرف بڑھا۔ ریگن نے جیب کی

طرف ہاتھ لیجانا چاہا۔ مگر سامنے کھڑے ہوئے نقاب پوش نے فوراً فائر کر دیا۔ گولی خاموشی سے ریگن کے کان کے پاس سے گزر گئی اور اس نے بوکھلا کر دوبارہ ہاتھ بلند کر لیا۔

"اب اگر تم نے ہاتھ گرائے تو کھوپڑی میں سوراخ کر دوں گا۔" نقاب پوش غرایا۔

اور ٹھیک اسی لمحے رینالڈ نے اسے ریگن کی طرف متوجہ پا کر اس پر چھلانگ لگا دی وہ اڑتا ہوا نقاب پوش پر آ پڑا۔ نقاب پوش کے ہاتھ سے ریوالور نکل گیا۔ ریگن نے سوٹ کیس کی تلاشی لینے والے پر جھپٹ کیا اور اس کے ہاتھ سے بھی ریوالور نکل گیا۔ مگر اس نے مڑ کر اتنے زور کا گھونسہ ریگن کے جبڑے پر رسید کیا کہ ریگن لڑکھڑاتا ہوا صوفے سے آ ٹکرایا۔ مگر فوراً ہی سنبھل گیا اور دوبارہ اس پر حملہ کر دیا۔

رینالڈ دوسرے نقاب پوش سے لپٹا فرش پر آ رہا۔ نقاب پوش نے اس کے پہلو میں لات جما کر اسے پیچھے کی جانب اچھالا اور جلدی سے اٹھ گیا۔ مگر رینالڈ نے اپنی بڑھاہٹ پر قابو پا کر دوبارہ اس پر حملہ کر دیا۔ رینالڈ درد سے کراہتا ہوا جھکا تو نقاب پوش نے اس کی ٹھوڑی پر نیچے سے گھٹنا رسید کر دیا۔ رینالڈ سیدھا ہوا تو نقاب پوش نے اس کے پیٹ میں مکا رسید کرنا چاہا۔ لیکن رینالڈ نے یکدم ایک قدم پیچھے ہٹا کر خود کو اس کے وار سے بچایا اور اچھل کر فلائنگ کک نقاب پوش کے سینے میں رسید کر دی۔

نقاب پوش اچھل کر پشت کے بل فرش پر جا پڑا۔ نقاب پوش کے گرتے

ہی رینالڈ نے اس پر چھلانگ لگا دی اور اس کے سینے پر چڑھ کر دونوں ہاتھ اس کی گردن پر جما دیئے۔

ریگن اور دوسرا نقاب پوش ایک دوسرے سے لپٹے ہوئے تھے اور ہر فریق دوسرے کو فرش پر گرانے کی کوشش کر رہا تھا۔ نقاب پوش نے یکدم ایک ہاتھ سے اس کے ناک پر ضرب لگائی اور ریگن بلبلاتا ہوا پیچھے ہٹ گیا۔ نقاب پوش نے اس کی جانب چھلانگ لگائی۔ مگر ریگن نے اپنی جگہ چھوڑ دی اور ساتھ ہی نقاب پوش کی پسلیوں میں مکا رسید کر دیا۔

نقاب پوش کراہا اور اس نے فرش پر دونوں ہاتھ ٹیک کر خود کو گرنے سے بچاتے ہوئے لات گھما کر ریگن کے پیٹ میں ماری۔ ریگن درد سے بلبلاتا ہوا پیچھے ہٹا۔ نقاب پوش جلدی سے سیدھا ہوا۔ اور ریگن پر چھلانگ لگا دی۔ دونوں فرش پر آ گرے۔ اور نقاب پوش نے جلدی سے پے در پے دو تین گھونسے ریگن کی ناک پر رسید کر کے اس کی ناک پلپلی کر ڈالی۔ ریگن ناک پر ہاتھ رکھے بلبلانے لگا۔ نقاب پوش نے مڑ کر دیکھا۔ رینالڈ کو اپنے ساتھی کا گلا دباتے دیکھ کر وہ تیزی سے رینالڈ کی طرف لپکا اور اسے سر کے بالوں سے پکڑ کر ایک زوردار جھٹکے سے پیچھے کھینچ لیا۔

ٹھیک اسی لمحے ریگن نے ایک ریوالور اٹھا کر پیچھے سے انہیں کور کر لیا۔

"اس کے بال چھوڑ دو۔ ورنہ گولی مار دوں گا ——" وہ دھاڑا نقاب پوش جس نے سرخ کوٹ پہنا ہوا تھا۔ رینالڈ کے بال چھوڑ کر

الگ ہٹ گیا۔ فرش پر پڑے سرمئی سوٹ والے نقاب پوش نے اٹھ کر اپنا لباس درست کرنا چاہا مگر ریگن غرایا۔

"خبردار —— سیدھے کھڑے رہو۔ ورنہ گولی سے کوٹ کا کباڑا کر دوں گا"

اس کی بات پر رینالڈ مسکرایا اور بڑھ کر دوسرا ریوالور فرش سے اٹھا لیا۔

"ہاں —— اب بتاؤ تم دونوں کون ہو ——؟" رینالڈ نے ریوالور کا رخ ان کی طرف کرتے ہوئے پوچھا۔ وہ دونوں خاموشی سے انہیں گھورتے رہے۔ ریگن نے غراہٹ آمیز لہجے میں کہا

"نقاب اتار دو —— ہم تمہاری شکلیں دیکھنا چاہتے ہیں۔ جلدی کرو" مگر اس بار بھی وہ دونوں نقاب پوش بے حس و حرکت کھڑے انہیں گھورتے رہے۔ جیسے وہ بہرے اور گونگے ہوں۔ رینالڈ نے ریگن کی طرف بغیر دیکھے کہا

"تم خود ان کے نقاب اتار دو۔ مگر پہلے تلاشی لینا ——"

ریگن گھوم کر ان دونوں کی پشت پر آیا اور سرخ کوٹ والے کی جیبیں ٹٹولنے لگا۔ مگر اچانک ہی سرخ کوٹ والے نے مڑے بغیر اس کی ٹانگوں پر بوٹ کی ایڑھی رسید کی۔ اور ریوالور کی پرواہ کئے بغیر رینالڈ پر جمپ لگا دیا۔ رینالڈ کی انگلی ٹریگر پر دب گئی مگر گولی سرخ کوٹ والے کے پہلو سے گزرتی ہوئی ریگن کے سر میں جا لگی جو ٹانگوں پر ضرب لگنے سے

کراہتا ہوا جھک گیا تھا۔ اس کی چیخ بلند ہوئی اور وہ گر کر تڑپنے لگا۔

دوسرے فائر سے پہلے ہی سُرخ کوٹ والے کی فلائنگ کِک رینالڈ کے ہاتھ پر پڑی اور ریوالور اڑتا ہوا دُور کونے میں جا گرا۔ ساتھ ہی سُرخ کوٹ والے نے اس کے گریبان میں ہاتھ ڈال کر ایک زوردار جھٹکا دیا اور رینالڈ کراہتا ہوا تیزی سے دروازے سے جا ٹکرایا۔ دروازے سے ٹکرا کر وہ گرا۔ سرخ کوٹ والے کا ساتھی نقاب پوش اس کی طرف بڑھا۔ مگر رینالڈ جلدی سے اُٹھا اور اس سے پہلے کہ وہ دونوں اس کا ارادہ سمجھتے وہ دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

رینالڈ نے اس کے پیچھے چھلانگ لگائی۔ مگر اسی لمحے باہر سے رینالڈ نے دروازہ بند کر دیا۔ اور وہ بند دروازے سے ٹکرا کر گر پڑا۔ مگر جلدی سے اٹھا اور دروازہ کھول کر باہر نکل آیا۔ رینالڈ دوڑتا ہوا زینوں کے پاس پہنچ چکا تھا۔ سرخ کوٹ والا نقاب پوش اس کے پیچھے دوڑا۔ لیکن زینوں تک پہنچنے سے پہلے ہی رینالڈ زینے اتر کر غائب ہو چکا تھا۔

سُرخ کوٹ والے نے زینوں پر رک کر کچھ سوچا اور واپس پل دیا کمرے میں آیا تو ریگن دم توڑ چکا تھا۔ اس کا ساتھی نقاب پوش اس کی جانب سوالیہ نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

"تنویر جلدی کرو۔ اب یہاں ٹھہرنا مناسب نہیں۔ وہ فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا۔" سُرخ کوٹ والے نے سوٹ کیس کی جانب بڑھتے ہوئے کہا

تنویر نے نقاب اتار کر جیب میں ڈال لیا۔ دونوں ریوالور بھی اٹھائے اور ایک ریوالور سرخ کوٹ والے نقاب پوش کو پکڑا دیا۔ جو کیپٹن بابر تھا۔ اس نے سوٹ کیس کی تلاشی لی اور ٹرانسمیٹر اٹھا کر بغل میں کوٹ کے اندر دبا لیا۔ تنویر نے مرنے والے ریگن کے لباس کی تلاشی لی۔ تقریباً تین منٹ بعد وہ کمرے سے نکلے۔ کیپٹن بابر نے بھی نقاب اتار دیا تھا۔ وہ یہاں ایکسٹو کے حکم پر ریگن اور رینالڈ کا عمران کے فلیٹ سے تعاقب کرتے ہوئے پہنچے تھے اور ایکسٹو نے انہیں ان دونوں کو اغوا کر کے دانش منزل پہنچانے کا حکم دیا تھا۔ مگر اب ناکام واپس جا رہے تھے۔

دانش منزل

کے آپریشن روم میں عمران صوفے پر دراز سلیمنے بیٹھے بلیک زیرو سے باتیں کر رہا تھا۔ صبح وہ ایک ضروری کام سے قریبی قصبے راجگڑھ گیا تھا۔ اس کی ٹوئیسٹر درکشاپ میں تھی۔ اس لئے وہ بلیک زیرو کی موٹر سائیکل لے گیا تھا۔ مگر واپسی پر نامعلوم افراد نے اس پر فائرنگ کی۔ جس میں اس کا بازو معمولی زخمی ہوا تھا۔ بہرحال اس نے خود کو حملہ آوروں سے بچا لیا تھا۔ اور ان کے روانہ ہونے کے بعد موٹر سائیکل پر شہر پہنچتے ہی اس نے اپنے فلیٹ سے بحیثیت ایکسٹو کیپٹن یاور اور تنویر کو اپنے فلیٹ کی نگرانی کرنے کا حکم دیا تھا۔ پھر اس نے لباس تبدیل کرتے ہوئے کھڑکی سے باہر جھانکا تو۔۔۔ اسے دو سفید فام فلیٹ سے باہر کار سے اترتے نظر آئے۔ اور وہ جلدی سے سلیمان کو ہدایات دے کر بیڈ روم میں پلنگ کے سرہانے فرش پر بیٹھ گیا تھا۔ بستر پر لحاف کے نیچے اس نے تکیے رکھ دیئے تھے۔ سفید فام اندر آئے اور اسے بستر پر سوتا سمجھ کر فائرنگ کرنے کے بعد چلے گئے تھے۔ پھر جب اس کے ماتحتوں نے سفید فاموں کے تعاقب کی رپورٹ دی تو اس نے سفید فاموں کو اغوا کر کے دانش منزل پہنچانے کا حکم دیا اور خود بھی یہاں آ گیا تھا۔

وہ بلیک زیرو کو حالات سے مطلع کر چکا تھا اور اب انہیں سفید فاموں کا انتظار تھا۔ بلیک زیرو نے صفدر کو فون کر کے ایک کار کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی ہدایات دی تھیں۔ اور اب وہ عمران کو اسی کار کے بارے میں تفصیلی واقعات سنا رہا تھا۔

"میں نے جولیا کی رپورٹ پر صفدر کو اس کار کی تلاش کا حکم دیا ہے۔ جولیا نے مجھے اطلاع دی تھی کہ ایک سلیٹی رنگ کی مزدا کار کافی دیر اس کے فلیٹ کے سامنے کھڑی رہی۔ اس میں ایک سفید فام سوار تھا۔ تقریباً ایک گھنٹہ بعد وہ کار واپس چلی گئی۔ اسے شک ہوا کہ کار والا اس کی نگرانی کرتا رہا"

"پھر صفدر نے کوئی رپورٹ دی ——؟" عمران نے پوچھا

"ہاں —— اس نے وہ کار تلاش کر لی ہے اور اب اس کا تعاقب کر رہا ہے۔" بلیک زیرو نے بتایا

"یہ لوگ کافی خطرناک معلوم ہوتے ہیں۔ اور شاید مجھے ہر صورت قتل کرنے کا فیصلہ کر چکے ہیں۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا "اس لئے میں یہاں تک بیک اپ میں آیا ہوں ——"

"کیا اس بار آپ کا تعاقب نہیں کیا گیا ——؟" بلیک زیرو نے پوچھا۔

"نہیں —— وہ اپنی دانست میں مجھے ہلاک کر چکے ہیں۔ اس لئے شاید میرے نگران کو واپس بلا لیا ہوگا ——" عمران نے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہا "ایک بات سمجھ میں نہیں آتی۔ آخر یہ لوگ کون ہیں اور آپ کو قتل

کیوں کرنا چاہتے ہیں ؟"

"یہ تو ان سے پوچھ کر ہی بتاؤں گا" عمران نے احمقانہ لہجے میں کہا "مگر ایک بات ہے یہ لوگ بہت باخبر ہیں۔ انہیں میرے راجگڑھ جانے کا علم تھا۔ اور میرے زندہ بچ کر واپس فلیٹ پہنچ جانے سے بھی وہ باخبر تھے"

"آخر ایسا کیوں ہے کہ ہر مجرم یہاں آتے ہی پہلے آپ کو ہلاک کرنے کی کوشش کرتا ہے ؟" بلیک زیرو نے اُلجھن آمیز لہجے میں کہا

"محض اس لئے کہ وہ مجھے اُلجھائیں اور اپنا مقصد حل کرلیں۔ اگر میں ہلاک ہوجاؤں تو انہیں مستقبل کے لئے بھی فائدہ پہنچے گا اور وہ آسانی سے بلکہ بڑے اطمینان سے اپنے مشن مکمل کرسکیں گے۔ کیا میں غلط کہہ رہا ہوں" عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا

"یقیناً یہی بات ہوگی ——" بلیک زیرو سوچتا ہوا بولا "اس کے علاوہ اور کوئی بات نہیں ہوسکتی۔ ان مجرموں کا مشن بخانے کیا ہے ——؟"

"اگر کیپٹن بابر اور تنویر سفید فاموں کو پکڑ کر لے آئے۔ تو ان سے معلوم ہوجائے گا"

اتنے میں جوزف چائے کی ٹرے اٹھائے اندر آیا۔ عمران کی طرف دیکھ کر اس نے باچھیں پھیلا دیں۔

"کیا بات ہے۔ دانتوں کی نمائش کس خوشی میں ہو رہی ہے ——؟" عمران نے اُسے گھورتے ہوئے پوچھا

"باس —— میں نے سنا ہے آپ شادی کرنے والے ہیں ؟"

جوزف نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا

"تمہیں کس نے بتایا ——؟" عمران نے حیران ہوکر پوچھا۔ بلیک زیرو بھی چونکا تھا۔

"کل سلیمان بتا رہا تھا۔ اس نے آپ کے لئے دلہن بھی تلاش کرلی ہے" جوزف نے بتایا۔

"حیرت ہے —— اس نے مجھ سے کیوں یہ بات چھپائی" عمران نے احمقانہ لہجے میں کہا "کیا تم نے دلہن کو دیکھا ہے ——؟ کون ہے وہ ؟"

"اس کا نام تو سلیمان نے بتایا تھا۔ کہہ رہا تھا کہ ہمسائے کے گھر صفائی کرنے آتی ہے" جوزف بولا

اور عمران بے اختیار سر پر ہاتھ پھیر کر رہ گیا۔ بلیک زیرو مسکرانے لگا تھا۔ پھر عمران غصے میں آنے کا ارادہ کر ہی رہا تھا کہ واچ ٹرانسمیٹر پر اشارہ موصول ہوا۔ اس نے جوزف کو جھاڑنے کا ارادہ ملتوی کردیا۔ اور اسے باہر جانے کا اشارہ کیا۔ اس کے باہر جاتے ہی اس نے واچ ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔ دوسری جانب سے کیپٹن بابر کال کر رہا تھا

"ہیلو چیف —— کیپٹن بابر کالنگ ——"

"یس —— کیپٹن ——!" عمران چونکتے ہوئے ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں بولا "کیا رپورٹ ہے ؟" دوسری جانب سے کیپٹن بابر نے جو رپورٹ دی اُسے سن کر عمران کو غصہ تو بہت آیا۔ مگر خاموش رہا۔ کیپٹن بابر اپنی بات مکمل کرچکا تو اس نے کہا۔

"تم دونوں اپنے اپنے فلیٹ جا کر آرام کرو۔"

ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے بلیک زیرو سے کہا "دیکھ لی اپنے ماتحتوں کی کارکردگی ——"

"میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ آپ نے خود ہی انہیں ڈھیل دے رکھی ہے۔" بلیک زیرو نے مسکرا کر کہا۔

"خیر —— میں ان سے سمجھ لوں گا۔ ایسی سستی دور کر دوں گا ان کی کہ ساری عمر یاد رکھیں گے۔" عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

بلیک زیرو کچھ نہ بولا۔ چند لمحے چائے کی چسکیاں لیتے ہوئے وہ سوچتا رہا۔ پھر بولا

"ظاہر میں سوچ رہا ہوں کہ اس گروہ کا کوئی بھیانک مشن ہے۔ اور ہمیں ہر وقت چوکنا رہنا پڑے گا۔ تم تمام ممبران کو الرٹ کر دو وہ اپنے فلیٹوں تک محدود رہیں۔ کسی بھی لمحے ان کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ تم اس کیس کے اختتام تک یہیں رہو گے۔ جوزف کو بے شک رانا پیلس بھیج دو۔"

"یہاں اس کی زیادہ ضرورت پڑ سکتی ہے۔" بلیک زیرو نے کہا

"ٹھیک ہے۔ اسے یہیں رہنے دو۔ مگر اسے سست نہ پڑنے دینا۔" عمران نے اٹھتے ہوئے کہا

"آپ کہاں چل دیئے ——؟" بلیک زیرو نے چونکتے ہوئے پوچھا

"ذرا جولیا سے جا کر عشق لڑاؤں گا۔ اس سے ملے کافی دن ہو چکے ہیں۔" عمران نے اسے آنکھ مارتے ہوئے کہا "بیچاری بور ہوتی ہو گی۔"

"آپ اس سے شادی کیوں نہیں کر لیتے۔" بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا "پھر نہ وہ بور ہو گی اور نہ آپ ——"

"لاحول ولا ——" عمران نے منہ بنا کر کہا "شاید اسی لئے کینیوشس نے کہا تھا کہ بلیک زیرو کو ملازمت دینا۔ یہ نکارہ ہے تمہیں بدنام کر دے گا۔"

"آپ کا کینیوشس نقارچی تھا ——؟" بلیک زیرو ہنس کر بولا "اس لئے اسے تجربہ ہو گا۔"

"یار تم خود کیوں نہیں کر لیتے شادی۔ آخر وہ کب تک نقاب پوش ایکسٹو کو برداشت کرے گی ——؟"

"مجھے تو بخشیں۔ آپ خود ہی اسے سنبھالیں ——" بلیک زیرو نے ہاتھ باندھ کر کہا

"کیوں —— کیا تم شادی کے قابل نہیں ہو یا وہ تمہارے قابل نہیں ہے۔" عمران اسے بری طرح گھسنے پر اتر آیا تھا

"لاحول ولا ——!" بلیک زیرو جلدی سے بولا "آپ کیوں مجھے شرمندہ کر رہے ہیں۔ میں آپ کی محبت پر کیسے ڈاکہ ڈال سکتا ہوں۔ پھر وہ آپ کو دل کی گہرائیوں سے چاہتی ہے۔ آپ اس غریب پر کیوں ظلم کر رہے ہو آخر کب تک تڑپاتے رہیں گے ——"

"اوہ —— تم یوں تقریر کر رہے ہو جیسے تم اس کے والد شریف ہو؟" عمران نے چونکتے ہوئے کہا

"کچھ بھی سمجھیے۔ بہرحال میں درست کہہ رہا ہوں اور میں نے کبھی اسے

میلی نگاہ سے نہیں دیکھا ——"

"اچھا بقراط صاحب —— اب اتنا بھی مجھے متاثر نہ کرو کہ میں مولوی کو بلانے دوڑا جاؤں۔ صفدر کی کوئی کال آئے تو مجھے واچ ٹرانسمیٹر پر مطلع کرنا۔" عمران نے باہر نکلتے ہوئے کہا

بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے سر ہلا دیا۔ عمران نے کمپاؤنڈ میں کھڑی کیڈلاک سنبھالی اور جولیا کے فلیٹ کی جانب چل دیا۔ اس وقت شام کے سات بج رہے تھے۔ دس منٹ بعد وہ جولیا کے فلیٹ پہنچ کر باہر لگی کال بیل کا بٹن دبا رہا تھا۔ حسب عادت اس نے بیل سے انگلی نہیں ہٹائی تھی۔ چند لمحے گزر گئے۔ عمران جولیا کے قدموں کی آہٹوں کا منتظر تھا۔ مگر شاید جولیا سمجھ چکی تھی کہ آنے والا عمران ہی ہے اور اس نے بھی اُسے زچ کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

ایک منٹ تک مسلسل بٹن دبانے کے بعد عمران کو جولیا پر غصہ آنے لگا۔ یہ بھی ممکن تھا کہ وہ باتھ روم میں ہوتی۔ اس نے چند لمحے مزید بیل بجائی اور پھر اکتا کر دروازے کا ہینڈل گھما دیا۔ دروازہ اندر سے بولٹ نہیں تھا۔ وہ دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا اور دبے پاؤں اندرونی کمرے کی طرف بڑھنے لگا۔ مگر اندرونی کمرے میں داخل ہوتے ہی اسے ایک جھٹکا لگا اور اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

کمرہ

بہت فرنیچر سے آراستہ تھا۔ دیواروں پر خوبصورت پینٹنگز آویزاں تھیں۔ چوکور فارمیکا ٹاپ میز پر ٹیلیفون سمیت دیگر دفتری سامان موجود تھا۔ اور اس میز کے پیچھے گھومنے والی آرام دہ کرسی پر بیٹھی وہ کسی فرم کی جنرل منیجر لگ رہی تھی۔ عمر اکیس بیس سے زائد نہیں معلوم ہوتی تھی۔ چہرے پر بلا کی معصومیت اور کشش تھی۔ نیلگوں آنکھوں میں بے پناہ سیکس اپیل تھی۔ جبکہ جسم کا بالائی حصہ انتہائی سڈول اور متناسب تھا۔ سنہری بال شانوں پر لہرا رہے تھے اور ان میں شرقی انداز میں کنگھی کی ہوئی تھی۔ ہلکے گلابی رنگ کا بلاؤز جلد کی دودھیا رنگت پر عجب بہار دکھا رہا تھا۔

میز پر ایک فائل کھلا تھا۔ جس میں ایک گنجان لکیروں سے آباد نقشہ نظر آ رہا تھا۔ اس کی بے چین نگاہیں نقشے پر کچھ تلاش کر رہی تھیں۔ دفعتاً دروازے پر دستک ہوئی۔ اس نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا اور پُر رعب لہجے میں بولی "آجاؤ ——"

دروازہ کھلا اور ایک سفید فام اندر داخل ہوا۔ اس کے جبڑے ناک اور ہونٹ متورم تھے۔ لباس پر جا بجا داغ دھبے نظر آ رہے تھے۔ اس آدمی نے اندر آ کر بڑے ادب سے سلام کیا۔

"رینالڈ ——!" لڑکی کی آنکھوں میں حیرت سمٹ آئی۔

"یس مادام ——!" وہ نظریں جھکائے بولا۔

"کیا ہوا —— ریگن کہاں ہیں ——" لڑکی نے غصیلے لہجے میں پوچھا۔

"مم —— مادام —— رینالڈ بوکھلا گیا "ریگن قتل ہو گیا"

"کیسے ——؟" لڑکی جسے وہ مادام کہہ رہا تھا۔ کا لہجہ حیرت انگیز طور پر بدل گیا اور وہ پرسکون نظر آنے لگی۔ جیسے کوئی بات ہی نہ ہو۔

رینالڈ نے پورا قصہ بیان کیا۔ مادام خاموشی اور سکون سے یوں سنتی رہی جیسے وہ کسی انسان کی بجائے کسی مچھر کے مرنے کی بات کر رہا ہو۔ جب وہ خاموش ہوا تو مادام نے سوال کیا

"تمہارا کسی نے تعاقب تو نہیں کیا ——؟"

"نہیں —— میں بڑی احتیاط سے یہاں تک آیا ہوں ——" رینالڈ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں بھی تمہیں اتنی ہی احتیاط سے روانہ کرنا چاہتی ہوں" مادام نے پرسکون آواز میں کہا

"کہاں ——؟" رینالڈ کے منہ سے بے اختیار نکلا

"جہنم کے سفر پر ——" مادام نے کہا

اور دوسرے ہی لمحے میز کی آڑ میں چھپا ہوا ہاتھ سامنے کر دیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک ریوالور چمک رہا تھا۔ ریوالور دیکھ کر رینالڈ کے چہرے پر خوف کی زردی پھیل گئی اور وہ خوفزدہ انداز میں ہونٹوں پر زبان پھیرنے لگا۔

"مم —— مادام —— میری بات سنیں۔ میں!" رینالڈ نے کچھ کہنا چاہا

مادام نے اسے جملہ مکمل کرنے کا موقع نہ دیا۔ اس نے ٹریگر پر دباؤ ڈالا۔ سائیلنسر لگے ریوالور نے شعلہ اگلا اور رینالڈ کے سینے میں دل کے مقام پر سوراخ ہو گیا۔ وہ چیخا اور گر کر بے حس و حرکت ہو گیا۔ مادام نے ریوالور میز کی دراز میں رکھا اور بیل کا بٹن دبایا۔ چند لمحوں بعد ایک آدمی اندر داخل ہوا۔ اس نے مادام کو سلام کیا۔ مگر فرش پر رینالڈ کی لاش دیکھ کر اس کے چہرے پر خوف کے آثار نظر آنے لگے —— وہ بے اختیار دو قدم پیچھے ہٹ گیا۔

"سر —— فرما —— فرمایئے مادام ——!" وہ ہکلایا

"اس لاش کو ٹھکانے لگا دو بلکی" مادام نے اسے مخاطب کیا۔ "گروہ کے کسی ممبر کو معلوم نہیں ہونا چاہیے۔ ورنہ انجام یاد رکھنا ——"

"یب —— بہت بہتر مادام ——!" وہ انجام کی دھمکی پر اور زرد سی ہو گیا۔

"خود کو سنبھالو ——!" مادام یکدم غرائی "کیا ابھی تک لاشوں سے

واسطہ نہیں پڑا۔"

"سوری مادام ——!" وہ آہستہ سے بولا

پھر جھکا اور رینالڈ کی لاش کندھے پر لاد کر کمرے سے نکل گیا۔ اس کے جانے کے بعد مادام نے فون کا رسیور اٹھایا اور کسی کے نمبر ڈائل کرنے لگی

"ہیلو —— جیکب بول رہا ہوں" سلسلہ ملنے پر آواز آئی

"مس ٹیکی ——" وہ ٹھہرے ہوئے لہجے میں بولی

"یس مادام ——!" جیکب کی آواز میں مودبانہ پن عود کر آیا

"معلوم کرو عمران کی لاش پولیس لے گئی ہے یا نہیں ——؟"

"پولیس تو اسی وقت آ گئی تھی۔ جب میں وہاں سے روانہ ہوا تھا۔" جیکب نے جلدی سے کہا

"شٹ اپ ——!" مادام غرائی "جو کہا جا رہا ہے اس پر عمل کرو۔ میں عمران کے مرنے کی پوری تصدیق کرنا چاہتی ہوں۔ مجھے شک ہے کہ وہ قتل نہیں ہوا ——"

"بہت بہتر مادام —— میں ابھی روانہ ہو رہا ہوں ——" جیکب نے کہا اور مادام نے رسیور کریڈل پر ڈال دیا۔ کچھ دیر ہی گزری تھی کہ کمرے میں ٹوں ٹوں کی مخصوص آواز ابھرنے لگی۔ مادام نے چونکتے ہوئے میز کی دراز سے ایک سگریٹ کیس نکال لیا۔ آواز اسی سے ابھر رہی تھی۔ اس نے سگریٹ کیس نما ٹرانسمیٹر کی سائیڈ میں لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔ فوراً ہی ٹوں ٹوں کی آواز بند ہو گئی اور اس کی جگہ انسانی آواز ابھرنے لگی۔

"ہیلو مادام —— جیکب کالنگ —— اوور ——"

"یس جیکب ——!" مادام نے چونکتے ہوئے کہا "کیا رپورٹ ہے؟"

"رپورٹ نہیں مادام —— میں وہاں تک تو پہنچا ہی نہیں۔ ہوٹل سے باہر نکلتے ہی ایک کار میرے پیچھے لگ گئی اور ابھی تک میرا تعاقب ہو رہا ہے۔"

"ہوں ——" مادام نے تیزی سے کچھ سوچا۔ پھر میز پر فائل میں پڑے نقشے پر نظریں جما کر بولی۔

"تم پہاڑی سڑک پر نکل جاؤ اور اسے وہاں ڈاج دے کر یا تباہ کر کے واپس آ جاؤ۔ بہرحال اس سے پیچھا چھڑانا ضروری ہے۔"

"بہت بہتر ——!" جیکب کی آواز سنائی دی

اور مادام نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر کے اسے واپس دراز میں رکھ دیا۔ چند لمحے سوچتی رہی۔ پھر اٹھنے ہی والی تھی کہ فون کی گھنٹی بجنے لگی۔ اس نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ——!" اس نے —— کہا

"ہارڈی بول رہا ہوں مادام ——" دوسری جانب سے آواز آئی

"کیا رپورٹ ہے ——؟" مادام نے پوچھا

"پوسٹورنگرانی کر رہا ہوں۔ ابھی تک وہ اپنے فلیٹ میں ہی ہے۔" ہارڈی نے بتایا۔

"تم کہاں سے فون کر رہے ہو ——؟"

"ہوٹل سے —— جیکب میری کار لے گیا ہے ——"

"ہوں — اچھا! میں راجر اور جیمز کو بھیج رہی ہوں۔ اسے احتیاط سے بے ہوش کر کے پوائنٹ تھری پر پہنچا دو۔ میں نو بجے کے بعد آؤں گی۔" مادام نے کہا

"آلرائٹ — اور کوئی حکم —!" ہارڈی نے پوچھا۔

اور مادام نے جواب دیے بغیر ریسیور رکھ دیا۔ پھر وہ اٹھی اور دائیں جانب بنے باتھ روم میں گھس گئی۔ غسل کرنے کے بعد اس نے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے بیٹھ کر اپنے چہرے پر میک اپ کیا اور شکل تبدیل کرنے کے بعد ایک الماری سے نائٹ سوٹ نکال کر پہننے لگی۔ مکمل طور پر تیار ہونے میں اسے پون گھنٹہ لگا۔ اتنے میں دروازے پر دستک ہوئی۔

"آجاؤ —!" اس نے اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا

دروازہ کھلا اور ایک نوجوان لڑکی اندر داخل ہوئی۔ عمر کے لحاظ سے وہ مادام کے برابر ہی تھی۔ مگر مادام سے زیادہ خوبصورت نہیں تھی۔ اس نے سلام کیا۔

"مادام — آپ نے چھ بجے یہاں آنے کی تاکید کی تھی۔" لڑکی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا

"ہاں — میری ہدایات غور سے سنو۔ تم نے ایکسٹو کا کھوج لگانا ہے —" مادام نے کہا

پھر اس نے چند ضروری ہدایات دیں۔ وہ لڑکی خاموشی اور توجہ سے سنتی اور سر ہلاتی رہی۔

ایک بات کا خیال رکھنا — پکڑے جانے کی صورت میں تم کیپسول سے خودکشی کر لو گی —"

"بہت بہتر مادام میں ایسا ہی کروں گی۔" لڑکی نے پرعزم لہجے میں کہا

"گڈ — اب تم جا کر تیاری کرو —" مادام نے مسکرا کر کہا

اور لڑکی سلام کر کے کمرے سے نکل گئی۔ اس کے جانے کے بعد مادام بھی اپنا پرس اٹھا کر چل دی۔

صفدر

نے ہوش میں آنے پر خود کو ایک چھوٹے سے کمرے میں بند پایا تھا۔ جس کا واحد دروازہ بند تھا اور صفدر کے خیال میں وہ کسی مخصوص میکنزم سے ہی کھلتا تھا۔ کیونکہ دروازے میں کوئی ناک وغیرہ نظر نہیں آرہا تھا۔ اور صفدر اسے کھولنے کی تین بار کوشش کر چکا تھا۔ کمرے کے اردگرد کسی قسم کی آمد و رفت محسوس نہیں ہوئی تھی۔ جس سے صفدر نے یہی اندازہ لگایا تھا کہ یا تو وہ کمرہ کسی ویران علاقے میں ہے یا پھر اس وقت اس عمارت میں اس کے سوا کوئی دوسرا ذی روح نہیں تھا۔ صفدر کو ہوش آیا آدھا گھنٹہ گزر چکا تھا اور وہ کئی بار دروازہ پیٹ چکا تھا۔ مگر باہر سے کسی قسم کا جواب نہیں ملا تھا۔

اس دوران وہ واچ ٹرانسمیٹر پر ایکسٹو کال کرنے کی کوشش کر چکا تھا۔ مگر رابطہ قائم نہیں ہو سکا تھا۔ بھوک اور پیاس سے اس کا برا حال تھا۔ اس نے ایک بار پھر ایکسٹو کو کال کرنے کی کوشش کی مگر ناکام رہا۔ مایوس ہو کر وہ

سوچنے لگا کہ کیا کرنا چاہئے۔

دفعتاً وہ چونک پڑا۔ دروازے کے باہر قدموں کی آہٹیں ابھری تھیں۔ پھر دروازہ یکدم کھسک کر بائیں جانب دیوار میں غائب ہو گیا اور دو سفید فام افراد نظر آنے لگے۔ ان کے ہاتھوں میں لائٹ مشین گنیں تھیں۔ وہ دونوں اندر آئے۔ ان میں سے ایک فرنچ معلوم ہوتا تھا۔ چہرے پر فرنچ کٹ داڑھی بھی جبکہ دوسرا سفید فام کلین شیو تھا۔ وہ دونوں صفدر کے دائیں بائیں کھڑے ہو گئے۔ گنوں کا رخ صفدر کی طرف تھا۔ اتنے میں دو آدمی اور اندر آئے۔ وہ دونوں کافی طاقتور نظر آتے تھے۔ ایک کے ہاتھ میں نائیلون کی مضبوط ڈوری تھی۔

وہ دونوں صفدر کے عقب میں آئے۔ ایک نے صفدر کے ہاتھ پکڑ کر پشت پر کر گئے۔ اور دوسرا باندھنے لگا۔ ہاتھ باندھنے کے بعد اس نے پیچھے بیٹھ کر صفدر کے دونوں پاؤں بھی باندھ دیئے۔ صفدر خاموشی سے کھڑا رہا۔ کیونکہ دونوں گن برداروں کی نگاہیں اس پر مرکوز تھیں۔ اور پلک جھپکائے بغیر صفدر کو گھورے جا رہے تھے۔ ہاتھ پاؤں باندھنے کے بعد باقی دونوں افراد صفدر کے سامنے آ گئے۔

"میں اس کارروائی کا مقصد نہیں سمجھا ——؟" صفدر نے غصیلے لہجے میں کہا

اس پر ان میں سے ایک نے جواب کے طور پر صفدر کے جبڑے پر گھونسہ رسید کر دیا۔ صفدر بے بس تھا۔ اور پاؤں بھی بندھے ہوئے تھے۔ اس لئے کسی بت کی مانند فرش پر پہلو کے بل گر پڑا۔ ٹھیک اسی لمحے ایک اور آدمی اندر آیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک آہنی شکنجہ تھا۔ جس کی شکل لیموں نچوڑنے والے کی

سی تھی. مگر اس کے جبڑے کافی چوڑے اور دندانے دار تھے. ایک سائڈ پر
چھوٹا سا گول پہیہ لگا ہوا تھا. جو جبڑوں کو کھولنے یا بند کرنے کے لئے تھا.

اس سفید فام نے صفدر کا تنقیدی نگاہوں سے جائزہ لیا. صفدر کو اس
کے چیچک زدہ چہرے وحشت اور درندگی نظر آرہی تھی. اس کی مونچھیں بھ
مگر کافی گھنی تھیں.

"ہاں تو مسٹر صفدر سعید ——!" دفعتاً اس نے پاٹ دار آواز میں صفدر کو
مخاطب کیا "تمہیں علم ہونا چاہیئے کہ ہمارا مشن بہت چھوٹا سا ہے اور اس
سلسلے میں ہم نے تمہیں تکلیف دینے کا فیصلہ کیا ہے. ہم ایکسٹو کے سوا
تمہارے تمام ساتھیوں کے ٹھکانوں سے واقف ہیں. ہمیں ایکسٹو کا پتا د
ہے. ہم یہ بھی تم سے نہیں پوچھیں گے کہ وہ کون ہے. شکل کیسی ہے. یہ ہم
خود ہی معلوم کر لیں گے. تم برائے مہربانی ایکسٹو کی رہائش گاہ یا اپنے ہیڈ
ہیڈ کوارٹر کا پتا بتا دو."

اس کی بات سن کر صفدر کا ذہن جھنجلا اٹھا. پاکیشیا سیکرٹ سروس کا
سے بڑا راز ہی ایکسٹو کی شخصیت اور اس کا ٹھکانا تھا. یہ راز معلوم کرنے
کے لئے سیکڑوں غیر ملکی ایجنٹ اپنی گردنیں تڑوا چکے تھے. اور کئی سال
سے یہ راز، راز ہی رہا تھا. جسے اب یہ گروہ معلوم کرنا چاہتا تھا. اگر ایکسٹو
کی شخصیت بے نقاب ہو جاتی تو سیکرٹ سروس کا شیرازہ بکھر جاتا. صفدر
دل ہی دل میں ایکسٹو کی عظمت کو سلام کرنے لگا.

"کیا تم بتانے پر آمادہ ہو ——؟" گھنی مونچھوں والے نے دوبارہ

سوال کیا

"میں کیا بتاؤں. یہ راز تو سیکرٹ سروس کے کسی رکن کو معلوم نہیں" صفدر نے مسکرا کر کہا

"مگر تم سنیئر رکن ہو اور ہماری معلومات کے مطابق سب کچھ جانتے ہو" وہ غرایا.

"مت یقین کرو. لیکن مجھے اس سلسلے میں معذور ہی سمجھو" صفدر نے خشک لہجے میں کہا

"مسٹر مارکر —— کیا ہم شروع ہو جائیں ——؟" صفدر کو باندھنے والوں میں سے ایک نے کہا

"ہاں —— مجبوری ہے. میں نے تو سوچا تھا کہ یہ خود کو عذاب میں ڈالنے کی کوشش نہیں کرے گا. مگر اسے شاید اس شکنجے کی کارکردگی کا اندازہ نہیں ہے" گھنی مونچھوں والے نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا. اسی کا نام مارکر تھا.

اس نے شکنجہ سوال کرنے والے کو پکڑاتے ہوئے کہا "برجر —— پہلے اس کا بایاں شانہ ——" برجر نے شکنجہ کے جبڑے اس حد تک کھولے کہ صفدر کا شانہ اس میں آجاتا. پھر وہ آگے بڑھ کر فرش پر پڑے صفدر کے قریب گھٹنے ٹیک کر بیٹھ گیا اور شکنجے میں صفدر کا شانہ پھنسانے لگا. اب تمام افراد کی نگاہیں صفدر کے شانے اور شکنجے پر جمی ہوئی تھیں. شانہ شکنجے میں پھنسا کر برجر نے پیچھے سے پہیہ گھما کر جبڑوں کو کس دیا. صفدر کو یوں

محسوس ہونے لگا۔ جیسے شانے میں کانٹے چبھ رہے ہوں۔ اس کے چہرے پر اذیت کے آثار ابھرنے لگے۔

"مسٹر صفدر ـــ کیا تم ایکسٹو کا ایڈریس بتاؤ گے ـــ؟" مارکر نے سوال کیا۔

"نہیں ـــ میں نہیں جانتا ـــ" صفدر نے یکدم جبڑے بھینچ کر کہا

"اوکے برجر ـــ دبا دو ـــ!" مارکر نے بے رحمی سے کہا

اور مارکر نے شکنجے کے پچھلے سروں کو پوری قوت سے دبا دیا۔ صفدر کے منہ سے اذیتناک چیخ خارج ہوئی اور وہ بے آب ماہی کی مانند تڑپنے لگا۔ برجر نے گرپ ڈھیلی چھوڑ دی۔ مگر صفدر کی حالت بُری تھی۔ شانے کا گوشت شکنجے کے جبڑوں میں آ کر بُری طرح کچلا گیا تھا اور خارج ہونے والا خون شکنجے کو رنگ کرتا ہوا فرش پر گر رہا تھا۔ اذیت سے صفدر کا چہرہ بگڑ کر رہ گیا تھا۔

"کیا تم ایکسٹو کا پتہ بتانے پر آمادہ ہو چکے ہو مسٹر صفدر ـــ؟" مارکر نے ملتزیہ لہجے میں پوچھا۔ صفدر نے بمشکل نیم وا آنکھوں سے اس کی جانب دیکھا اور پھر اس کا سر ایک جانب ڈھلک گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

"مارٹن ـــ پانی لے آؤ اور اس پر چھڑکو۔ مادام کا حکم ہے کہ ہر حال میں اس سے ایکسٹو کا ایڈریس معلوم کریں۔ ورنہ ہمارا انجام اس سے بھی زیادہ بھیانک ہوگا ـــ" مارکر نے کہا

برجر کا ساتھی مارٹن مڑ کر کمرے سے نکل گیا۔ چند لمحوں بعد وہ ایک

جگ میں پانی لے کر آیا۔ اس نے پورا جگ صفدر پر الٹا دیا۔

چند منٹ بعد صفدر کو ہوش آیا تو تکلیف کی شدت سے اس کی کراہیں خارج ہونے لگیں۔

"مسٹر صفدر ـــ اپنی جان عذاب میں مت ڈالو۔ ایکسٹو کا پتا بتا دو" مارکر نے نرم لہجے میں کہا۔ صفدر نے اس کی طرف خونخوار نظروں سے گھورا۔ اور فرش پر تھوک دیا۔

"برجر ـــ اب اس کا دوسرا شانہ ـــ" مارکر نے مسکرا کر برجر سے کہا

برجر شکنجہ لے کر صفدر کے دوسرے شانے کے پاس آیا اور اس کے شانے میں شکنجہ سیٹ کرنے لگا۔

عمران کی بوکھلاہٹ بے معنی نہیں تھی۔ کمرے کے فرش پر تازہ خون بکھرا ہوا تھا اور کمرہ خالی تھا۔ اس لمحے میں حیرت تھی۔

نے جلدی سے آگے بڑھ کر باتھ روم اور کچن میں جھانکا۔ مگر جولیا وہاں بھی نہ تھی۔ یقیناً وہاں کوئی گڑبڑ ہوئی تھی۔ فون کا رسیور میز سے نیچے لٹکا ہوا ایک کرسی اور ایک صوفہ الٹا پڑا تھا۔ پھر بیرونی دروازہ بھی اسے کھلا ہوا ملا تھا۔ یہ سب شواہد ثابت کر رہے تھے کہ جولیا کو اغوا کیا گیا تھا۔ اس فون کرنے کی کوشش کی تھی۔ مگر اسے موقع نہیں دیا گیا تھا

وہ غور سے کمرے کا جائزہ لینے لگا۔ مگر کوئی خاص چیز نظر نہ آئی۔ ایک دیوار پر سے تھوڑا سا پلستر اکھڑا ہوا تھا اور وہاں چھوٹا سا گڑھا نظر آ رہا تھا جو یقیناً ریوالور کی گولی کا کارنامہ تھا۔ گویا وہاں فائرنگ بھی ہوئی تھی وہ کمرے کا جائزہ لینے کے بعد بیرونی دروازے کی طرف بڑھا۔ دوسرے ہی لمحے چونک پڑا۔ دائیں جانب کی سفید دیوار پر سرخ رنگ سے کچھ لکھا ہوا تھا

ہو رہا تھا اور وہ رنگ خون بھی ہو سکتا تھا۔

عمران نے جلدی سے راہداری کا بلب جلا دیا۔ دیوار پر لکھی تحریر واضح نظر آنے لگی۔ خون سے اردو میں صرف دو الفاظ لکھے تھے۔ "مس بلیکی"

عمران نے یہ الفاظ اپنی یادداشت میں محفوظ کئے اور واپس کمرے میں آ کر فون پر وائلٹ منزل کے نمبر ملائے۔ رابطہ قائم ہونے پر دیر نہ لگی۔

"یس ــــ ایکسٹو اسپیکنگ ــــ" بلیک زیرو کی آواز سنائی دی

"عمران بول رہا ہوں۔ چڑیا اڑ گئی ــــ" عمران نے معنی خیز لہجے میں کہا

"کیا مطلب ــــ میں سمجھا نہیں جناب ــــ" بلیک زیرو کے لہجے میں حیرت تھی۔

عمران نے جولیا کے بارے میں بتایا

"اوہ ــــ تو گویا اس کا اندیشہ درست تھا کہ اس کی نگرانی ہو رہی تھی ــــ" بلیک زیرو نے چونک کر کہا

"ہاں ــــ تم ذرا انٹرنیشنل سیکرٹ ایجنٹوں کی فائلوں میں ایک نام تلاش کرنے کی کوشش کرو۔ مجھے واچ ٹرانسمیٹر پر اطلاع دینا ــــ" عمران نے اسے ہدایت کی۔

"کونسا نام ــــ" بلیک زیرو نے پوچھا

"مس بلیکی ــــ!" عمران نے بتایا "یہ نام جولیا کے فلیٹ کی اندرونی دیوار پر خون سے لکھا تھا۔

"بہت بہتر سر ــــ میں ابھی دیکھتا ہوں ــــ" بلیک زیرو نے کہا۔

اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔ پھر اس نے میز پر رکھا جولیا کا ہینڈ پرس اٹھایا۔ اس میں بیرونی دروازے کی چابی۔ ریوالور اور نقدی موجود تھی اس نے چابی لی اور باہر نکل کر فلیٹ مقفل کر دیا۔ چند لمحوں بعد اس کی ٹیسٹر ٹپ ٹاپ کی جانب دوڑ رہی تھی۔ جب وہ ٹپ ٹاپ کے پارکنگ شیڈ میں کار روک کر ریکریشن ہال میں داخل ہوا تو شام کے سات بجے تھے۔ اکثر میزیں ویران پڑی تھیں۔ صرف دس بارہ میزیں ہی آباد تھیں۔ جن پر نوجوان جوڑے خوش گپیوں میں مصروف تھے۔

اس نے اپنی مخصوص میز کی بجائے ایک دوسری میز سنبھالی۔ کیونکہ وہ اس وقت میک اپ میں تھا۔ ویٹر آیا تو اس نے اسے کافی لانے کی ہدایت کی اور سوچنے لگا۔ اب تک جو واقعات گزر چکے تھے ان کی روشنی میں اس کا یہی اندازہ تھا کہ نامعلوم مجرم سیکرٹ سروس کو الجھا کر اپنا کوئی خاص مقصد حل کرنا چاہتے تھے۔ کافی پینے کے بعد وہ بلیک زیرو کو کال کرنے کے لئے اٹھا ہی تھا کہ اس نے ایک خوبصورت اور دلکش خدوخال والی نوجوان لڑکی کو اپنی طرف بڑھتے دیکھا۔ لڑکی غیر ملکی ہی تھی مگر لباس مشرقی تھا۔ خود عمران بھی اس وقت انگریز بنا ہوا تھا اور اس نے چہرے پر فرنچ کٹ داڑھی چپکائی ہوئی تھی۔

"ہیلو رابن!" لڑکی قریب آکر بڑی بے تکلفی سے بولی "کہاں چلے تھے؟"

"کہیں نہیں ——" عمران نے اسے گہری نظروں سے دیکھتے ہوئے

کہا "آؤ بیٹھو ——"

"بیٹھنے کے لئے ہی آئی ہوں" لڑکی کرسی گھسیٹ کر بیٹھتی ہوئی بولی "شاید تم نے مجھے نہیں پہچانا۔ اور میری یادداشت دیکھو کہ لوسی کے پرس میں محض تمہاری تصویر دیکھ کر ہی تمہیں پہچان گئی ہوں"

"میں نے واقعی تمہیں نہیں پہچانا" عمران نے اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے کہا۔

"تم پہچان بھی نہیں سکتے۔ کیونکہ یہ ہماری پہلی ملاقات ہے" اس نے مسکرا کر کہا "بہرحال میں تمہاری لوسی کی دوست ہوں۔ شاید لوسی سے تم نے میرا نام سنا ہو۔ یعنی ریٹا ڈگس ——"

عمران نے سر ہلا دیا اور مسکراتے ہوئے بولا "بہت خوشی ہوئی۔ لوسی کہاں ہے۔؟"

"اپنے گھر میں —— ہم دونوں نے عارضی کرائے پر ایک فلیٹ لے رکھا ہے" ریٹا نے بتایا۔

عمران کے دماغ میں کھد بد ہو رہی تھی۔ لڑکی کسی غلط فہمی کا شکار معلوم ہوتی تھی۔ مگر اس نے میک اپ کیا ہوا تھا۔ آخر کیوں؟ کیا وہ جان بوجھ کر اس سے آشنائی کی یا واقعی وہ اتفاقی طور پر اس کی دوست لڑکی کے بوائے فرینڈ کا ہمشکل بنا ہوا تھا۔

"کیا منگواؤں تمہارے لئے ——؟" عمران نے پوچھا

"تمہیں دیکھ کر اب پینے کی طلب نہیں رہی ——" ریٹا نے بڑے رومانٹک

لہجے میں کہا

اور عمران خود کو چُست محسوس کرنے لگا۔ اگر اس کے چہرے پر میک اپ کی تہہ نہ ہوتی تو اس کے چہرے پر پیدا ہونے والے تاثرات لڑکی محسوس کر لیتی بہرحال اس نے ویٹر کو بلا کر مزید کافی لانے کی ہدایت کی۔

"میں ذرا باتھ روم سے ہو آؤں" ویٹر کے جانے کے بعد اس نے اُٹھتے ہوئے کہا

ریٹا نے سر ہلا دیا۔ عمران باتھ روم کی طرف چل دیا۔ باتھ روم میں داخل ہو کر اس نے واچ ٹرانسمیٹر پر بلیک زیرو سے رابطہ قائم کیا۔

"میں آپ کو کال کرنے ہی والا تھا" بلیک زیرو کی آواز آئی "ہمارے ریکارڈ میں مس بیکی نام کی کوئی مجرمہ یا سیکرٹ ایجنٹ نہیں ہے۔ نہ ہی اس نام کی کوئی تنظیم ہے"

"اچھا — کیپٹن بابر کو ٹپ ٹاپ بھیج دو۔ میں ہال میں ایک لڑکی کے ساتھ بیٹھا ہوں۔ کیپٹن بابر لڑکی کا تعاقب کرے گا" عمران نے ہدایات دیں۔

"اوہ — وہ کون ہے —؟" بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

"غیر ملکی ہے اور مجھے اپنی کسی دوست کا بھائی فرینڈ سمجھ رہی ہے۔ مجھے یقین نہیں کہ یہ اتفاق ہو۔ بہرحال سب سے بڑا شک اس کا میک اپ ہے" کیپٹن بابر کو ہدایت کر دینا اسے یہاں دس منٹ کے اندر اندر پہنچ جانا چاہیے" عمران نے کہا

اور واچ کا ونڈر بٹن اندر کو دبا دیا۔ وہ ہاتھ دھو کر باہر نکل آیا۔ مگر

ہال میں داخل ہوا تو ریٹا غائب تھی۔ اس نے پورے ہال کا جائزہ لیا۔ مگر لڑکی نظر نہ آئی۔ میز پر کافی کے برتن موجود تھے۔ وہ کرسی پر بیٹھا اور ریٹا کے بارے میں غور کرنے لگا۔ چند لمحوں بعد وہ چونک پڑا۔ ریٹا باتھ روم کی طرف سے آ رہی تھی۔ قریب آ کر وہ مسکراتے ہوئے بولی۔

"تم سمجھ رہے ہو گے کہ میں چلی گئی ہوں۔ دراصل مجھے بھی باتھ روم کی حاجت محسوس ہوئی تھی"

"کوئی بات نہیں — کافی پینے کے بعد کیا پروگرام ہے" عمران نے مسکرا کر پوچھا۔

"یہاں سے سیدھے نیٹ چلیں گے۔ وہاں لوسی موجود ہو گی چنانچہ مل کر رات کو خوشگوار بنائیں گے —" ریٹا نے معنی خیز لہجے میں کہا۔

اس کی آنکھوں میں بلا کی جنسی کشش تھی۔ عمران کے رونگٹے کھڑے ہونے لگے۔ مگر پھر اس نے ریٹا کی طرف سے نگاہیں ہٹا لیں۔ ریٹا نے کافی بنا کر ایک پیالی عمران کے سامنے رکھ دی۔ عمران نے بڑی سست رفتاری سے کافی پی۔ پیالی خالی کی ہی تھی کہ اس نے کیپٹن بابر کو ہال میں داخل ہوتے دیکھا۔ کیپٹن نے سرسری انداز میں ہال کا جائزہ لیتے ہوئے عمران اور ریٹا کی طرف دیکھا۔ پھر واپس باہر چلا گیا۔

"میرا خیال ہے اب چلنا چاہیے —" ریٹا نے عمران سے کہا

عمران کوئی جواب دیے بغیر کھڑا ہو گیا۔ دونوں کاؤنٹر پر پہنچے۔ عمران نے بل ادا کیا اور ریٹا کے ساتھ خارجی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"غالباً تمہارے پاس کار نہیں ہے" ریٹا نے باہر آکر کہا

"ہاں — ٹیکسی میں آیا تھا" عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا

"آؤ — میری کار موجود ہے" ریٹا نے سرخ رنگ کی ٹیونا کی جانب بڑھتے ہوئے کہا "ڈرائیونگ تم کرو گے نا —"

عمران ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا۔ ریٹا نے پچھلی نشست سنبھالی اور پرس سے کار کی چابیاں نکال کر عمران کو پکڑا دیں۔ عمران نے انجن اسٹارٹ کیا اور ٹپ ٹاپ کی حدود سے نکل آیا۔ سڑک پر آتے ہی اس نے دائیں جانب کھڑی کیپٹن بابر کی کار کو دیکھا۔ وہ کار میں ہی بیٹھا تھا۔ عمران نے قریب سے گزرتے ہوئے اسے آنکھ سے مخصوص اشارہ کیا۔ چند لمحوں بعد اس نے کیپٹن کی کار کو اپنے تعاقب میں آتے دیکھا تو مطمئن ہو گیا۔ ریٹا بھی بیک ویو میں پیچھے دیکھ رہی تھی۔

"ریٹا ڈارلنگ —!" عمران نے یکدم رومانٹک لہجے میں کہا "کیا سوچ رہی ہو؟"

"کچھ نہیں —" ریٹا چونکتی ہوئی بولی

"تمہارا فلیٹ کہاں ہے —؟" عمران نے پوچھا

ریٹا نے ایڈریس بتایا اور عمران نے اگلے چوک سے کار سپر روڈ پر موڑ دی۔ چند منٹ بعد اس نے نکشتی بلڈنگ کے نیچے کار روک دی۔ دونوں کار سے اتر آئے۔ بلڈنگ میں آکر وہ ایک لفٹ کے ذریعے پانچویں منزل پر پہنچے۔ بائیں جانب کے چوتھے فلیٹ کے سامنے پہنچ کر ریٹا نے

دروازے پر آہستہ سے تین بار دستک دی

جواب میں فوراً ہی دروازہ کھل گیا۔ سامنے ایک نوجوان اور حسین دوشیزہ کھڑی تھی۔ عمران کی طرف دیکھ کر وہ مسکرائی۔

"ہیلو رابن — کئی دنوں بعد نظر آرہے ہو —؟" اس نے بڑی بے تکلفی سے کہا۔

اور راستہ چھوڑ دیا۔ عمران بھی مسکرایا اور کمرے میں داخل ہو گیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ اس لڑکی کا نام لوسی ہے۔ لوسی نے مڑ کر دروازہ بولٹ کر دیا۔ ریٹا بڑھ کر ایک صوفے پر بیٹھ گئی۔ کمرے میں برائے نام سجاوٹ تھی۔ بائیں جانب ایک اور کمرہ تھا۔ جبکہ دائیں جانب غالباً باتھ روم اور کچن تھے۔ عمران بیٹھنے کے لئے آگے بڑھا ہی تھا کہ ریٹا غرائی۔

"عمران — وہیں کھڑے رہو —!"

اور عمران تحکمانہ لہجہ سن کر اچھل پڑا۔ اس نے دائیں بائیں دیکھا اور سر ہلاتے ہوئے ہاتھ بلند کر لئے۔ تینوں دروازوں میں ایک ایک سفید فام ہاتھوں میں اسٹین گن پکڑے کھڑا عمران کو گھورنے میں مصروف تھا۔ عمران انہیں آنکھیں پھاڑے یوں دیکھ رہا تھا جیسے وہ تینوں آسمان سے ٹپکے ہوں یا فرش نے انہیں اگل دیا ہو۔

جولیا

نے آہستہ سے آنکھیں کھول دیں۔ چند لمحے وہ سامنے والی دیوار پر نظریں جمائے رہی۔ پھر اس نے جسم کو حرکت دی۔ مگر دوسرے ہی لمحے چونک پڑی۔ اس کا جسم ایک کرسی پر مضبوطی سے بندھا تھا۔ ہاتھ کرسی کی پشت پر بندھے تھے۔ البتہ نچلا دھڑ آزاد تھا۔ اس کو یکدم گزرا ہوا واقعہ یاد آگیا۔ ساتھ ہی اس نے سر گھما کر ادھر اُدھر دیکھا۔ یہ ایک کشادہ کمرہ تھا۔ دائیں جانب دروازہ تھا اور بائیں جانب ایک میز اور چار کرسیاں پڑی تھیں۔ جن میں سے صرف دو کرسیاں آباد تھیں اور ان پر دو سفید فام بیٹھے تھے۔ ایک گٹھے ہوئے جسم کا مالک تھا جب کہ دوسرے کے چہرے پر کسی پرانے زخم کا نشان نظر آرہا تھا اور ان دونوں کی نگاہیں جولیا پر مرکوز تھیں۔

انہیں دیکھ کر جولیا کے ذہن کے پردے پر گزرے وقت کے مناظر کسی فلم کی طرح متحرک ہونے لگے۔ وہ دونوں اس کے فلیٹ میں داخل ہوئے تھے۔

اور جولیا کو جب معلوم ہوا کہ وہ اسے اغوا کرنے آئے ہیں تو اس نے ہنگامہ کر کے ان پر قابو پانے اور ایمبولینس کو فون کرنے کی کوشش کی تھی۔ مگر کامیاب نہ ہو سکی تھی۔ ہنگامے کے دوران گٹھے ہوئے قد والا جولیا کی گولی سے زخمی ہوا تھا جو اس نے اسی کے ریوالور سے چلائی تھی۔ مگر آخر وہ دونوں طاقتور مرد تھے۔ انہوں نے جولیا کو بے بس کر لیا تھا۔ اور جولیا کے سامنے کہیں فون کیا تھا۔ کوڈ ورڈز میں کی ہوئی بات کے صرف دو الفاظ جولیا کی سمجھ میں آئے تھے۔ اور جب وہ دونوں اسے ریوالوروں سے کور کر کے بیرونی دروازے کی طرف لے جا رہے تھے۔ تو اس نے نہایت صفائی سے زخمی کا خون آلودہ آستین سے انگلی تر کر کے دیوار پر وہ الفاظ لکھ دیئے تھے۔ پھر باہر نکلنے سے پہلے ہی اس کے سر پر ریوالور کا دستہ مار کر اسے بے ہوش کر دیا گیا تھا۔

"کیا تم مکمل ہوش میں ہو—؟" ان میں سے ایک نے پوچھا۔ اس کا نام ہارڈی تھا۔ جولیا نے کوئی جواب نہ دیا۔ خاموشی سے اُسے گھورتی رہی۔ گٹھے ہوئے جسم والے جیمز نے اپنے زخمی شانے پر کی گئی بینڈیج پر ہاتھ پھیرتے ہوئے خونخوار لہجے میں کہا۔

"جواب دو— کہیں ایسا نہ ہو کہ میرے انتقام کا نشانہ بن جاؤ۔"

"بکواس بند کرو—" جولیا غرائی۔ "مجھے بے بس دیکھ کر خود کو شیر سمجھ رہے ہو۔ بزدل کچھوے—!"

بزدل کچھوے کے خطاب پر جیمز کی آنکھوں سے شعلے نکلنے لگے۔ وہ

غصے سے بلبلاتا ہوا اٹھا ہی تھا کہ ہارڈی نے اسے روک دیا۔

"نہیں جیمز — پہلے ہمیں اپنا اصل کام نمٹانا ہوگا" ہارڈی نے کہا "یہ ہما
قید میں ہے اور پھر رات اپنی ہی ہے۔ تمہیں اس کے جسم سے نذرانہ وصو
کرنے کا پورا موقع ملے گا۔"

"تم لوگ چاہتے کیا ہو —؟" جولیا نے غصیلے لہجے میں ہارڈی سے پوچھا۔

"ہمیں صرف ایک سوال کا جواب درکار ہے۔" ہارڈی بولا "اگرچہ
کا جواب تمہارا ساتھی صفدر دے چکا ہے۔ مگر ہم تصدیق کرنا چاہتے ہیں کہ
جواب درست ہے۔"

"کیا معلوم کرنا چاہتے ہو —؟" جولیا نے چونکتے ہوئے پوچھا

"ایکسٹو کہاں رہتا ہے —؟" ہارڈی نے بتایا۔

اور جولیا کو بے اختیار ذہنی جھٹکا لگا۔ کیا واقعی صفدر نے اس سوال کا جواب دیا ہوگا؟ کیا اس نے دانش منزل یا رانا پیلس کا پتا بتا دیا ہوگا؟ پھر فوراً ہی اس کے ذہن نے اس کی تردید کر دی۔ صفدر کی وفاداری پر شک نہیں کیا جا سکتا تھا۔ وہ مر تو سکتا تھا مگر ایکسٹو کا ایڈریس کسی کو نہیں بتا سکتا تھا۔ یہ ایک ایسا راز تھا۔ جس کا علم سیکرٹ سروس کے ممبران کے سوا کسی کو پتہ نہ تھا۔

"کیا سوچ گئی ہو —؟" ہارڈی غرایا۔

"نہیں — مگر میں سوچ رہی ہوں کہ کیا تم مجھ پر یقین کرو گے۔" جولیا نے سنبھلتے ہوئے کہا

"یہ تو تمہارے جواب پر منحصر ہے۔" ہارڈی نے کندھے اچکائے۔

"ٹرسٹو — ایکسٹو کا ایڈریس صرف اور صرف عمران جانتا ہے۔" جولیا نے پرزور انداز میں کہا

"یہ کیا بات ہوئی۔" جیمز اسے گھورتا ہوا بولا "ہم تم سے معلوم کرنا چاہتے

"مجھے معلوم ہوتا تو تم آسانی سے مجھے غوانہ کر سکتے۔" جولیا نے طنزیہ

ہے۔"

"بکواس بند کرو —" ہارڈی غصیلے لہجے میں بولا "تم بتانے پر آمادہ ہو

یا —"

ساتھ ہی اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر بلیے پھل والا چاقو نکال لیا۔

"میں کچھ جانتی ہی نہیں تو بتاؤں کیا —؟" جولیا نے منہ بنا کر کہا

جیمز نے ہارڈی کے ہاتھ سے چاقو جھپٹ لیا اور اسے کھول کر انگلی سے اس کی تیزی چیک کرتا ہوا بولا۔

"اس سے ایکسٹو کا پتہ معلوم کر سکتا ہوں ہارڈی۔ بولو پہلے اس کے ہونٹ
کان یا دودھیا سیب —"

"شٹ اپ بلڈی فول —" جولیا غصے اور شرم سے سرخ ہو کر دھاڑی

"اگر تم ایکسٹو کا ایڈریس نہیں بتاؤ گی تو جیمز تمہارا حسن خاک میں ملا دے
گا۔" ہارڈی نے مسکراتے ہوئے کہا

جولیا کے ذہن میں فوری ایک خیال آیا۔ اس نے کہا

"اگر میں ایکسٹو کا ایڈریس بتا دوں تو پھر تم مجھے آزاد کر دو گے؟"

"ہاں — وعدہ رہا —" ہارڈی نے جلدی سے کہا

"مگر کلی سے پھول میں تبدیل کرنے کے بعد —" جیمز نے مسکراتے ہوئے کہا۔

جولیا کو اس کی بات پر تشویش تو آیا مگر وہ مہلت چاہتی تھی۔ اس لیے ضبط کر گئی۔

"تو سنو — پرنس روڈ کی کوٹھی نمبر بی، سکس میں سیکرٹ سروس کا چیف کوارٹر ہے۔ ایکسٹو وہیں رہتا ہے۔ عمارت کا نام زرگر ہاؤس ہے —" اس نے بتایا۔

ہارڈی نے اُسے گھورا۔ مگر جولیا کے چہرے پر کسی قسم کا کوئی تاثر نہیں پا کر اس نے سر ہلایا۔

"اچھی بات ہے۔ میں تصدیق کرتا ہوں۔ لیکن یاد رکھو۔ اگر یہ غلط ہوا تو تمہارا انجام کیتا سے بھی بدتر ہوگا —"

"مگر تم نے کہا تھا کہ پتا معلوم کرنے کے بعد مجھے چھوڑ دو گے" جولیا جلدی سے بولی۔

"ہاں — مگر پہلے میں تصدیق تو کر لوں —" ہارڈی نے کہا

"پھر اس نے جیمز سے کہا۔ "آؤ —"

وہ دونوں کمرے کا دروازہ کھول کر باہر نکل گئے۔ دروازہ باہر

بند کر دیا گیا۔ جولیا نے ان کے دور ہوتے قدموں کی آہٹیں سنیں اور پھر کوشش کر کے کلائی پر بندھی واچ ٹرانسمیٹر کا ونڈ بٹن باہر کو کھینچ دیا۔

"ہیلو چیف — جولیا کالنگ اوور" وہ آہستہ آہستہ بولنے لگی

"یس جولیا — ایکسٹو اٹنڈنگ" چند لمحوں بعد سلسلہ ملنے پر ایکسٹو کی آواز آئی "کہاں ہو تم —؟" اور جولیا جواب میں بولتی چلی گئی۔ اس نے اپنے اغوا سے لے کر اب تک کے واقعات بیان کر ڈالے۔

"سنو جولی —" ایکسٹو نے اس کے خاموش ہونے پر کہا "کسی طرح اس جگہ کا پتہ معلوم کرو خود وہاں سے فرار ہونے کی کوشش کرو۔ اس کے سوا تمہیں بچانے کا کوئی اور طریقہ نہیں"

"بہت بہتر — میں کوشش کروں گی چیف —" جولیا نے پژمردہ لہجے میں کہا

"گھبراؤ نہیں — ممکن ہے میں خود وہاں پہنچ جاؤں۔ بہرحال اگر تمہیں وہاں رات گزارنی پڑے تو بھی کوئی مضائقہ نہیں —" ایکسٹو نے کہا

"چاہے رات میں وہ میری عزت و آبرو کا جنازہ نکال دیں۔ جولیا نے زہر خند کیا۔

"جولی —" ایکسٹو غرایا "جب تک تم سیکرٹ سروس میں ہو کوئی بے غیرت تمہیں بے آبرو نہیں کر سکے گا —"

"سوری چیف —!" جولیا کی آواز بھرا گئی "اگر آپ میری مدد نہیں کر سکے۔ تو میں آپ کے احکامات کی تعمیل کرنے سے معذور ہوں۔ سیکرٹ

سروس کی ہیں نے اس لیے نوکری نہیں کی کہ اپنی عزت و آبرو داؤ پر لگا دو

"جولیا ــــ!" ایکسٹو چیخا "تم کیا کہہ رہی ہو۔ ہوش میں تو ہو۔ میرے ا
سے انکار کی سزا جانتی ہو ــــ؟"

"عزت کے مقابلے میں وہ سزا اتنی بھیانک نہ ہوگی" جولیا نے خشک لہجے میں کہا

"گویا تم بغاوت پر آمادہ ہو ــــ؟" ایکسٹو کی آواز یکدم پرسکون ہو گئی۔

"جی ہاں ۔ یہی سمجھ لیں۔ بہرحال اب مجھے آپ کی مدد کا انتظار کرنے کی بجائے خود ہی اپنی عزت کی حفاظت کرنا ہوگی۔ اور میں فیصلہ کر چکی ہوں کہ اگر ایسا وقت آیا تو میں خودکشی کر لوں گی۔ بہرحال آپ مطمئن رہیں۔ میں سیکرٹ سروس کا کوئی راز عیاں نہیں کروں گی۔ نہ آپ کا ایڈریس بتاؤں گی" جولیا نے کہا۔

اور اس کے ساتھ ہی اس نے واچ ٹرانسمیٹر کا ونڈر بٹن اندر کو دبا دیا۔ کیونکہ راہداری میں قدموں کی آواز ابھرنے لگی تھی۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور شیطانی صورت والا جیمز مسکراتا ہوا اندر داخل ہوا۔

"ہارڈی تو فی الحال تمہارے بتائے ہوئے ایڈریس پر چلا گیا ہے" جیمز نے جولیا کو بھوکی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا "اب تمہارا کیا پروگرام ہے"

"کیا مطلب ہے تمہارا جیمز ــــ!" جولیا نے مشتعل ہوئے بغیر پوچھا۔

"میں تمہارے دلفریب بدن کی رعنائیاں لوٹنا چاہتا ہوں" جیمز نے تے ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے کہا

"پاگل ہو تم ــــ!" جولیا ہنس پڑی "کیا اس کمرے میں اور اس حالت میں"

"نہیں ــــ اگر تم آمادہ ہو تو بہترین اور گداز بستر بھی موجود ہیں" جیمز نے مسکرا کر کہا

"بہت ظالم ہو تم ــــ خیر چلو ــــ مگر کیا تم مجھے بعد میں یہاں سے جانے دو گے ــــ؟" جولیا نے پوچھا

"کیوں نہیں میری جان ــــ!" وہ جلدی سے چاقو نکال کر جولیا کی کمر کے گرد سے لپٹی رسی کاٹتا ہوا بولا "تم نے ایکسٹو کا پتا بتا دیا ہے۔ اب میرا دل خوش کرنے کے بعد تمہارا یہاں اور کیا کام رہ جائے گا"

"تمہارے علاوہ تو یہاں کوئی نہیں ہے ــــ؟" جولیا نے مسکراتے ہوئے پوچھا

"اندر تو کوئی نہیں۔ البتہ ایک آدمی گیٹ پر ہے۔ بہرحال جب تک تم اور میں مصروف رہیں گے وہ اندر نہیں آئے گا۔ میں نے اسے سمجھا دیا ہے۔ باقی رہا ہارڈی تو وہ ایک گھنٹے سے پہلے تو کسی صورت میں بھی واپس نہیں آ سکے گا۔ جیمز نے اس کے ہاتھوں کی بندشیں کاٹتے ہوئے کہا

"یہ مس بلیکی کون ہے ــــ؟" جولیا نے دونوں کلائیاں مسلتے ہوئے کہا

"ہماری سربراہ ۔ بہرحال اب تم وقت ضائع نہ کرو۔ آؤ ــــ" وہ چاقو جیب میں رکھ کر جولیا کا ہاتھ پکڑتے ہوئے بولا۔

"کہاں ــــ؟" جولیا نے پوچھا اور نرمی سے ہاتھ چھڑا لیا

"بیڈ روم میں ــــ وہاں تمہیں وہسکی بھی ملے گی" جیمز سرشار لہجے میں بولا

اور جولیا مسکراتی ہوئی اس کے ساتھ بیڈ روم کی طرف چل دی۔

سلیمان

سلیمان نے سوچا تھا کہ آج رات وہ عمران کو نرگسی کوفتے کھلائے گا اور اب وہ کچن میں بیٹھا کوفتے تیار کر رہا تھا۔ دفعتاً کال بیل بجی۔ اس نے کام چھوڑا اور اُٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا ہوا بڑبڑایا

"بھانے کون آ رہا ہے — نہ صبح دیکھتے ہیں نہ شام۔ منہ اٹھائے چلے آتے ہیں۔ بہرحال جو کوئی بھی ہے۔ اسے کوفتوں میں ہڈیاں نہیں بننے دوں گا۔ سونگھنے کے لئے بھی نہیں دوں گا!"

مگر دروازہ کھولتے ہی اس کی آنکھیں حیرت سے چوڑی ہو گئیں دروازے میں ایک نوخیز حسینہ اپنی تمام تر حشر سامانیوں کے ساتھ مسکراہٹوں کے پھول نچھاور کر رہی تھی۔ اس نے خوبصورت انداز میں سلا ہوا شلوار سوٹ پہنا ہوا تھا۔ بال ترشے ہوئے تھے۔ آنکھوں میں بے پناہ کشش تھی۔ ہاتھ میں

سیاہ رنگ کا پرس جھول رہا تھا۔

"ہیلو عمران ڈیئر —!" چند لمحوں بعد لڑکی نے دلکش آواز میں کہا اور سلیمان کی محویت ٹوٹ گئی۔ اس نے جلدی سے سنبھل کر کہا

"آپ کو کس سے ملنا ہے۔ عمران سے یا ان کے باورچی سلیمان سے —؟"

"تم سے ہی ملنا ہے عمران!" لڑکی نے مسکرا کر کہا "کیا تم عمران نہیں ہو؟"

"اوہ — ہاں — یہ تو بھول ہی گیا تھا کہ آج کل میرا ملازم سلیمان چھٹی پر ہے!" سلیمان نے جلدی سے کہا "آؤ — اندر آؤ —"

لڑکی اندر آ گئی۔ سلیمان اسے ڈرائنگ روم میں لایا اور ایک صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے بولا

"تشریف رکھو کہو کیا کھاؤ گی —؟"

"یہ تم نے کیسے کپڑے پہن رکھے ہیں عمران —" لڑکی نے ناک سکوڑ کر کہا۔

"اوہ —" سلیمان جلدی سے سنبھلا "ان کی فکر مت کرو۔ ابھی بہترین سوٹ پہن کر دکھاتا ہوں۔ دراصل میرا باورچی باہر گیا ہوا ہے۔ اور یہ اسی کا لباس ہے جو میں نے محض کچن میں کوفتے بنانے کے لئے پہن لیا تھا —"

اتنا کہہ کر سلیمان نے فوراً ایک الماری سے عمران کا نیا سوٹ نکالا اور باتھ روم میں گھس گیا۔ اس نے بغیر نہائے لباس تبدیل کیا اور باہر نکل آیا۔ لڑکی اس کی جانب دیکھ کر مسکرائی۔

"سچی بات بتانا کیا سمارٹ لگ رہا ہوں —؟" سلیمان نے ہنس

کر پوچھا

"ایکدم خوش ـــــ!" لڑکی نے ہنستے ہوئے کہا

"نہیں۔ بے فکر رہو۔ ایکدم پولیس یہاں نہیں آتی۔ صرف کیپٹن فیاض ہی کبھی آجاتا ہے۔ وہ میرے صاحب کا ـــــ اوہ نہیں۔ وہ میرا جگری یار کوئی کام ہو تو بتانا ـــــ" سلیمان نے کہا

"کیپٹن فیاض تمہارا دوست ہے ـــ؟" لڑکی نے مسکرا کر کہا "اور ایکسٹو تمہارا کیا لگتا ہے ـــ؟"

"ایکسٹو ـــــ" سلیمان یکدم چونکا۔ ٹھہرو مجھے سوچنے دو۔ آں ہاں آگیا یاد۔ وہ میرے خالو کے بہنوئی کے داماد کے سسر کی ساس کی نند کے دیور کے بھائی کا سالا کراں والا ہے ـــــ"

"خوب ـــــ کبھی دیکھا بھی ہے اسے یا یوں ہی مجھ پر اپنی معلومات کا رعب جمانا چاہتے ہو ـــ؟" لڑکی نے ہنس کر کہا

"لاحول ولا ـــــ یعنی کمال ہے۔ ایکسٹو میرے آگے کیا چیز ہے" سلیمان نے بھی دانت نکالے۔ "اس جیسے چھتیس ایکسٹو میرا پانی بھرتے ہیں۔ جب سرکاری نل بند ہو جاتی ہے۔ بہرحال تم اپنا تعارف کراؤ اور بتاؤ کیا خدمت کروں ـــــ؟"

"میرا نام نسرین ہے۔ تم مجھے پیارے زیبو کہہ سکتے ہو۔ کیونکہ میں زیبو کی ہمشکل ہوں ـــــ"

"شاید اسی لئے مجھے بھی لوگ محمد علی کہتے ہیں حالانکہ میرا نام سلیمان

نہیں ـــــ عمران ہے۔ علی عمران" سلیمان نے گڑبڑا کر کہا "بہرحال کیسے آنا ہوا غریب خانہ پر ـــــ"

"تم سے ملے کئی دن ہو گئے تھے۔ میں نے سوچا آج اپنے محبوب کے پاس خود جاؤں" لڑکی یعنی زیبو نے کہا "مگر تم کوئی تکلف نہ کرنا۔ میں تم سے پیار کی باتیں کرنے آئی ہوں۔ تمہارا چیف ایکسٹو تو ناراض نہیں ہوگا ـــ؟"

"اس گدھے کی کیا مجال" سلیمان نے غصیلے لہجے میں کہا "کہ میرے پیار میں دیوار بنے ـــــ"

"عمران ڈارلنگ ـــــ" لڑکی نے یکدم اس کے گلے میں دونوں باہیں ڈالتے ہوئے کہا

اور سلیمان کا حلق خشک ہونے لگا۔ "گک ـ کیا ـــ بات ہے ـــ؟" وہ بمشکل بولا۔

"تمہارا گلا کیوں بیٹھ گیا ہے ڈیئر ـــ؟" زیبو نے بڑے پیار سے پوچھا

"میرا حلق خشک ہو رہا ہے" سلیمان نے گڑبڑا کر کہا "میں ـــ میں پانی پی آؤں ـــــ"

مگر دوسرے ہی لمحے لڑکی نے اپنے مرطوب ہونٹ سلیمان کے خشک اور کھردرے ہونٹوں پر جما دیئے۔ سلیمان نے آنکھیں بند کر لیں اس کا جسم کانپ رہا تھا اور پیشانی پسینے سے تر ہو گئی تھی۔ چند لمحوں بعد لڑکی نے اپنے ہونٹ علیحدہ کئے۔

"ایک بات تو بتاؤ عمران ایکسٹو کہاں رہتا ہے ـــــ"

"پپ — پتا نہیں —!" سلیمان آنکھیں کھولتا ہوا بولا

"اب تم مجھ سے بھی چھپاؤ گے —؟" زیبا اس کے گلے سے بازو ہٹاتی ہوئی شکایتی انداز میں بولی۔

"نہیں — ایسی کوئی بات نہیں ڈارلنگ —" سلیمان نے جلدی سے کہا۔

"پھر بتا دو نا — دیکھو تمہیں میری قسم —!" زیبا نے اٹھلا کر کہا

"اچھا — مگر وعدہ کرو کہ کسی اور کو نہیں بتاؤ گی" سلیمان نے کہا "کیونکہ یہ بھی ایک راز ہے —"

"کیا تمہیں مجھ پر اعتبار نہیں ہے —" وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی بولی۔

اور سلیمان نے بوکھلا کر نگاہیں جھکا لیں۔ پھر اس نے بڑے اطمینان سے ایکسٹو کا ایڈریس بتا دیا۔

"کیا یہ ایڈریس درست ہے یا میرا دل رکھنے کے لئے غلط —!" لڑکی نے کہنا چاہا۔

مگر سلیمان اس کی بات کاٹتا ہوا جلدی سے بولا "بالکل درست ہے۔ غلط ہو تو مجھے عمران کی بجائے سلیمان کہنا —"

اسی لمحے کال بیل کی آواز ابھری اور سلیمان یوں اچھل پڑا جیسے چوری کرتے پکڑا گیا ہو۔ اس نے بوکھلا کر دروازے کی طرف دیکھا

"کون ہو سکتا ہے —؟" لڑکی نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"شاید میرا صاحب — اوہ نہیں — میرا ملازم سلیمان ہوگا —" سلیمان نے جلدی سے کہا "تم جلدی سے صوفے کے پیچھے چھپ جاؤ —"

"نہیں —!" لڑکی نے یکدم پرس سے ریوالور نکال کر اسکی کنپٹی سے لگاتے ہوئے کہا

اور سلیمان بے اختیار اچھل پڑا۔ اس نے بوکھلا کر کنکھیوں سے لڑکی کیطرف دیکھا۔ مگر اب لڑکی کے چہرے پر پیار و محبت کی کوئی علامت نہیں تھی۔ کال بیل دوبارہ بجی۔

"میں سمجھا نہیں ڈارلنگ —" سلیمان نے خوفزدہ لہجے میں کہا

اور لڑکی نے اسے سمجھانے کے لئے یکدم ریوالور کا دستہ اس کی کنپٹی پر رسید کر دیا۔ سلیمان کی آنکھوں کے سامنے پیلی پیلی چنگاریاں اڑنے لگیں۔ وہ لڑکھڑا کر فرش پر آگرا اور بے ہوش ہوتا چلا گیا۔

کیپٹن

بابر اس عمارت کے باہر پچھلے تین منٹ سے موجود تھا جس میں عمران ایک لڑکی کے ہمراہ داخل ہوا تھا۔ وہ ایکسٹو کی ہدایت پر ٹیپ سے ان کا تعاقب کرتا ہوا وہاں پہنچا تھا۔ اگر ایکسٹو اسے عمران کا حلیہ نہ بتا دیتا تو وہ شاید عمران کو نہ پہچان پاتا۔ اس نے یہاں پہنچ کر ایکسٹو کو واچ ٹرانسمیٹر پر رپورٹ دی تھی۔ اور اب اس کی ہدایت پر عمارت میں آنے جانے والوں کا جائزہ لینے میں مصروف تھا۔

تقریباً سات منٹ بعد عمران کی ساتھی لڑکی تنہا ہی عمارت سے باہر نکلتی دکھائی دی۔ کیپٹن بابر نے جلدی سے واچ ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو چیف — کیپٹن بابر کالنگ —!" اس نے تیزی سے بولنا شروع کیا۔

"یس۔ کیپٹن — کیا بات ہے۔؟" دوسری جانب سے ایکسٹو نے پوچھا

"جناب — وہ لڑکی تنہا ہی عمارت سے نکلی ہے اور کار میں بیٹھ رہی ہے۔ عمران صاحب نظر نہیں آ رہے۔"

"اچھا تم اس کا تعاقب کرو۔" ایکسٹو نے جواباً کہا۔

اور سلسلہ منقطع ہو گیا۔ کیپٹن نے بھی واچ ٹرانسمیٹر آف کیا۔ سفید فام لڑکی کار میں بیٹھ کر چل دی تھی۔ کیپٹن بابر نے بھی انجن اسٹارٹ کر دیا۔ لڑکی کا تعاقب کرتے ہوئے وہ سوچ رہا تھا کہ عمران عمارت میں کیوں رہ گیا۔ پندرہ منٹ بعد لڑکی کی کار شہر سے باہر جانے والی سڑک پر مڑ گئی۔ کیپٹن بابر نے اس طرف مڑتے ہوئے عقب نما آئینے کا جائزہ لیا اور چونک پڑا سیاہ رنگ کی ایک وین بھی پیچھے آ رہی تھی۔ اور کیپٹن بابر اس وین کو روانگی کے وقت اس عمارت کے باہر دیکھ چکا تھا۔ یقیناً وہ وین بھی تعاقب میں تھی۔ مگر کس کے؟ اس کا تعاقب کیا جا رہا تھا یا لڑکی کا؟ اس کا اندازہ کرنا فی الحال دشوار تھا۔ شہر سے باہر آنے کے بعد بھی سیاہ وین اس کے پیچھے رہی اور پھر کیپٹن نے اس کی رفتار میں اضافہ ہوتے محسوس کیا۔ جبکہ لڑکی کی کار یکساں رفتار سے جا رہی تھی۔

جلد ہی وین قریب آ پہنچی۔ کیپٹن بابر نے اس کی ہیڈ لائٹس سے فاصلے کا اندازہ کرتے ہوئے کار سائیڈ پر کر لی مگر فوراً ہی اس کے ذہن میں لفظ "خطرہ" گونجا اور اس نے یکدم بریک پیڈل دباتے ہوئے سر نیچے کر لیا۔ دوسرے ہی لمحے قریب سے گزرتی وین سے تڑتڑاتی گولیوں کی بوچھاڑ اگلے دروازے اور کھڑکی پر پڑی تھی۔ اگر کیپٹن بابر کا سر جھکا نہ ہوتا تو یقیناً اس کی کھوپڑی میں ایک آدھ گولی ضرور اتر جاتی۔ مگر خود کو بچانے کی کوشش میں

کار پوری طرح سڑک سے اتر گئی۔ اور اس کا اگلا بمپر ایک درخت کے تنے سے ٹکرا گیا۔ ایک جھٹکا لگا اور کار رک گئی۔

سیاہ وین کچھ فاصلے پر پہنچ کر رک گئی کیپٹن بابر کا ماتھا ونڈ سکرین کی کرچیوں نے زخمی کر ڈالا تھا۔ اس نے جلدی سے سامنے دیکھا سیاہ وین واپس مڑ رہی تھی۔ جب کہ اس کے آگے لڑکی والی کار بھی رکی ہوئی تھی۔ پھر وہ بھی یک ہوتی نظر آئی۔

کیپٹن بابر نے جلدی سے دوسری سائڈ کا دروازہ کھولا اور اس سے پہلے کہ سیاہ وین پوری طرح مڑتی۔ وہ کار سے اتر کر قریبی جھاڑیوں میں پہنچ چکا تھا۔ وین مڑ کر اس کی کار کے برابر میں آ کر رکی۔ اس میں سے دو ایس گن بردار اترے اور کار کا جائزہ لینے لگے۔ جبکہ لڑکی والی کار قریب سے گزر کر واپس شہر کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

کیپٹن بابر سب کچھ سمجھ چکا تھا۔ سیاہ وین والے لڑکی کے ساتھی تھے اور اسے تعاقب سے روکنے کے لئے اس پر حملہ کیا گیا تھا۔ کیپٹن ان کی موجودگی میں دوبارہ لڑکی کے پیچھے جانے سے تو قاصر تھا۔ مگر وہ سوچ رہا تھا کہ اب ان سے دو دو ہاتھ کر لئے جائیں۔

وہ دونوں کار میں کیپٹن کو نہ پا کر ادھر ادھر دیکھنے لگے۔ کیپٹن بابر نے جیب سے اپنا سائلنسر لگا ریوالور نکال لیا۔ ان دونوں نے گنوں کا رُخ جھاڑیوں کی طرف کر دیا اور آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ادھر ادھر دیکھنے لگے۔ مگر کیپٹن جھاڑیوں کے عقب میں زمین سے چپکا ہوا تھا۔ اس لئے وہ اسے نہیں

دیکھ سکتے تھے۔

"وہ زندہ نکل گیا ——" ایک نے دوسرے کہا "مادام ہمیں زندہ نہیں چھوڑے گی ——"

"ممکن ہے وہ زخمی ہو کر یہیں کہیں چھپا ہوا ہو۔ تم ٹارچ نکال لاؤ" دوسرے نے کہا۔

ایک آدمی اپنی کار کی طرف بڑھتا نظر آیا کیپٹن بابر نے دوسرے کا نشانہ لیا اور فائر کر دیا۔ بے آواز ریوالور کی گولی نے اس آدمی کے سینے میں سوراخ کر دیا۔ وہ چیخ کر منہ کے بل گرا اور نشیب میں لڑھکتا چلا آیا۔

"اوہ —— کیا ہوا مارٹن ——!" دوسرا آدمی اس کی جانب جھپٹا۔ مگر گولی کھانے والا بے حس و حرکت ہو چکا تھا۔ وہ لڑھکتا ہوا کیپٹن بابر والی جھاڑیوں میں آ پڑا تھا۔ دوسرا آدمی محتاط انداز میں ادھر ادھر دیکھتا ہوا اپنے مردہ ساتھی کے قریب آیا اور جھک کر اسے ہلانے جلانے لگا۔ ٹھیک اسی لمحے کیپٹن بابر نے اس پر جست کی اور وہ شخص منہ کے بل گر پڑا۔ اس کے ہاتھ سے ریوالور چھوٹ کر اندھیرے کی نذر ہو گیا۔ مگر اس نے فوراً ہی پلٹ کر کیپٹن بابر کو گردن سے دبوچ لیا۔ کیپٹن بابر نے جلدی سے اس کی پسلیوں میں گھونسہ رسید کیا اور اس نے کراہتے ہوئے کیپٹن کی گردن چھوڑ دی۔ کیپٹن نے جلدی سے سنبھلتے ہوئے اس کی ناف میں گھونسہ مارا اور وہ شخص زور سے بلبلا اٹھا مگر دوسرے ہی لمحے اس نے جنونی انداز میں کیپٹن بابر کا بازو پکڑ کر ایک جھٹکے سے توڑنا چاہا۔ مگر کیپٹن بابر نے یکدم بازو کو اکڑا لیا اور دوسرے ہاتھ کا

مُکّا اس کی کنپٹی پر رسید کر دیا۔ اس آدمی کی گرفت کپتان کے بازو پر ڈھیلی پڑ گئی اور وہ سر جھٹکنے لگا۔ مگر کپتان بابر نے اسے مہلت دیئے بغیر ایک اور گھونسہ اس کی کنپٹی پر رسید کر دیا۔ اس بار مدمقابل نے ہاتھ پاؤں ڈال دیئے۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ کپتان بابر نے اطمینان سے ہاتھ جھاڑے اور رومال نکال کر پیشانی سے رسنے والا خون صاف کرنے لگا۔ پھر اس نے بے ہوش آدمی کو اٹھا کر اپنی کار میں پچھلی نشست پر ڈال دیا۔ واپس آ کر اس نے دوسرے آدمی کی لاش اٹھائی اور اسے بھی کار میں ڈالنے کے بعد خود ڈرائیونگ سیٹ پر آ بیٹھا۔ اگلے ہی لمحے وہ شہر کی جانب کار دوڑا رہا تھا۔ لڑکی تو ہاتھ سے نکل ہی گئی تھی۔ شاید سفید فام ایکسٹو کے لئے کارآمد ثابت ہوں۔ انہی خیالوں میں ڈوبا جب وہ شہر میں داخل ہوا تو ایک چوک عبور کرتے ہی اسے رُک جانا پڑا۔

سرخ رنگ کی وہی ٹیوٹا کار سڑک کے درمیان میں راستہ بلاک کئے کھڑی تھی۔ کپتان بابر نے جلدی سے ریوالور نکالا اور ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ لڑکی کی کار اب خالی نظر آ رہی تھی۔ اور نجانے وہ خود کہاں غائب ہو گئی تھی۔ کپتان چند لمحے انتظار کرتا رہا مگر کچھ نہ ہوا۔ تب وہ ریوالور جیب میں ڈال کر کار بیک کرنے لگا۔ ٹھیک اسی لمحے پیچھے سے کسی گاڑی کی ہیڈ لائٹس چمکیں اور وہ کار روک کر بیک ویو میں دیکھنے لگا۔ وہ روشنیاں کسی کار کی ہی تھیں۔ کپتان بابر کے عقب میں آ کر وہ کار رُک گئی۔ کپتان بابر نے اس کار سے چار اسٹین گن بردار سفید فاموں کو اترتے دیکھا تو سارا معاملہ سمجھ گیا۔ اس نے فوراً گیئر لگایا اور

یکدم ایکسیلٹر پر پاؤں کا دباؤ کم کرتے ہوئے کلچ چھوڑ دیا۔

کار زبردست جھٹکے سے اچھل کر آگے بڑھی اور سرخ کار کی ڈگی سے ٹکراتی ہوئی فٹ پاتھ پر چڑھتی چلی گئی۔ مگر کپتان بابر نے فوراً ہی اسٹیئرنگ گھمایا اور کار فٹ پاتھ کے ساتھ ایک عمارت کی دیوار سے ٹکرانے سے پہلے ہی مڑ کر فٹ پاتھ سے اتر کر دوبارہ سڑک پر آ گئی۔ اسی لمحے پیچھے سے بے شمار تڑتڑاتی گولیاں کپتان بابر کے عقب میں لپکیں۔ مگر کوئی گولی کار تک نہ پہنچ سکی۔ دوبارہ سڑک پر آ کر کپتان بابر نے خطرناک حد تک رفتار میں اضافہ کر دیا۔ اس نے بیک ویو آئینے میں پیچھے کا جائزہ لیا۔ چاروں سفید فام اپنی کار میں سوار ہو رہے تھے۔ ان کے روانہ ہونے سے پہلے ہی کپتان بابر نے ایک گلی میں کار موڑ دی۔

چند لمحوں بعد وہ دوسری جانب کی سڑک پر نکل آیا تو اس کے عقب میں کوئی گاڑی نہیں تھی۔ کپتان بابر کار دانش منزل کی طرف دوڑانے لگا۔

عمران نے آنکھوں کے ڈھیلوں کو گھمایا اور سر پر ہاتھ پھیرنے لگا۔ لوسی کے لبوں پر مسکراہٹ تھی۔ جبکہ ریٹا کا چہرہ تاثرات سے عاری نظر آرہا تھا۔ وہ تینوں اسٹین گن بردار قریب آگئے۔ مگر اب بھی عمران سے ان کا فاصلہ چار چار فٹ کے قریب تھا۔ ایک شخص عقب میں اور دو دائیں بائیں کھڑے تھے۔

"کینڈل ——!" ریٹا نے ایک آدمی سے کہا "عمران کی تلاشی لو ——"

عمران سوچ رہا تھا کہ ریٹا جان بوجھ کر اس سے آنکھ مچولی کھیل رہی تھی اور وہ یقیناً وہ ان تینوں سفید فاموں کی لیڈر تھی۔ ورنہ اس کا بات کرنے کا انداز تحکمانہ نہ ہوتا۔ اس کے حکم پر ایک سفید فام عمران کی طرف بڑھا۔

"میں سمجھا نہیں روٹا ڈالنگ ——!" عمران نے احمقانہ انداز میں پلکیں جھپکاتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ ——!" ریٹا غرائی "میرا نام ریٹا ہے۔ اور آئندہ مجھے ڈالنگ

کہنا ——"

"تو کیا ممی کہوں ——؟" عمران نے چونک کر پوچھا۔

کینڈل نامی سفید فام گن کندھے سے لٹکا کر عمران کی جیبیں ٹٹولنے لگا۔ عمران نے ہاتھ بلند کر رکھے تھے۔ اس نے کنکھیوں سے دائیں بائیں والے سفید فاموں کو دیکھا۔ وہ مستعد کھڑے تھے۔ جبکہ ریٹا صوفے پر بیٹھی تھی۔ کینڈل نے عمران کے کوٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈالا اور اسی لمحے عمران حرکت میں آگیا۔ اس نے یکدم کینڈل کو گردن سے دبوچا اور اپنے سینے میں سے اس کی پشت لگا کر ایک بازو اس کی گردن کے گرد لپیٹ دیا۔ کینڈل مچلنے لگا۔

"ہتھیار پھینک دو —— ورنہ کینڈل کو لیمپ میں تبدیل کر کے بلب بنا دوں گا" عمران غرایا۔

"غلط فہمی ہوئی ہے تمہیں عمران ——!" ریٹا ہنس کر بولی "شاید تم میرے اصول سے واقف نہیں ہو ——"

"کوئی بات نہیں —— کم از کم تم سے تو واقف ہو گیا ہوں کہ مس بلیکی تمہارے سوا کوئی اور نہیں ہو سکتی ——" عمران مسکرایا۔

"اوہ —— تمہیں کس نے بتایا ——؟" ریٹا چونکتے ہوئے بولی۔

"پچھلی رات خواب میں تم نے خود ہی اپنا تعارف کروانے کے بعد شادی کی پیش کش کی تھی ——" عمران نے احمقانہ لہجے میں کہا۔

"ہوں ——" وہ اسے گھورتی ہوئی بولی "تو پھر تمہیں یہ بھی بتا دیا ہو گا کہ میں ایک عظیم مقصد کے لئے قربانی دینے سے نہیں ہچکچاؤں گی" "تمہیں ہلاک کرنا میرا

سب سے بڑا مشن ہے۔ اور تم آج کسی صورت میں نہیں بچ سکتے ——"

"بکواس ——!" عمران نے منہ بنایا "تمہارا سب سے بڑا مشن مجھ سے شادی کرنے کے سوا کوئی اور نہیں ہو سکتا۔ مگر تم کسی صورت میں بھی مجھ سے شادی نہیں کر سکو گی چنانچہ اپنے آدمیوں سے کہو کہ گنیں پھینک دیں ——"

"اگر نہ پھینکیں تو پھر ——" لیا یعنی مس بلیکی نے پرسکون لہجے میں پوچھا

"تو پھر میں کینڈل کی گردن توڑ دوں گا ——" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

مس بلیکی نے اپنا پرس کھول کر سائیلنسر لگا ریوالور نکالا اور مسکرا کر بولا "تمہاری ڈھال میں خود ہی گرا دیتی ہوں ——"

اتنا کہہ کر اس نے کینڈل پر فائر کر دیا۔ وہ چیخ کر عمران کی گرفت میں جھولنے لگا۔ مگر عمران نے فوراً ہی اسے اٹھا کر دائیں جانب والے پر اچھال اور خود دوسرے آدمی پر چھلانگ لگا دی۔ اس آدمی کے ہاتھ سے گن نکل گئی اسی لمحے مس بلیکی نے یکے بعد دیگرے دو فائر کر ڈالے۔ پہلی گولی بیکار گئی اور دوسری نے عمران کی پنڈلی کا گوشت پھاڑ ڈالا۔ مگر اس نے زخم کی پرواہ نہ کرتے ہوئے سفید فام کو بازو سے پکڑ کر گھما دیا۔ وہ کراہتا ہوا مس بلیکی کے صوفے سے ٹکرایا۔

مس بلیکی جلدی سے کھڑی ہو گئی اور سفید فام صوفے کو اٹھاتا ہوا خود بھی اُلٹ گیا۔ اسی لمحے لوسی نے اپنے بلاؤز سے ریوالور نکال کر عمران پر تان لیا۔ دوسرے سفید فام نے بھی عمران پر گن تان لی تھی۔ اور اب مس بلیکی کے

اشارے کا منتظر تھا۔ گرنے والا سنبھل کر اپنی گن اٹھا چکا تھا۔ مس بلیکی کا ریوالور کا رُخ اب بھی عمران کی جانب تھا۔

"تم نے کوشش کر کے دیکھ لیا ——" وہ طنزیہ لہجے میں بولی "اور تم خود سٹین گن کی گولیوں سے نہیں بچا سکتے۔ آؤ ادھر کرسی پر بیٹھ جاؤ۔ میں چاہتی ہوں کہ تم سکون سے مرو"

عمران مسکرا کر بولا "تمہارے ہوتے ہوئے کون کمبخت سکون سے مر سکتا ہے۔ بیکی ڈارلنگ ——؟"

"بکواس بند کرو عمران —— شاید خود کو موت کے منہ میں دیکھ کر تم ارٹ ہو بک رہے ہو ——" مس بلیکی غرائی۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں ڈالنگ —— عمران نے احمقانہ لہجے میں کہا ذرا کر دیکھ لو۔ تم آنکھ مارو میں مر جاؤں گا ——"

"ادھر کرسی پر بیٹھو ——" وہ غصیلے لہجے میں بولی "ورنہ بھون دیئے جاؤ گے"

عمران ہنستا ہوا کرسی کی طرف بڑھا۔ مگر قریب پہنچتے ہی اس نے پاؤں سے کرسی اٹھا کر مادام پر اچھال دی۔ لیکن وہ جلدی سے ایک طرف ہٹ گئی اور عمران دوسری پر بیٹھ گیا۔

"روٹر —— اس کے ہاتھ کرسی کی پشت پر باندھ دو۔ جلدی کرو ——" مس بلیکی نے ایک سفید فام سے کہا

روٹر نامی شخص نے کمرے سے ہی ایک رسی تلاش کی اور عمران کی پشت

پر آکر اس کے دونوں ہاتھ باندھنے لگا۔

"تم کیا کرنے لگی ہو ڈارلنگ ——؟" عمران نے بھرا کر پوچھا

"تمہیں پرسکون موت کے حوالے کر رہی ——" وہ مسکرا کر بولی "لوسی ٹائم بم کہاں ہے ——؟"

لوسی نے فوراً میز پر رکھے اپنے پرس سے ماچس کی ڈبیا کے برابر ٹائم بم نکال کر مس بلیکی کے ہاتھ دے دیا۔ عمران ان کا پروگرام سمجھ گیا مگر اس نے اپنا اضطراب ظاہر نہ کیا۔

"بلیکی ڈارلنگ —— اب جبکہ تم مجھے موت کے حوالے کر ہی رہی ہو تو یہ بتا دو کہ تم یہاں کیا کرنے آئی ہو ——؟"

"اس سوال کا جواب میں تمہارے وارثین کو دے جاؤں گی ——" وہ ہنس کر بولی

اور ٹائم بم پر ٹائم سیٹ کرنے لگی۔ عمران مسکرا کر بولا "ڈارلنگ!"

"بکواس بند کرو عمران ——" وہ اس کی بات کاٹ کر دھاڑی "ورنہ گلا گھونٹ کر مار دوں گی۔ تم میری طبیعت سے واقف نہیں ہو ——"

"واقف کیسے ہوتا۔ جبکہ ابھی ہماری شادی بھی نہیں ہوئی۔ تم ابھی تک مس کہلاتی ہو اور میں بھی کنوارا ہوں ——"

"کر لو بکواس بلیڈی فول" وہ غرائی "تمہاری زندگی کے آخری پانچ منٹ رہ گئے ہیں ——"

ساتھ ہی اس نے ٹائم بم عمران کی کرسی کے نیچے فرش پر ڈال دیا اور سفید

سے بولی۔

"جلدی سے سامان سمیٹ کر نکل جاؤ۔ یہاں سے تم تینوں پوائنٹ پر پہنچو گے ——"

"بہت بہتر مادام ——" رونٹر نامی سفید فام نے سر ہلا کر کہا

مادام نے اپنا پرس اٹھایا اور ایک نظر عمران پر ڈالتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"لک —— کہاں جا رہی ہو ڈارلنگ ——" عمران نے بوکھلاہٹ آمیز لہجے میں کہا۔

مگر مادام مس بلیکی کوئی جواب دیئے بغیر کمرے سے نکل گئی۔ اس کے جاتے ہی دونوں سفید فام اور لوسی روانگی کی تیاریوں میں لگ گئے۔ ایک ڈیڑھ منٹ کے اندر اندر انہوں نے سوٹ کیس پیک کئے اور عمران کو طنزیہ انداز میں خدا حافظ کہتے ہوئے باہر نکل گئے۔

ان کے جانے کے بعد عمران کمرے میں تنہا رہ گیا۔ کرسی کے نیچے رکھے ٹائم بم کی ٹک ٹک اس کی سماعت پر ہتھوڑے کی مانند برس رہی تھی اور عمران کے اندازے کے مطابق بم پھٹنے میں صرف ڈیڑھ منٹ رہ گیا تھا۔

دوسرے شانے میں شکنجہ فٹ کرنے کے بعد برجر نے اجازت طلب نگاہوں سے مارکر کی طرف دیکھا۔ مارکر صفدر کی طرف دیکھتا ہوا خونخوار لہجے میں بولا۔

"ٹھیک ہے ـــــ جب تک یہ آمادہ نہ ہو جائے شکنجہ ڈھیلا نہ کرنا۔"

صفدر اتنی دیر میں اپنے ہاتھوں کی بندشیں کفوں میں چھپے تیز دھار بلیڈ سے کاٹ چکا تھا۔ چونکہ اس کے عقب میں کوئی نہیں تھا۔ اسلئے کسی کو بھی پتہ نہ چل سکا۔ چنانچہ جونہی برجر نے شکنجے کے جبڑے بھینچنے کے لئے ہاتھوں کو حرکت دینے کی کوشش کی، صفدر نے یکدم دونوں ہاتھ بڑھا کر اس کی گردن پکڑی اور اپنی گود میں گراتے ہوئے ایک بازو اس کی گردن کے گرد سختی سے لپیٹ لیا۔ برجر کے ہاتھ سے شکنجہ چھوٹ گیا اور وہ صفدر کی گرفت میں تڑپنے لگا۔

یہ سب کچھ ان کے لئے اتنا غیر متوقع تھا کہ وہ چند لمحوں کے لئے ششدر رہ گئے۔

"اگر برجر کی خیریت درکار ہے تو گنیں پھینک دو ـــ" صفدر نے گن برداروں سے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"اسے چھوڑ دو ـــ ورنہ کتے کی موت مارے جاؤ گے۔" مارکر آگے بڑھتا ہوا بولا۔

"تمہاری کوشش فضول ثابت ہوگی۔ تم مر کر بھی یہاں سے نہیں جا سکتے۔"

"بکواس بند کرو اور انہیں کہو کہ گنیں پھینک دیں ـــ" صفدر نے برجر کی گردن پر دباؤ بڑھاتے ہوئے سخت لہجے میں کہا

برجر تڑپنے لگا۔ اس کا ایک بازو صفدر نے ٹانگوں میں دبا رکھا تھا جبکہ دوسرا ہاتھ کچھ کرنے سے قاصر تھا۔ صفدر نے دایاں بازو اس کی گردن کے گرد سختی سے لپیٹ رکھا تھا۔ جونہی برجر حرکت کرنے کی کوشش کرتا وہ گرفت اور سخت کر دیتا تھا۔ مارکر نے گن برداروں کو اشارہ کیا اور انہوں نے گنیں فرش پر ڈال دیں۔

"اب تم چاروں کمرے سے نکل جاؤ ـــ" صفدر نے حکم دیا

مارکر نے کچھ سوچا۔ پھر اپنے ساتھیوں کے ہمراہ کمرے سے نکل گیا۔ خودکار دروازہ بند ہوتے ہی صفدر نے یکدم بازو کو سختی سے جھٹکا دیا۔ ہلکی سی کک کی آواز ابھری اور برجر کی گردن ٹوٹ گئی۔ اس کا جسم یکدم ڈھیلا پڑ گیا تھا۔ صفدر نے جلدی سے اسے ایک جانب دھکیلا اور کھسک کر ایک گن اٹھا لی۔ گن کا رخ دروازے کی طرف کر کے اس نے گن فرش پر رکھی اور پاؤں کی بندشیں کھولنے لگا۔ ادھر اس کے پاؤں آزاد ہوئے۔ ادھر دروازے کے

نیچے سے سفید رنگ کی کوئی گیس اندر داخل ہونے لگی۔ اس کی ناگوار بو محسوس کرتے ہی صفدر نے سانس روکی اور گن اٹھا کر دروازے پر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی۔ اسٹین گن کی گولیوں نے دروازے میں کئی سوراخ کر ڈالے۔ ساتھ ہی ایک چیخ سنائی دی۔ شاید باہر کھڑے کسی شخص تک کوئی گولی پہنچ گئی تھی۔ کسی کے گرنے کی آواز بلند ہوئی اور دروازے کے نیچے سے اندر آنے والی گیس کی دھار رک گئی۔

صفدر نے اٹھ کر تیزی سے دروازے پر دائیں کندھے سے ضرب لگائی۔ چرچراہٹ کی کرخت آواز بلند ہوئی۔ دوسری ضرب پر دروازہ ٹوٹ کر باہر جا گرا۔ اس کے ساتھ ہی باہر کھڑے مارکر نے ہاتھ میں پکڑی گن سے صفدر پر فائر کر دیا۔ مگر صفدر تو اسی خطرے کے پیش نظر پہلے ہی خود کو فرش پر اوندھے منہ گرا چکا تھا۔ گولیاں اس کے اوپر سے گزر کر سامنے کی دیوار سے جا ٹکرائیں۔ صفدر نے حلق سے چیخ خارج کی اور مارکر نے فائرنگ بند کر دی۔

فوراً ہی صفدر نے سر اٹھایا اور گن سے اس پر فائر کر ڈالا۔ وہ تڑپتا ہوا گر گیا۔ صفدر جلدی سے اٹھ کر کمرے سے نکل آیا۔ یہ ایک تہہ خانہ تھا۔ بائیں جانب اوپر جانے کے لئے زینے تھے۔ جبکہ زینوں کے ساتھ ہی ایک اور کمرہ تھا۔ بظاہر وہاں صفدر کے علاوہ اس وقت اور کوئی نہ تھا۔ مگر صفدر کا اندازہ تھا کہ فائرنگ کی آواز اوپر ضرور پہنچی ہو گی۔ وہ تیزی سے زینوں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ دوسرے کا دروازہ بند تھا۔

اس نے دروازہ کھول کر اندر جھانکا۔ مگر کمرہ خالی تھا۔ زینوں کے اختتام

پر سپاٹ دیوار نظر آ رہی تھی۔ لیکن صفدر جانتا تھا کہ وہاں یقیناً کوئی خفیہ دروازہ ہو گا۔ اور کسی خاص مکینزم سے ہی کھلتا ہو گا۔ وہ دبے پاؤں زینے طے کر کے اوپر پہنچا اور دیوار پر ہاتھ پھیرنے لگا۔ ٹھیک اسی لمحے دیوار کا ایک چوکور ٹکڑا بائیں جانب کھسکتا چلا گیا۔ صفدر نے جلدی سے گن سیدھی کرنا چاہی۔ مگر اسی لمحے دوسری جانب کھڑے سفید فام مارکر نے اس کے سینے پر لات رسید کر دی۔

مگر صفدر خاصا محتاط تھا۔ اس نے جلدی سے ایک طرف ہٹ کر خود کو اس کی لات سے بچا لیا۔ اور مارکر کا پاؤں خلا میں لہرا گیا۔ وہ توازن برقرار نہ رکھ سکا اور پیٹھ کے بل زینوں پر آ پڑا۔ فوراً ہی صفدر نے گن کا کندہ اس کے سر پر رسید کر دیا۔ مارکر چیختا ہوا زینوں پر لڑھکتا چلا گیا۔ وہ تہہ خانے کے فرش پر جا گرا اور دوبارہ نہ اٹھ سکا۔ صفدر جلدی سے باہر نکل آیا۔

یہ ایک کمرہ تھا۔ مگر کسی سامان سے خالی نظر آ رہا تھا۔ سامنے کا دروازہ کھلا تھا۔ دوسری جانب راہداری تھی۔ صفدر نے باہر جھانکا۔ راہداری میں مکمل سناٹا تھا۔ چند کمرے تھے۔ صفدر دبے پاؤں آگے بڑھنے لگا۔ مگر ساری احتیاط کے باوجود ان کمروں میں کوئی ذی روح نہ ملا۔ تب صفدر کیپاونڈ کی طرف بڑھا اور برآمدے کے ستون کی آڑ میں رک کر اس سفید فام کو دیکھنے لگا جو بیرونی گیٹ کے قریب ٹہل رہا تھا۔ وہ مارکر کا چوتھا ساتھی تھا۔

صفدر نے کچھ سوچا۔ پھر واپس پلٹ پڑا۔ اس نے تیزی سے تمام کمروں کی تلاشی لی اور دوبارہ برآمدے میں آ گیا۔ جیب سے ریوالور

نکال کر اس نے گیٹ پر ٹہلنے والے سفید فام کا نشانہ لیا اور ٹریگر دبا دیا۔ بے آواز ریوالور کی گولی سفید فام کی گردن میں لگی اور وہ گر کر تڑپنے لگا۔ صفدر دوڑ کر اس کے پاس پہنچا۔ مگر اتنی دیر میں وہ دم توڑ چکا تھا۔ صفدر نے اس کی تلاشی لی اور گیٹ کھول کر باہر نکل آیا۔ باہر گلی میں کوئی نہ تھا۔ وہ سڑک پر پہنچا تو چونک پڑا۔ وہ علاقہ دارالحکومت سے ستر میل دور تھا۔

جیمز جولیا کو ساتھ لئے راہداری میں آیا اور ساتھ والے کمرے کی طرف بڑھنے لگا۔ راہداری میں ان دونوں کے سوا کوئی نہ تھا۔ اس نے دوسرے کمرے کا دروازہ کھولا۔ اندر ایک بیڈ کے علاوہ ایک میز اور دو کرسیاں بھی موجود تھیں۔ میز پر شراب کی بوتل اور دو گلاس نظر آ رہے تھے۔ جولیا اس کے ساتھ کمرے میں آئی اور میز کی طرف بڑھتی ہوئی بولی

"آؤ۔ پہلے شراب کا ایک ایک جام ہو جائے"

"میری نظر میں تم ہی شراب تم ہی شباب ہو" وہ دروازہ بولٹ کر کے مڑتا ہوا بولا۔

"جولیا نے کنکھیوں سے اس کی طرف دیکھا اور دونوں گلاسوں میں شراب انڈیلنے لگی۔

"یہیں لے آؤ بوتل —!" جیمز بستر پر بیٹھتا ہوا بولا

جولیا نے شراب سے بھرا ایک گلاس اور بوتل اٹھائی اور جیمز کے قریب آ گئی۔ بائیں ہاتھ سے اس نے جیمز کی طرف گلاس بڑھایا۔ جونہی جیمز نے گلاس

تھامنا چاہا۔ جولیا نے گلاس پیچھے کر کے شراب اس کے چہرے پر اچھال دی۔ خالس وسکی نے جیمز کی آنکھوں میں مرچیں لگا دیں اور وہ آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر چیخا ہی تھا کہ جولیا نے سیدھے ہاتھ میں پکڑی بوتل کا پیندہ زور سے اس کے سر پر رسید کر دیا۔

جیمز کے منہ سے ہلکی سی چیخ نکلی اور وہ منہ کے بل فرش پر آ رہا۔ اس کے سر سے خون بہہ نکلا تھا۔ جولیا نے جلدی سے اس کی تلاشی لی اور اس کی جیب سے ریوالور نکال لیا۔ ٹھیک اسی لمحے باہر کسی گاڑی کے انجن کا شور سنائی دیا۔ شاید ہارڈی واپس آ گیا تھا یا کوئی اور تھا۔ جولیا نے جلدی سے دروازے کی طرف دیکھا۔ وہ اندر سے بولٹ تھا۔

وہ دبے پاؤں دروازے کے قریب آئی اور دروازے سے کان لگا کر سننے لگی۔ چند لمحوں بعد باتیں کرنے کی آواز سنائی دی۔ بولنے والے دو تین افراد معلوم ہوتے تھے۔ ان کے قدموں کی آہٹیں قریب آتی چلی گئیں۔ جولیا نے ان کی آوازوں سے اندازہ لگایا کہ ان میں ہارڈی نہیں تھا۔

"گویا وہ جولیا کو رام کرنے میں کامیاب ہو ہی گیا"۔ ایک آواز سنائی دی تھی۔

"ہاں ——— مجھے تو وہ یہی بتا کر گیا تھا"۔ دوسری آواز آئی "اور مجھے یہ ہدایت کی تھی کہ میں اسے ایک گھنٹہ سے پہلے ڈسٹرب نہ کروں۔ اس کمرے میں ہونگے وہ دونوں ———"

اور جولیا سوچنے لگی کہ اگر انہوں نے دروازے پر دستک دی تو پھر؟

ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی کہ قدموں کی آہٹیں قریب آ کر ختم ہو گئیں۔ پھر کسی نے دروازہ تھپتھپایا۔

"جیمز ——— ابھی کتنی دیر اور عیش کرو گے ———؟" ہنس کر پوچھا گیا۔

"اوہ ——— وہ تو زخمی ہے اور بستر بھی خالی پڑا ہے ———"

شاید بولنے والے نے کی ہول سے اندر جھانک لیا تھا۔ اب مزید انتظار کرنا جولیا کے لئے بیکار ہی تھا۔ اس نے ایک جھٹکے سے بولٹ گرایا اور سامنے کھڑے شخص کی طرف ریوالور تان لیا۔

"ہینڈز اپ ——— !" وہ غرائی

وہ دونوں سٹپٹا گئے۔ شاید انہیں اس کی توقع نہیں تھی۔ بہرحال انہیں ہاتھ بلند کرنا ہی پڑے۔ کیونکہ جولیا کے تیور خطرناک تھے۔ ان دونوں میں سے ایک اسٹین گن کندھے سے لٹکائے ہوئے تھا۔ اس کے گال پر ایک گول سیاہ داغ تھا۔

"اندر آ جاؤ ——— جلدی کرو ———" جولیا نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

وہ دونوں ہاتھ بلند کئے کمرے میں آ گئے۔ جولیا نے دروازے کی طرف پشت کرتے ہوئے گن بردار کو گن پھینک دینے کا حکم دیا۔ مگر اس نے کوئی حرکت نہ کی۔

"مس جولیا ——— تم یہاں سے کسی صورت میں نہیں جا سکتیں۔ بہتر ہے ریوالور پھینک کر خود کو ہمارے حوالے کر دو ———" گن بردار کے ساتھی نے سخت لہجے میں کہا۔

"بکواس بند کرو ــــ" جولیا غرائی

اور ساتھ ہی اس نے فائر جھونک دیا۔ اس کا نشانہ گن بردار ہی تھا۔ گولی اس کے سینے میں لگی اور وہ چیخ کر منہ کے بل فرش پر آرہا مگر دوسرے سفید فام نے جولیا پر چھلانگ لگا دی۔ ریوالور جولیا کے ہاتھ سے نکل گیا اور وہ فرش پر گر گئی۔ سفید فام بھی اس پر آرہا۔ مگر جولیا نے جلدی سے اس کو ایک جانب دھکیل کر بائیں ہاتھ کا مکا اس کی ناک پر جمایا۔ اور وہ بھی بلبلانے لگا۔ جولیا جلدی سے اٹھی اور سینڈل کی بھرپور ٹھوکر اس کے پیٹ میں رسید کر دی۔

پھر وہ تیزی سے ریوالور کی طرف جھپٹی۔ لیکن سفید فام نے اس کا پاؤں پکڑ کر جھٹکا دیا اور وہ کراہتی ہوئی منہ کے بل فرش پر آرہی۔ سفید فام نے اٹھ کر اس پر جمپ لگایا۔ مگر جولیا یکدم کروٹ بدل کر سیدھی ہوئی۔ اور دونوں پاؤں سمیٹ کر اس کے چہرے پر رسید کر دیئے۔ وہ کراہتا ہوا پیچھے گر گیا

ایک لمحہ بعد جولیا اور وہ بیک وقت فرش سے اٹھے اور سفید فام ایک بار پھر جولیا پر جھپٹ پڑا۔ جولیا اپنی جگہ پر جم کر کھڑی رہی۔ اور جونہی وہ قریب آیا اس نے سفید فام کا بازو مضبوطی سے پکڑ کر جوڈو کا داؤ استعمال کرتے ہوئے اسے اپنی پشت پر سے گزار کر سامنے فرش پر پٹخ دیا۔ سفید فام کے منہ سے تیز کراہ نکلی جو یکدم چیخ بن گئی۔ کیونکہ جولیا نے فوراً ہی اس کے سر میں ٹھوکر رسید کر دی تھی۔

دوسری ٹھوکر سے پہلے ہی سفید فام اٹھ بیٹھا۔ وہ اچھل کر کھڑا ہوا۔ اور مڑ کر جولیا پر وحشیانہ انداز میں حملہ کر دیا۔ اس بار جولیا گرفت میں آ ہی گئی۔ اس

نے درندوں کی مانند جولیا کو دونوں بازوؤں میں لے کر بھینچ ڈالا۔ لیکن جولیا نے جلدی سے اس کی ناک پر سر دے مارا۔ سفید فام کی گرفت ڈھیلی پڑ گئی اور وہ ایک ہاتھ سے اپنی ناک ٹٹولنے پر مجبور ہو گیا۔ جولیا نے جلدی سے خود کو اس کی گرفت سے نکالتے ہوئے اس کے پیٹ میں ٹھوکار رسید کر دیا۔

وہ ڈکرایا اور جھک گیا۔ جولیا نے فوراً اس کی پشت پر تھپڑ رسید کیا اور وہ منہ کے بل فرش پر آرہا۔ اس کے حلق سے چیخ نکلی تھی۔ شاید اس کا منہ فرش سے ٹکرایا تھا۔

جولیا نے جھک کر اس کے سر کے بال پکڑے اور اس کا سر اٹھا کر زور سے اس کا چہرہ فرش سے ٹکرایا۔ اس پر وہ دوبارہ کریہہ انداز میں چیخا اور جولیا نے دوبارہ وہی حرکت کی۔ پھر دوڑ کر مردہ شخص کے کندھے سے اسٹین گن اتار لی۔ ٹھیک اسی لمحے ایک فائر ہوا اور جولیا کے ہاتھ سے گن نکل گئی۔ اس نے بوکھلا کر دروازے کی طرف دیکھا۔ جہاں ہارڈی کھڑا اسے قہر آلود نگاہوں سے گھور رہا تھا۔ پھر وہ اندر آ گیا اور کمرے کا جائزہ لینے لگا۔

"ہوں ــــ!" وہ غرایا "تو میری غیر موجودگی میں تم سپرمین بنی رہیں۔"

جولیا کچھ نہ بولی۔ وہ خاموشی سے اسے گھورتی رہی۔ اسی وقت دو سفید فام اور ایک لڑکی اندر آ گئے۔ اندر کا منظر دیکھ کر ان کے منہ حیرت سے کھل گئے ان کے قدموں کی آہٹیں سن کر ہارڈی نے بے اختیار پیچھے دیکھا۔ بس یہ لمحہ جولیا کے لئے کافی تھا۔ اس نے یکدم جھک کر گن اٹھائی اور ان پر فائر کر دیا۔ ہارڈی سمیت دو آدمی گر گئے۔ جبکہ لڑکی اور اس کے ساتھی مرد نے کچھ خوفزدہ

ہو کر ہاتھ بلند کر لیے۔ مگر جولیا نے انہیں بھون ڈالا۔ نجانے اس پر کیوں درندگی سوار ہوئی تھی۔ ان سے فارغ ہو کر اس نے راہداری میں جھانکا۔ باہر اور کوئی نظر نہ آیا۔ وہ راہداری میں آ کر برآمدے کی طرف چل دی۔ مگر برآمدے میں داخل ہونے سے پہلے ہی کسی کے قدموں کی چاپ سن کر وہ دیوار سے چپک گئی اور دم سادھ لیا۔

ایک دو لمحہ بعد برآمدے سے ایک سفید فام نمودار ہوا جولیا نے فوراً بڑھ کر گن کی نال اس کے پہلو سے لگا دی۔

"ہاتھ بلند کرو ورنہ ساری گولیاں تمہارے پہلو میں اتار دوں گی" وہ غرائی۔

"آہستہ ــــ بب ــــ بولو ــــ میں دل کا مریض ہوں ــــ" سفید فام ہکلایا۔

دوسرے ہی لمحے جولیا کے ہاتھ سے اسٹین گن چھوٹ گئی

بلیک زیرو

بلیک زیرو نے چونک کر کار کی رفتار کم کر دی۔ عمران کے فلیٹ کے سامنے ایک سفید فام ٹہل رہا تھا۔ اس کے انداز سے بے چینی ٹپک رہی تھی۔ بلیک زیرو نے کچھ سوچ کر فلیٹ سے چند قدم آگے کار روکی اور اتر آیا۔ فٹ پاتھ پر پبلک فون بوتھ تھا۔ اس نے بوتھ میں داخل ہو کر چوہان کے نمبر ملائے اور سلسلہ ملنے پر بولا۔

"عمران کے فلیٹ کے باہر ایک سفید فام ٹہل رہا ہے۔ اس نے سرمئی سوٹ پہنا ہوا ہے۔ فوراً یہاں پہنچو اور اس کی نگرانی کرو۔ تمہیں اس کا ٹھکانہ معلوم کرنا ہے۔"

"بہتر جناب ــــ" چوہان کی آواز آئی

اور بلیک زیرو ریسیور ہک سے لٹکا کر باہر نکل آیا۔ مگر اتنی دیر میں

بجائے سفید فام کہاں چلا گیا تھا۔ بلیک زیرو نے اس کی تلاش میں ادھر ادھر نظریں گھمائیں۔ مگر سفید فام نظر نہ آیا۔ اس کی معلومات کے مطابق عمران فلیٹ پر نہیں تھا۔ پھر وہ سفید فام وہاں کیوں ٹہل رہا تھا اور اب کہاں چلا گیا تھا؟ کیا یہ محض اتفاق تھا؟ یہی سوچتا ہوا وہ عمران کے فلیٹ کے قریب پہنچ گیا۔ وہ زینے طے کر کے دروازے پر پہنچا۔

دروازہ بند تھا۔ اس نے بیل کا بٹن دبایا اور انتظار کرنے لگا۔ مگر پھر اندر سے ابھرنے والی سلیمان کی آواز سن کر وہ بری طرح چونک پڑا۔ اس نے جلدی سے دروازے سے کان لگا دیا۔

"میں سمجھا نہیں ڈارلنگ ——" سلیمان کی خوفزدہ آواز سنائی دی

ایک لمحہ بعد کسی کے کراہنے اور پھر کوئی بھاری چیز فرش پر گرنے کی آواز سن کر بلیک زیرو سمجھ گیا کہ معاملہ گڑبڑ ہے۔ اس نے دوبارہ بیل بجائی۔ اور کی ہول سے آنکھ لگا دی۔ دوسرے ہی لمحے وہ بری طرح چونک پڑا۔ اس نے جیب میں ہاتھ ڈال لیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک خوبصورت لڑکی دکھائی دی۔

"جی —— فرمائیں ——" اس نے بلیک زیرو کو غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"عمران اندر ہے؟ مجھے ایکسٹو نے بھیجا ہے ——" بلیک زیرو نے آہستہ سے کہا

"ایکسٹو نے ——؟" لڑکی نے دہرایا۔ اس کی آنکھوں میں یکدم چمک پیدا ہو گئی تھی "ہاں وہ اندر ہے —— آؤ ——"

بلیک زیرو اندر داخل ہوا۔ لڑکی اس کے پیچھے چلنے لگی۔ جونہی بلیک زیرو اندرونی کمرے میں جا پہنچا۔ اس لڑکی نے بلاؤز سے ریوالور نکال کر بلیک زیرو پر تان لیا۔

"ہاتھ بلند کرو ——" وہ غرائی۔

بلیک زیرو نے خوفزدہ ہونے کی اداکرتے ہوئے ہاتھ بلند کئے "میں سمجھا نہیں ——؟"

"ایکسٹو کہاں رہتا ہے ——؟" لڑکی نے سخت لہجے میں پوچھا

"کیا تمہیں سلیمان نے بتایا ——" اس نے فرش پر پڑے بے ہوش سلیمان کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا

بتایا ہے۔ مگر تم بھی بتا دو۔ ورنہ گولی مار دوں گی ——" لڑکی نے دھمکی دی۔

"اچھا۔ نوٹ کرو ——" بلیک زیرو نے کہا

اور ایک کمرشل بلڈنگ کا پتا بتا دیا۔ لڑکی پتا سن کر چونکی۔ "مگر اس نے تو شادمان کالونی کی ایک کوٹھی کا پتا بتایا تھا"

بلیک زیرو اس کی بات سن کر دل ہی دل میں ہنسا۔ سلیمان نے چالاکی سے کام لیا تھا۔ اور دانش منزل کی بجائے دوسرا پتا بتا دیا تھا۔

"جو میں نے بتا دیا ہے وہ بالکل درست ہے" اس نے لڑکی سے کہا "مگر تم کیوں ایکسٹو کا پتا معلوم کرنا چاہتی ہو ——؟"

"تمہیں اس سے کوئی غرض نہیں ہونی چاہئے۔ منہ دوسری جانب پھیر لو" لڑکی غرائی

بلیک زیرو سمجھ گیا کہ وہ اسے بے ہوش کرنا چاہتی ہے۔ اس نے دوسری جانب منہ کر لیا۔ مگر عقب میں جلنے والے بلب کی روشنی میں لڑکی کا سایہ صاف نظر آرہا تھا۔ جو آگے بڑھ رہی تھی۔ بلیک زیرو اس کے سائے پر نظریں جمائے رہا اور جونہی لڑکی کا ریوالور والا ہاتھ بلند ہوا، بلیک زیرو نے مڑ کر ایک ہاتھ سے اس کا ریوالور والا ہاتھ پکڑا اور دوسرے ہاتھ کا زوردار گھونسہ لڑکی کے چہرے پر رسید کر دیا۔ وہ چیخی اور اچھل کر پیچھے جا گری۔ ریوالور اس کے ہاتھ سے چھوٹ گیا تھا۔ بلیک زیرو نے جلدی سے اپنا ریوالور نکالا اور اس پر تان لیا۔ وہ اٹھی مگر ریوالور کا رخ اپنی طرف دیکھ کر خوفزدہ ہو گئی۔

بلیک زیرو نے آگے بڑھ کر ریوالور کا دستہ اس کے سر پر رسید کیا اور وہ کراہتی ہوئی بے ہوش ہو گئی۔ بلیک زیرو نے فوراً واچ ٹرانسمیٹر پر چوہان سے رابطہ قائم کیا۔

"چیف — یہاں تو کوئی سفید فام نہیں ہے۔" چوہان نے بتایا

"عمران کے فلیٹ میں ایک لڑکی بے ہوش پڑی ہے۔ اسے کار میں ڈال کر دانش منزل کے لاک اپ میں پہنچا دو۔" بلیک زیرو نے تحکمانہ لہجے میں کہا "دروازہ کھلا ہی ہے۔"

اتنا کہہ کر اس نے واچ ٹرانسمیٹر آف کیا اور جیب سے سیاہ نقاب نکال کر چہرے پر لگا لیا۔ چند لمحوں بعد چوہان اندر آیا۔ بلیک زیرو کو دیکھ کر وہ ٹھٹھکا۔

"ٹھیک ہے — اسے اٹھا لو —" بلیک زیرو نے کہا

تب چوہان نے جھک کر سلام کیا اور بے ہوش لڑکی کو اٹھا کر کندھے پر

لاد لیا۔ اس کے جانے کے بعد بلیک زیرو نے سلیمان پر پانی چھڑکا اور اسے ہوش میں لانے کی کوشش کرنے لگا۔ چند لمحوں بعد سلیمان نے آنکھیں کھول لیں۔ بلیک زیرو کو دیکھ کر اس کے چہرے پر حیرت کے آثار پیدا ہو گئے۔

"آ — آپ —" وہ اٹھتا ہوا بولا "مگر — مگر لڑکی کہاں ہے؟"

"ہاں — لڑکی بھاگ گئی۔ تم بتاؤ معاملہ کیا تھا؟" بلیک زیرو نے پوچھا۔

سلیمان نے شرمندہ لہجے میں لڑکی زیبو کی آمد کا ذکر کیا۔ بلیک زیرو اس کے بیان پر ہنسنے لگا۔

"آئندہ ہوشیار رہنا — اگر میں اتفاقاً ادھر نہ آتا تو نجانے وہ تمہارا کیا حشر کرتی۔"

پھر بلیک زیرو وہاں سے چل پڑا۔ وہ اس واقعہ کی عمران کو اطلاع دینا چاہتا تھا۔ دانش منزل پہنچا تو کپتان بابر جوزف سے باتیں کر رہا تھا۔ اس کی پیشانی زخمی تھی۔ بلیک زیرو کو دیکھ کر اس نے سلام کیا۔

"کیا رپورٹ ہے —؟" بلیک زیرو نے پوچھا۔ وہ اب بھی نقاب میں تھا۔

کپتان بابر نے رپورٹ دی۔ اس کی بات سننے کے بعد بلیک زیرو نے کہا "اب تم اپنے فلیٹ چلے جاؤ۔"

کپتان بابر اپنی کار میں بیٹھ کر وہاں سے نکل گیا۔ بلیک زیرو نے جوزف کو ساتھ لیا اور لاک اپ کی طرف چل دیا۔ پہلے کمرے میں ایک سفید فام بے ہوش پڑا تھا اور دوسرے کی لاش تھی۔ جبکہ وہ لڑکی دوسرے کمرے میں بند تھی۔

جیسے چوہان وہاں پہنچا گیا۔ بلیک زیرو پہلے کمرے میں داخل ہوا ہی تھا کہ باہر گھنٹی بجی۔ جس کا مطلب تھا کہ آپریشن روم میں کسی کی کال آئی ہے۔ بلیک زیرو نے جوزف کو وہیں ٹھہرنے کی ہدایت کی اور خود آپریشن روم میں آگیا۔ جہاں فون کی گھنٹی بج رہی تھی۔ بلیک زیرو نے رسیور اٹھایا اور ایکسٹو کے مخصوص لہجے میں بولا "یس ـــ ایکسٹو بول رہا ہوں ـــ"

دوسری جانب سے عمران کی آواز سنائی دی اور بلیک زیرو بے اختیار مسکرانے لگا۔

چند لمحوں تک عمران بے حس و حرکت بیٹھا رہا۔ البتہ اس کی ریڈی میڈ کھوپڑی تیزی سے گھوم رہی تھی۔ بم پھٹنے میں ڈیڑھ دو منٹ کا عرصہ رہ گیا تھا۔ سفید فاموں کے قدموں کی چاپ مدہم ہو گئی تو اس نے جلدی سے کفوں میں چھپے ہوئے بلیڈوں کو ہاتھوں کی بندشوں پر آزمایا اور بندشیں کاٹ ڈالیں۔ پھر پاؤں کی بندشیں بھی کھولیں۔ اور کرسی سے اٹھ گیا۔ اس نے کرسی کے نیچے رکھے ٹائم بم پر نظر ڈالی۔ جس کے پھٹنے میں اب صرف پنتالیس سیکنڈ رہ گئے تھے۔

وہ جلدی سے دروازے کی طرف لپکا۔ دروازہ مقفل نہیں تھا۔ وہ دروازہ کھول کر باہر نکلا اور زینوں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ مگر ابھی اس نے آدھے زینے طے کر لئے تھے کہ ایک ہولناک دھماکے سے پوری عمارت لرز اٹھی۔ عمران دھماکے سے لڑکھڑا گیا۔ مگر اس نے جلدی سے خود کو سنبھالا اور تیزی

سے زینے اترتا ہوا نیچے پہنچ گیا۔ برآمدے میں پہنچا ہی تھا کہ اس نے سفید رنگ کی ہیوک کار کو حرکت میں آتے دیکھا۔ اس میں مس بلیکی کے ماتحت سوار تھے۔

اس نے جلدی سے سڑک پر آکر ایک ٹیکسی پکڑی اور سفید ہیوک کے تعاقب میں روانہ ہوگیا۔ سفید فاموں کی کار مختلف سڑکوں سے گزرتی ہوئی ایک نسبتاً ویران سڑک پر مڑ گئی۔ اس سڑک پر سٹریٹ لائٹس کا کوئی بندوبست نہیں تھا۔ آبادی بھی بہت کم تھی۔

دفعتاً سفید کار سڑک کے درمیان ترچھی ہو کر رک گئی۔ ٹیکسی ڈرائیور نے سفید کار والے کو گالی دیتے ہوئے رفتار کم کر دی۔ عمران سمجھ گیا کہ سفید فام اپنے تعاقب سے باخبر ہو چکے ہیں۔ چنانچہ جونہی ٹیکسی ڈرائیور نے سفید کار کے پاس پہنچ کر گاڑی روکی، عمران نے آہستہ سے دروازہ کھولا اور نیچے رینگ گیا۔

نیچے اتر کر وہ ہاتھ پاؤں کے بل چلتا ہوا سڑک کے کنارے ایک درخت کی اوٹ میں جا پہنچا۔ اسی لمحے اگلی کار سے وہ تینوں اتر آئے۔ ان کے ہاتھوں میں ریوالور تھے۔ جبکہ لڑکی نے اسٹین گن پکڑی ہوئی تھی۔ وہ تیزی سے ٹیکسی کے پاس آئے۔ اور اسے گھیر لیا۔

"تمہارے ساتھ کون تھا—؟" ایک سفید فام نے ڈرائیور سے تحکمانہ لہجے میں کہا

"پپ—پتا نہیں—وہ نجانے کہاں اتر گیا" ڈرائیور ہکلایا۔

"تمہاری طرح ہی کوئی انگریز تھا—"

"اس کا حلیہ بتاؤ—" دوسرے نے غصیلے لہجے میں کہا

اور ڈرائیور نے عمران کا حلیہ دہرا دیا۔

"اوہ—یہ حلیہ تو عمران کا ہے—!" پہلا چونک کر بولا

"ناممکن—ہم نے خود ٹائم بم پھٹنے کا دھماکہ سنا تھا—" دوسرا نفی میں سر ہلا کر بولا۔

"اسے تلاش کرو—کہیں وہ نکل نہ جائے" لڑکی غصیلے لہجے میں بولی اور وہ دونوں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے پیچھے کی جانب چل دیئے۔ لڑکی نامی لڑکی نے ڈرائیور کے سر پر اسٹین گن کا کندہ رسید کر کے اسے بے ہوش کر دیا اور خود بھی عمران کی تلاش میں اپنے ساتھیوں کی مدد کرنے لگی۔ عمران نے موقع غنیمت سمجھا اور ہاتھ پاؤں کے بل چلتا ہوا ان کی کار کے پاس پہنچ گیا۔ اگلے چند لمحوں میں وہ ڈگی کھول کر اس میں دراز ہو چکا تھا۔ ڈگی کا ڈھکن اس نے رومال پھنسا کر مقفل ہونے سے بچا رکھا تھا۔ تین منٹ بعد وہ واپس آئے اور کار میں سوار ہو گئے۔ عمران نے اطمینان کا سانس لیا۔ کار چل پڑی۔ عمران راستہ دیکھتا رہا اور ان کی باتیں سنتا رہا۔ وہ اسی کے بارے میں بحث کر رہے تھے کہ وہ ٹائم بم کے دھماکے میں ہلاک ہو گیا تھا یا زندہ بچ گیا اور ان کا تعاقب کرنے والے کا حلیہ اتفاقاً اس سے ملتا جلتا تھا یا وہ عمران ہی تھا۔

آدھے گھنٹے بعد کار نوازش کالونی میں داخل ہوئی اور ایک عمارت کے

گیٹ پر رُک گئی۔ ایک آدمی نے کار سے اتر کر گیٹ کھولا اور کار اندر داخل ہو گئی۔ عمران نے گیٹ کھولنے والے کو پیدل ہی اندر آتے دیکھا۔ کار کمپاؤنڈ میں کھڑی ایک اور گاڑی کے قریب رُکی۔ وہ تینوں برآمدے کی طرف بڑھتے نظر آئے۔ جونہی وہ برآمدے میں غائب ہوئے۔ عمران آہستہ سے ڈگی کا ڈھکن اٹھا کر باہر نکل آیا۔ پھر وہ دبے پاؤں آگے بڑھا اور برآمدے میں داخل ہوا ہی تھا کہ گولیوں کی تڑتڑاہٹ سنائی دی۔ اور وہ رک گیا۔ فائرنگ اسٹین گن سے کی گئی تھی۔ برآمدے کے دائیں بائیں راہداری تھی۔

عمران نے کچھ سوچا اور دبے پاؤں بائیں جانب کی راہداری کی طرف بڑھا۔ مگر برآمدے میں قدم رکھتے ہی ایک اسٹین گن کی نال اس کے پہلو سے آ لگی۔

"ہاتھ بلند کر لو ورنہ ساری گولیاں پہلو میں اتار دوں گی" ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ درندگی سے بھرپور تھا۔ مگر عمران اس آواز کو بخوبی پہچانتا تھا۔

آ — آ — آہستہ بولو میں دل کا مریض ہوں —" وہ حماقت زدہ انداز میں ہکلایا۔

دوسرے ہی لمحے اسٹین گن بردار کے ہاتھ سے گن گر گئی۔ اور وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اسے دیکھنے لگی۔

"کیا — تم ہو عمران —؟" وہ حیرت سے بولی۔ وہ جولیا ہی تھی۔

"ہاں جان عمران —!" عمران احمقانہ لہجے میں بولا "مگر تم یہاں کیا کرتی پھر رہی ہو —؟"

"ایکسٹو کی جان کو رو رہی ہوں —" جولیا منہ بنا کر بولی۔

"ٹھہرو —!" عمران نے کہا "پہلے یہ بتاؤ کہ اندر کون کون ہے —؟"

"صرف لاشیں ہیں —" جولیا مسکرائی "ان لوگوں کی جو مجھ سے ایکسٹو کا پتا معلوم کرنا چاہتے تھے۔ مگر تم کب آئے —؟"

"ابھی آ رہا ہوں۔ ایکسٹو نے مجھے تمہاری مدد کے لئے بھیجا ہے —" عمران نے مسکرا کر کہا

مگر دوسرے ہی لمحے اس نے جولیا کو دھکا دے کر گرایا اور خود بھی زمین بوس ہو گیا۔ اس کے ساتھ ہی تڑتڑاتی گولیاں ان کے اوپر سے گزرتی چلی گئیں۔ جولیا نے سر گھما کر پیچھے دیکھا۔ کمرے کے دروازے پر جیمز خون آلود چہرہ لئے انہیں گھور رہا تھا۔

"زندگی درکار ہے تو کھڑے ہو جاؤ —" وہ گن کو حرکت دیتا ہوا دھاڑا۔

"مادام — اسے روکو —!" عمران اس کے عقب میں دیکھتا ہوا بولا۔

مادام کے لفظ پر جیمز نے بے اختیار مڑ کر پیچھے دیکھا اور عمران نے فوراً ہی اس پر چھلانگ لگا دی۔ وہ اڑتا ہوا اس پر آ گرا۔ جیمز کے ہاتھ سے گن چھوٹ گئی اور وہ خود بھی فرش پر آ رہا۔ عمران نے جلدی سے اٹھتے ہوئے اس کی کنپٹی پر گھونسہ رسید کیا اور وہ بے ہوش ہو گیا۔

"تم تو کہتی تھیں کہ سب لاشیں ہی ہیں —؟" عمران نے مسکرا کر جولیا سے کہا

"نہیں — یہ بے ہوش تھا۔ مجھے پہلے خیال نہیں رہا تھا۔

ورنہ اسے بھی ہلاک کر ڈالتی۔ اس خبیث نے مجھ سے بدتمیزی کرنے کی کوشش کی تھی ——" جولیا نے بتایا۔

"اوہ —— تو کیا مجھے شرم سے ڈوب مرنا چاہیئے ——؟" عمران نے بوکھلا کر پوچھا۔

"نہیں —— ایسی کوئی بات نہیں ——" جولیا اسے گھورتی ہوئی سخت لہجے میں بولی۔

"ایکسٹو کی طرف سے مایوس ہو کر میں نے خود ہی اپنی عزت بچانے کی کوشش کی تھی اور میں کامیاب رہی ——"

عمران نے اطمینان کا سانس لیا اور پھر جولیا کے ساتھ اس کمرے میں داخل ہو گیا۔ جہاں چھ لاشیں خون میں تربتر پڑی تھیں۔

مِس بیکی کرسی بچھی ہوئی شیرنی کی مانند کمرے میں ٹہل رہی تھی۔ غم و غصے سے اس کا حسن ماند پڑ گیا تھا اور وہ اپنی عمر سے دس برس زائد معلوم ہو رہی تھی۔ پیشانی پر سوچ و فکر کی لکیریں اور آنکھوں سے جھانکتا اضطراب صاف نظر آ رہا تھا۔ وہ بار بار مٹھیاں بھینچ رہی تھی۔

دفعتاً دروازے پر دستک ہوئی۔ اس نے چونک کر دروازے کیطرف دیکھا۔

"آجاؤ ——!" وہ غراہٹ آمیز لہجے میں بولی

دروازہ کھلا اور دو سفید فام اندر داخل ہوئے۔ مگر مس بیکی کے چہرے پر نظر پڑتے ہی انہوں نے خوفزدہ ہو کر سر جھکا لئے۔

"کیا رپورٹ ہے ریگل ——!" اس نے ایک آدمی کو مخاطب کیا۔

"مادام —— ہم نے ہر ممکن جگہ پر اسے تلاش کروا لا۔ مگر وہ خبیث کہیں

نہیں ملا ـــــ" ریگل نے آہستہ سے کہا

"حیرت ہے ـــ تم لوگ صرف عمران کو اب تک ختم نہ کر سکے تو ایکسٹو تک کیسے پہنچو گے ـــ؟" مادام غصیلے لہجے میں بولی "اس کے فلیٹ پر کون تھا؟"

"اس کا ملازم سلیمان ـــــ" ریگل نے جواب دیا۔

مادام چند لمحے سوچتی رہی۔ پھر بولی "ٹھیک ہے۔ اسے یہاں لے آؤ۔ عمران اس کے لئے خود بخود ہمارے شکنجے میں آجائے گا۔ میں اب اسے اپنے ہاتھ سے گولی ماروں گی ـــ"

"بہت بہتر مادام ـــ" ریگل نے کہا

اور اپنے ساتھی کے ہمراہ واپس دروازے سے نکل گیا۔ اس کے جانے کے بعد مادام نے فون کا رسیور اٹھایا کسی کے نمبر ملائے۔ جلدی رابطہ قائم ہو گیا۔

"ہیلو ـــ داور بول رہا ہوں ـــ" دوسری جانب سے آواز آئی۔

"داور ـــ میں نے تمہاری کافی شہرت سنی ہے ـــ" مس بلیکی نے پُر سکون لہجے میں کہا "اور میرے پاس ایک تصویر محفوظ ہے۔ جس میں تم ایک وفاقی وزیر کا گلا دبا رہے ہو۔ مگر تم اس لئے پھانسی کی سزا نہ پا سکے کہ قانون کے محافظوں کے پاس کوئی ٹھوس ثبوت نہیں تھا"

"تم تم کون ہو ـــ؟" داور کی پھنسی پھنسی آواز آئی

"تمہاری ہمدرد مس بلیکی ـــ" اس نے مسکرا کر کہا

"اس تصویر کی کتنی قیمت چاہتی ہو ـــ" داور نے پوچھا

"وہ تصویر پچیس ہزار روپے کے ساتھ تمہیں گفٹ کرنا چاہتی ہوں" اس نے کہا "ایک معمولی کام کے بدلے ـــ!"

"اوہ ـــ آئی سی ـــ!" داور کی طویل سانس سنائی دی "اور وہ کام کیا ہے ـــ؟"

"عمران اور ایکسٹو کا نام تمہارے لئے نیا نہیں ہے ـــ؟"

"ہاں ـــ دونوں ہی میرے دشمنوں کی فہرست میں پہلے نمبر پر ہیں ـــ" داور کی چونکتی ہوئی آواز آئی۔

"ان دونوں کی لاشیں درکار ہیں" مس بلیکی نے کہا "میرا مطلب تم سمجھ رہے ہو۔ اگر دونوں کو ہلاک نہ کر سکو تو صرف عمران کو ہلاک کرنا اور ایکسٹو کا ایڈریس معلوم کر کے بتاؤ ـــ کیا کر سکو گے ـــ؟"

"ایکسٹو تو نہیں البتہ عمران کو باآسانی ہلاک کیا جا سکتا ہے" داور نے کہا "اور ایکسٹو کا ایڈریس معلوم کرنے کی بھی کوشش کی جا سکتی ہے۔ اگرچہ یہ ناممکن کام ہے ـــ"

"مگر میں ہر صورت میں ایکسٹو کا ایڈریس چاہتی ہوں ـــ" مس بلیکی نے تحکمانہ لہجے میں کہا

"مجھے اپنا پتا بتاؤ ـــ" داور نے کہا

"ضروری نہیں ہے۔ بوقت ضرورت میرا آدمی خود ہی تم تک پہنچ جایا کرے گا۔ تم کل شام سے پہلے پہلے دونوں میں سے ایک کام ضرور کر ڈالو۔ عمران روپوش ہے۔ اسے تلاش کرو اور ہلاک کرنے کے بعد میرے اس آدمی کو

اطلاع دینا جو تمہیں کل صبح دس ہزار روپے پہنچانے آئے گا۔ اس سلسلے میں تمہاری کوئی کوتاہی برداشت نہیں کروں گی۔ اپنے سارے گروہ کو اس کام پر لگا دو یا اکیلے کام کرو۔ مجھے اس سے کوئی مطلب نہیں۔ میں صرف عمران اور ایکسٹو کا خاتمہ چاہتی ہوں ——"

آخری الفاظ کے ساتھ ہی اس نے ریسیور کریڈل میں پٹخ دیا۔ اپنے کئی آدمیوں کے مارے جانے اور تین افراد کی گرفتاری کے علاوہ جولیا اور صفدر کے فرار نے اس کے حواس کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا تھا۔ تیسری وجہ عمران کا موت کے منہ سے صاف نکل جانا تھا۔ کیونکہ جس کمرے میں وہ عمران کی موت کا سامان کر کے آئی تھی۔ اس کی تباہی کے بعد ملبے سے کوئی شے برآمد نہیں ہوئی تھی اور یہ اس کے لئے بہت بڑی شکست تھی۔

وہ کرسی پر بیٹھ کر شراب پینے لگی۔ شاید وہ اپنے اعصاب کو سکون پہنچانا چاہتی تھی۔ تقریباً دو گھنٹے بعد دروازے پر دستک ہوئی۔

"آجاؤ ——!" اس نے چونکتے ہوئے کہا

دروازہ کھلا اور ریگل کسی کا جسم کندھے پر لادے اندر آیا۔ اس کے پیچھے اس کا ساتھی بھی تھا۔ ریگل نے وہ بے ہوش جسم فرش پر ڈال دیا۔

"یہ سلیمان ہے مادام ——!" ریگل نے مؤدبانہ لہجے میں کہا

"بریڈے —— اسے ہوش میں لاؤ ——" مادام نے دوسرے آدمی کو حکم دیا۔

بریڈے باہر گیا اور پانی کا جگ لے آیا۔ اس نے جگ سلیمان پر

انڈیل دیا۔ چند لمحوں بعد سلیمان نے آنکھیں کھولیں اور پھر نمی کا احساس ہوتے ہی اچھل کر اٹھ بیٹھا۔

"م میں کہاں ہوں ——؟" وہ خوفزدہ انداز میں ہکلایا

"سلیمان ——!" مس بلیکی نے نرم لہجے میں کہا

سلیمان نے گھوم کر اس کی جانب دیکھا اور پلکیں جھپکانے لگا "جی ——!"

"عمران کہاں ہے ——؟" اس نے سوال کیا

"کیوں —— کیا آپ اس کی زوجہ وائف بیوی ہیں ——؟" سلیمان نے چونک کر پوچھا۔

مس بلیکی نے ریگل کو اشارہ کیا۔ دوسرے ہی لمحے ریگل کا گھونسہ سلیمان کے جبڑے پر پڑا۔ اور وہ چیخ کر فرش پر گر پڑا۔

"تیرا ستیاناس —— تیرا بیڑہ غرق ——!" سلیمان کراہتا ہوا بولا

"سلیمان —— اگر خیریت چاہتے ہو تو بتا دو عمران کہاں ہے ——" مس بلیکی دھاڑی "ورنہ تمہیں سسکا سسکا کر مارا جائے گا ——"

"آخر تم مجھ سے ہی کیوں پوچھتی ہو ——" سلیمان منہ بنا کر بولا "ان سے پوچھو۔ عمران صاحب کے ہوتے ہوئے بھی انہوں نے مجھے ہی اغوا کیا ہے"

"کیا ——!" ان دونوں کے منہ حیرت سے کھل گئے۔ پھر ریگل جلدی سے بولا۔

"مادام —— یہ بکتا ہے۔ عمران فلیٹ پر موجود نہیں تھا۔ ورنہ وہ اسے اغوا نہ ہونے دیتا"

"یہ جھوٹ بول رہے ہیں لڑکی صاحبہ ۔۔۔!" سلیمان نے ہاتھ اٹھا کر کہا "اس وقت عمران صاحب باتھ روم میں چھپے ہوئے تھے۔ انہوں نے جان بوجھ کر اسے چھوڑ دیا ۔۔۔"

"بکواس بند کرو ۔۔۔" مادام غرا کر بولی "فلیٹ کے علاوہ عمران کا کہاں ٹھکانا ہے ۔۔۔؟"

"ٹھکانے تو اس کے بہت ہیں ۔۔۔" سلیمان بولا "سبزی منڈی، بکر منڈی، ہیرا منڈی وغیرہ وغیرہ ۔۔۔"

"ریگل ۔۔۔! مادام یکدم دھاڑی

"یس مادام ۔۔۔" وہ جلدی سے بولا

"شروع ہو جاؤ۔ اس وقت رکنا جب یہ عمران کا پتا بتا دے ۔۔۔" مادام نے حکم دیا۔

اور ریگل نے جھپٹ کر سلیمان کو گریبان سے پکڑ کر فرش سے اٹھا دیا۔

"بھائی ذرا احتیاط سے ۔۔۔ کپڑے پرانے ہیں ۔۔۔" سلیمان نے جلدی سے کہا

مگر ریگل نے اس کے جبڑے پر مکا رسید کر دیا۔ سلیمان پیچھے کی جانب لڑکھڑایا۔ مگر پھر وہ جلدی سے سنبھل گیا اور وہ غصیلے انداز میں ریگل کی طرف دیکھتا ہوا بولا۔

"دیکھو مسٹر ریگل ۔۔۔ اپنی عزت اپنے ہاتھ ہوتی ہے۔ آئندہ مجھ پر ہاتھ اٹھایا تو ۔۔۔!"

سلیمان کا جملہ پورا ہونے سے پہلے ہی ریگل نے اس پر حملہ کر دیا۔ مگر سلیمان جلدی سے ایک طرف ہٹا اور ساتھ ہی اس نے اچھل کر فلائنگ کک ریگل کی ٹھوڑی پر جمائی۔ ریگل کے منہ سے چیخ نکلی اور وہ الٹ کر پشت کے بل جا گرا۔ یہ دیکھ کر ریگل کے ساتھی بریڈلے نے اس پر چھلانگ لگا دی۔ مگر سلیمان نے خود کو اس کی زد سے بچایا اور وہ منہ کے بل فرش پر آ گرا۔ سلیمان نے فوراً اس کے سر میں ٹھوکر رسید کی اور بریڈلے نے چیخ کر ہاتھ سے سر تھام لیا۔

"ٹھہرو ! مادام چیخی۔

سلیمان نے مڑ کر اس کی جانب دیکھا اور خوفزدہ ہو گیا۔ مادام کے ہاتھ میں ریوالور تھا۔ جو اس نے سلیمان پر تان رکھا تھا۔ اسی لمحے پیچھے سے ریگل نے سلیمان پر حملہ کر دیا۔ سلیمان بے خبری میں مار کھا گیا اور فرش پر آ رہا۔ ریگل اس پر ٹھوکریں برسانے لگا۔ مگر دوسری لمحے بعد تیسری بار وہ ٹھوکر نہ مار سکا۔ اس کے حلق سے چیخ نکلی اور وہ منہ کے بل فرش پر آ رہا۔ اس کی کمر سے خون کا فوارا ابل رہا تھا۔

چوہان کی کال ملتے ہی عمران نے بلیک زیرو کو چند ہدایات دیں اور آپریشن روم سے نکل آیا۔ اس وقت رات کے گیارہ بجے تھے اور وہ اپنی اصل شکل میں ہی تھا۔ جولیا کو اس کے فلیٹ چھوڑ کر وہ سیدھا ادھر ہی چلا آیا تھا۔ بلیک زیرو نے قیدیوں سے حاصل شدہ معلومات بیان کیں۔ مگر عمران کے لئے وہ معلومات نہ ہونے کے برابر تھیں۔ اس نے چوہان کو اپنے فلیٹ کی نگرانی کرنے پر مامور کیا تھا۔ اور اس نے ہی اب رپورٹ دی تھی۔

کمپاؤنڈ میں جوزف ٹہل رہا تھا۔ عمران نے اسے ساتھ لیا اور بلیک زیرو کی شیورلیٹ میں بیٹھ کر چوہان کے بتائے ہوئے پتا پر روانہ ہو گیا۔

"باس ——— ہم کہاں جا رہے ہیں ———؟" جوزف نے سوال کیا

"جہنم ———" عمران نے جواباً کہا

اور جوزف مسکرانے لگا "باس تم تو مذاق پر اتر آتے ہو ———"

"خاموش بیٹھو ———" عمران نے اسے ڈانٹا۔

اور جوزف منہ بنا کر باہر دیکھنے لگا۔ پندرہ منٹ بعد عمران کہکشاں کالونی میں داخل ہوا۔ اور کچھ دور چلنے کے بعد کار روک دی۔ کار سے اتر کر اس نے جوزف کو ہدایات دیں اور اسے ساتھ لے کر چل پڑا۔ وہ دونوں تیسری گلی میں داخل ہوئے۔ وہاں پہلے سے ہی تین افراد ٹہل رہے اور وہ تینوں خاور، چوہان اور تنویر تھے۔ عمران نے چوہان سے تازہ رپورٹ لی اور پھر انہیں ہدایات دیتا ہوا آگے بڑھ گیا۔

بائیں جانب ایک زیر تعمیر کوٹھی تھی۔ وہاں مکمل سناٹا اور تاریکی تھی۔ عمران جوزف کے ساتھ اس کوٹھی میں داخل ہوا۔ اس کوٹھی کی ساتھ والی کوٹھی کی درمیانی دیوار دس فٹ اونچی تھی۔ جس کے ساتھ ساتھ اینٹوں کے ڈھیر پڑے تھے۔ عمران کوئی آواز پیدا کئے بغیر اینٹوں کے ڈھیر پر چڑھ گیا۔ اس نے دیوار سے ذرا سر بلند کر کے دوسری کوٹھی میں جھانکا۔ دوسری جانب سناٹا تھا۔ برآمدے سے آنے والی روشنی میں گیٹ کے پاس کھڑا گن بردار سفید فام اور کمپاؤنڈ میں کھڑی دو کاریں نظر آ رہی تھیں۔ سفید فام کا رخ برآمدے کی طرف ہی تھا۔ عمران آہستہ سے دیوار پر چڑھا اور نہایت خاموشی سے دوسری جانب اتر گیا۔ پھر اس نے جوزف کو اشارہ کیا اور وہ بھی دیوار پر چڑھ کر عمران کی جانب اتر آیا۔ عمران اسے لئے عمارت کے عقب کی طرف بڑھا۔ عقبی جانب اندھیرا اور ویرانی تھی۔ عمران دیوار کے ساتھ ساتھ دبے پاؤں آگے بڑھا تو اسے ایک دروازہ نظر آ گیا۔ وہ عقبی دروازہ عمارت میں کھلتا تھا۔

عمران نے قریب جا کر اس کا جائزہ لیا۔ دروازہ مقفل تھا۔ عمران نے سائیلنسر لگا ریوالور نکالا اور اس کی نال تالے کے سوراخ پر رکھ کر ٹریگر دبا دیا۔ ہلکی سی کھٹ کی آواز ابھری اور قفل بیکار ہو گیا۔ عمران نے احتیاط سے ہینڈل دبایا اور دروازہ کھل گیا۔ اندر مکمل اندھیرا تھا۔ عمران نے چند لمحے رک کر سُن گن لی۔ پھر جیب سے پنسل ٹارچ نکال کر روشن کر لی۔ کمرے میں کوئی ذی روح نہیں تھا۔ وہاں فالتو اور بہت پرانا فرنیچر پڑا تھا۔ جس میں سے اکثر کو کیڑا کھا چکا تھا۔ سامنے کے رخ ایک اور دروازہ تھا۔ عمران نے اس دروازے کے پاس پہنچ کر ہینڈل گھمایا تو دروازہ کھلنے لگا۔ عمران نے جوزف کو اندر آنے کا اشارہ کیا اور وہ احتیاط سے پاؤں رکھتا ہوا اندر آ گیا۔

عمران نے دروازہ کھول کر راہداری میں جھانکا۔ راہداری روشن تھی مگر کوئی ذی روح نظر نہیں آ رہا تھا۔ عمران جوزف کو اشارہ کرتا ہوا راہداری میں آ گیا۔ اور اس کمرے کی طرف بڑھنے لگا۔ جس سے آوازیں بلند ہو رہی تھیں۔ وہ بے آواز قدموں سے اس کمرے کے دروازے پر پہنچا اور جھک کر کی ہول سے آنکھ لگا دی۔ اسی لمحے ہلکی سی چیخ سنائی دی۔ عمران سیدھا ہوا اور اس نے احتیاط سے دروازہ کھولتے ہوئے اس آدمی پر فائر کر دیا جو سلیمان پر ٹھوکریں برسا رہا تھا۔ گولی اس کی پشت میں لگی اور وہ چیخ کر منہ کے بل گر پڑا۔

مادام رمس بلیکی نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا اور اس کا منہ حیرت سے کھل گیا۔ گولی مادام کے ریوالور والے ہاتھ پر لگی اور اس کے ہاتھ سے ریوالور چھوٹ گیا۔ عمران نے جلدی سے ریوالور دوسرے سفید فام پر تان لیا۔ جوزف

اندر آ گیا اور اس نے مادام کو ریوالور سے کور کر لیا۔ سلیمان جلدی سے اٹھا اور اس نے مادام کا ریوالور اٹھا لیا۔

"صاحب — اگر آپ چند لمحے دیر سے آتے تو یہ فاحشہ مجھے مروا چکی ہوتی"۔ اس نے مادام کو گھورتے ہوئے کہا

"عمران — آئی مس بلیکی پھنکاری "مجھے یقین تھا کہ تم ضرور سلیمان کے پیچھے آؤ گے اور میں نے تمہارا پورا پورا بندوبست کر رکھا ہے —"

"اوہ — کیا مولوی بھی بلا رکھا ہے —؟" عمران نے چونک کر پوچھا

"مولوی کون —؟ مادام نے اسے گھورتے ہوئے کہا

"وہی جو تمہارا میرے ساتھ نکاح پڑھائے گا —" عمران نے احمقانہ لہجے میں کہا۔

"صاحب — اسی خوشی میں میری تنخواہ بھی بڑھا دو —" سلیمان نے جلدی سے کہا۔

"اور میری شراب کا کوٹہ بھی —" جوزف نے دانت نکال کر کہا

عمران نے واچ ٹرانسمیٹر کا ونڈر بٹن باہر کھینچتے ہوئے کہا "ٹھیک ہے آ جاؤ —"

مادام چونکی اور دوسرے ہی لمحے اس نے نتائج کی پرواہ نہ کرتے ہوئے عمران پر اچھالنگ لگا دی۔ عمران بوکھلا گیا۔ اس کے ہاتھ سے ریوالور چھوٹ گیا۔ مادام اور وہ دونوں فرش پر آ رہے۔ مگر مادام نے اٹھنے میں پھرتی دکھائی اور تیزی سے اُٹھ کر دروازے کی طرف چھلانگ لگا دی۔ مگر عمران اب اتنا

بولا بھی نہیں تھا کہ اسے نگل جانے دیتا۔ اس نے مادام کی ٹانگ پکڑ کر زور سے کھینچی۔ اور وہ منہ کے بل فرش پر گر پڑی۔ عمران اٹھ کر اس پر جھپٹا ہی تھا کہ اس نے یکدم پلٹ کر لات عمران کے پیٹ میں رسید کی اور عمران پیچھے کی جانب لڑکھڑا گیا۔

مادام دوبارہ اٹھ کر دروازے کی طرف لپکی۔ لیکن اسی لمحے سلیمان نے اس پر چھلانگ لگا دی۔ اس نے مادام کو سر کے بالوں سے پکڑا اور کھینچ کر فرش پر پٹختے ہوئے بولا۔

"جاتی کہاں ہو بیگم صاحبہ۔ ابھی تو صاحب نے تم سے شادی کر کے میری تنخواہ اور پاکیشیا کی آبادی میں اضافہ کرنا ہے ——"

"خ —— خدا کا خوف کھاؤ سلیمان ——" عمران بوکھلا کر بولا —— "اگر فیملی پلاننگ والوں نے سن لیا تو ——"

عمران کا جملہ ادھورا ہی رہ گیا۔ کیونکہ مادام نے یکدم سلیمان کی دونوں ٹانگیں بھینچ ڈالی تھیں۔ وہ پشت کے بل گرا اور کراہنے لگا۔ عمران نے تیزی سے آگے بڑھ کر مادام پر قابو پانا چاہا مگر اس نے یکدم اپنے لباس سے ایک خنجر برآمد کر کے عمران کی پنڈلی میں اتار دیا۔ اسی لمحے باہر سے فائرنگ کا شور بلند ہونے لگا۔

عمران کراہتا ہوا گر پڑا۔ اور مادام نے فوراً ہی اس پر چھلانگ لگا دی۔ وہ عمران کے سینے پر سوار ہوئی اور خنجر سے عمران کی گردن پر وار کر دیا۔ مگر اس سے پہلے کہ خنجر عمران کی گردن تک پہنچتا۔ جوزف کی ٹھوکر اس کے ہاتھ پر

پڑی اور اس کے ہاتھ سے خنجر نکل گیا۔ اس نے چیخ کر ہاتھ پکڑ لیا تھا۔ مگر پھر فوراً ہی اس نے الٹی قلابازی کھائی اور دروازے کے پاس جا گری۔

ٹھیک اسی لمحے اس کے چہرے پر ٹھوکر پڑی اور وہ ذبح ہوتی بکری کی مانند چیختی ہوئی پیچھے کو الٹ گئی۔ سب نے چونک کر دروازے پر کھڑے چوہان کو دیکھا۔ اس کے ہاتھوں میں ریوالور تھا۔

"کیسا رہا ——؟" عمران نے پوچھا

"کل تین آدمی تھے۔ تینوں مارے گئے ——" چوہان نے بتایا

چوہان کی توجہ عمران کی جانب دیکھ کر مادام فرش سے اچھلی اور اڑتی ہوئی چوہان سے جا ٹکرائی۔ دونوں ہی فرش پر گرے اس سے پہلے کہ عمران آگے بڑھتا۔ مادام اٹھ کر دروازے سے نکل گئی۔ عمران کی ٹانگ زخمی تھی۔ اس کے باوجود وہ اس کے پیچھے دوڑا۔ مگر راہداری میں تنویر اور خاور مادام کو گھیرے کھڑے تھے۔ عمران نے قریب پہنچ کر مادام کو بالوں سے پکڑا۔ اور اس کا چہرہ اپنی جانب کرتا ہوا بولا۔

"مس ہیکی —— تمہارے فرار کی تمام راہیں بند ہیں اور تمہاری مزید کوئی کوشش تمہاری موت ثابت ہوگی ——"

اس نے مادام کے بال چھوڑ دیئے۔ مادام نے اسے خونخوار نگاہوں سے گھورتے ہوئے کہا

"عمران بے شک میں ہار گئی —— مگر زندہ رہی تو تم سے اس شکست کا خوفناک انتقام لوں گی ——"

"سب سے زیادہ خوفناک انتقام یہ ہوگا کہ تم تنویر سے شادی کر لو۔"
عمران نے ہنس کر کہا۔ "تاکہ جولیا کا پیچھا چھوڑ دے۔"
پھر اچانک ہی عمران نے ایک چیختا ہوا ہاتھ مادام کی کنپٹی پر رسید کر دیا۔
وہ کراہتی ہوئی گری اور بے ہوش ہو گئی۔

دوسری شام کیپٹن بابر کے فلیٹ پر تمام ممبرز جمع تھے۔ جولیا نے سب کے لئے چائے بنائی تھی۔ جبکہ کیپٹن بابر پیسٹری لایا تھا۔ وہاں اُن کی دعوت نہیں تھی۔ بلکہ وہ ایکسٹو کے حکم پر وہاں جمع ہوئے تھے۔ ٹھیک چھ بجے میز پر رکھا ٹرانسمیٹر جاگ پڑا۔ کیپٹن بابر نے اٹھ کر اس کا ایک بٹن آن کر دیا۔ فوراً ہی ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دینے لگی۔

"ہیلو ممبرز ـــــ یہ ایک مختصر سا کیس تھا۔ ایسا کیس جس میں جاسوسی کم اور ہنگامے زیادہ تھے۔ مغربی طاقتیں اپنے ناپاک عزائم کی خاطر عمران اور میرا خاتمہ کرنے پر تلی ہوئی ہیں تاکہ ہمارے مرنے کے بعد اطمینان سے اس ملک کے تختے اُلٹ سکیں۔ مس بیلی سی آئی اے کے لیڈیز ڈیپارٹمنٹ کی ایک ذہین

جاسوسہ ہے۔ سی آئی اے نے اس بار اسے ایک گروہ کے ساتھ بھیجا کہ وہ ایکسٹو اور عمران کو ہر صورت میں ہلاک کر دے۔ چنانچہ اس نے یہاں پہنچتے ہی عمران کو ہلاک کرنے کی کوششیں شروع کر دیں۔ اس سلسلے میں عمران پر متعدد حملے کئے گئے۔ دوسری جانب صفدر اور جولیا کو اغوا کر کے اس سے میرا پتا پوچھنے کی کوشش کی گئی۔ مگر وہ بے پناہ تشدد کے باوجود نہ صرف ثابت قدم رہے۔ بلکہ مس بیلی کے کئی ساتھی ہلاک کر کے ان کی قید سے نکل آئے۔ عمران پر بھی حملے ہوئے یہ تمہیں عمران ہی بتائے گا۔

جولیا نے اس بار کافی بہادری دکھائی۔ اگرچہ اس نے مجرموں کی قید کے دوران میرا حکم ماننے سے یکسر انکار کر دیا تھا۔ مگر میں نے عمران کی سنگین پر اس کے خلاف کوئی ایکشن نہیں لیا۔"

سب نے چونک کر جولیا اور عمران کی طرف دیکھا۔ اور عمران نے یوں شرما کر سر جھکا لیا۔ جیسے اس کے رشتے کی بات ہو رہی ہو۔ اس پر تمام ممبر مسکرا دیئے جبکہ تنویر ہمیشہ کی طرح منہ بنا کر دیوار کو گھورنے لگا تھا۔ جولیا نے ایک نظر عمران پر ڈالی اور شرمائی ہوئی آواز میں بولی۔

"چیف ـــ میں معافی چاہتی ہوں۔ میں اپنی غلطی پر نادم ہوں۔"

"معاف تو پہلے ہی کر چکا ہوں۔ ورنہ اس وقت بخانے تم کہاں ہوتیں۔" ایکسٹو کی آواز آئی۔

"مجلہ عروسی میں ہوتی ـــ" عمران نے احمقانہ لہجے میں کہا اور جولیا کا چہرہ شرم سے سرخ ہو گیا۔ ایکسٹو غرایا

"عمران ۔۔۔ تم خاموش بیٹھو ۔۔۔"

"جناب میں تو ازل سے خاموش ہوں اور ابد تک خاموش رہوں گا" عمران نے حماقت آمیز سنجیدگی سے کہا "بہرحال آپ کو جلدی بندوبست کرنا چاہیئے۔"

"کس چیز کا بندوبست ۔۔۔؟" ایکسٹو نے پوچھا

"ہم دونوں کی شادی کا۔ دیکھیں تمام لوگوں کی خواہش ہے کہ ہمارے سروں پر سہرے کے پھول سجیں اور ہمارے ملک کی شرح پیدائش میں اضافہ ۔۔۔"

"شیٹ اپ ۔۔۔" ایکسٹو کی دھاڑ بلند ہوئی "میں بدتمیزی پسند نہیں کرتا ۔۔۔"

"اب ۔۔۔ بہت ۔۔۔ بہتر ۔۔۔" عمران سہم کر بولا "سنا ہے آپ نے ۔۔۔"

"کیا سنا ہے ۔۔۔؟" ایکسٹو نے غرا کر پوچھا

"آپ نے مس بیکی سے شادی کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے ۔۔۔" عمران نے جملہ پورا کیا۔

"احمق ہو تم ۔۔۔" ایکسٹو بے اختیار ہنس پڑا۔ "وہ ایک مجرمہ ہے ۔۔۔"

"مگر جناب جولیا تو مجرمہ نہیں ہے۔ پھر اس کیس میں اس کی کارکردگی بہتر رہی ہے ۔۔۔"

تنویر کے سوا تمام ممبر مسکرا رہے تھے۔ جبکہ جولیا اسے کھا جانے والی نظروں سے گھور رہی تھی۔

عمران ۔۔۔ "شاید تم گھاس چر گئے ہو؟" ایکسٹو کی غصیلی آواز سنائی دی۔ "آئندہ تم نے اس موضوع پر بکواس کی تو انجام برا ہوگا۔ اگر میرے پاس وقت ہوتا تو میں ابھی آ کر تمہاری گوشمالی کرتا۔"

"مم ۔۔۔ معافی چاہتا ہوں سر۔" عمران نے سر جھکا کر آہستہ سے کہا۔

"تمہارے لیے فی الحال اتنی سزا کافی ہے۔ کہ تم کیس کی تمام جزئیات سے ممبران کو آگاہ کرو۔ اور ان کے ہر سوال کا جواب کسی حیل و حجت کے بغیر دو۔" ایکسٹو کی عقیلی آواز سنائی دی۔

"بہت بہتر جناب!" عمران نے کہا۔ "میرا خیال تھا کہ آپ خود انہیں بتائیں گے۔"

"کہاں ۔۔۔" ایکسٹو نے چونک کر پوچھا۔

"دعوت ولیمہ ۔۔۔" عمران نے اچھا سا لہجے میں کہا۔ اور تمام ممبرز بے اختیار ہنس پڑے۔ ایکسٹو بھی ان کی ہنسی میں شریک ہوتا ہوا بولا۔

"فی الحال میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں۔" خدا حافظ۔"

اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر خاموش ہوگیا۔ عمران نے ٹرانسمیٹر کو گھونسہ رکھاتے ہوئے کہا۔
"بیٹے کسی دن تمہیں گدھی پر چڑھا کر ہی رہوں گا۔"
اس کے انداز پر صفدر، کیپٹن باہر، جولیا، صدیقی، نعمانی تھا در اور چوہان کے علاوہ تنویر بھی ہنسنے لگا تھا۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک خطرناک اضافہ

مرڈر سروس

صفدر شاہین

- بلیک زیرو اور عمران کا زندگی میں پہلی بار بھیانک ٹکراؤ ——— ؟
- ایک ایسی تنظیم جو "موت" تقسیم کرتی پھرتی تھی ——— ؟
- تنویر کا جولیا پر تجربہ ناکام عملہ ——— ؟
- اسلام دشمن طاقتوں کا خوفناک منصوبہ ——— ؟
- مرڈر سروس اور سیکرٹ سروس میں خونریز تصادم ——— ؟
- صفدر نے کپڑے اتارے اور چوک میں آکر ٹریفک کنٹرول کرنے لگا ——— ؟
- عمران مرڈر سروس کے ہتھے چڑھ گیا ——— ؟
- کیپٹن باہر گندگی کے ڈھیر پر بیٹھا موت تلاش کر رہا تھا ——— ؟
- عمران چوک مشین خانہ سے بندر وڈ پر مڑا تو مرڈر سروس اس کی خدمت کے لئے تیار تھی ——— ؟

قدم قدم پر خونریز ہنگامے، اعصاب شکن سسپنس اور حوصلہ شکن ایکشن کے ساتھ ساتھ قہقہے ہی قہقہے ——— !

شائع ہو گیا

قیمت -/۱۰ روپے